بِسْمِ اللہ کی تراکیب 215424 لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی تراکیب 11

قدوۃ العامل

شرح اُردو

مائۃ عامل

تراکیب کلمات غریبہ 60 اِنَّ، اَنَّ کی تراکیب 22

تصنیف لطیف

مفتی عطاء الرحمٰن

صدر مدرس الجامعة الشرعية گوجرانوالہ

ناشر

المکتبۃ الشرعیۃ شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون-۲۵۹۱۸۲

نام کتاب: قدۃ العامل

مصنف: مفتی عطاء الرحمٰن

طبع دوم: ستمبر 2008ء

ملنے کے پتے

- مدرسہ بحر العلوم توحید آباد مولانا قاری ظفر اللہ صاحب
- جامعہ رحمانیہ فرید ٹاؤن ملتان فون: ۵۵۱۷۳۷
- مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی
- مکتبہ سید احمد شہید لاہور
- مکتبہ رحمانیہ لاہور
- ادارہ اسلامیات لاہور
- المکتبۃ الحسینیہ بلال نمبر ۱۸ سرگودھا
- کتب خانہ مجیدیہ ملتان
- مکتبہ رحمانیہ پشاور
- مکتبۃ العارفی فیصل آباد
- قدیمی کتب خانہ کراچی
- مکتبہ اسلامی کراچی
- مکتبۃ المعارف پشاور
- کتب خانہ صدیقیہ اکوڑہ خٹک
- کتب خانہ رشیدیہ کوئٹہ
- مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ
- مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ
- مکتبہ امدادیہ ملتان

ناشر المکتبۃ الشرعیہ اسلام آباد 0300-6455269

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ــــ { التقدیم } ــــ

کتاب شروع کرنے سے پہلے چند باتیں

نحو کے معانی لغویہ:

① قصد ② مقدار ③ قبیلہ ④ طرف ⑤ صرف

⑥ نوع ⑦ مثل ⑧ طریق ⑨ صیانت ⑩ فصاحت

(۱۱) میلان کرنا (۱۲) پیروی کرنا (۱۳) اعتماد کرنا (۱۴) دور ہونا

اصطلاحی معانی: یعنی تعریفات اور موضوع اور غرض وغایت۔

تعریف ①: النحو ھو علم الاعراب۔

② النحو ھو علم باحث عن معرفة احوال المرکبات اعرابا او بناء و افرادا او ترکیبا

③ النحو علم مستخرج بالمقاییس المستنبطة من استقراء کلام العرب الموصلة الی معرفة احکام اجزاء ہ التی ائتلف منھا۔

نحو کا موضوع: اللفظ الموضوع من حیث الاعراب و البناء عند البعض کلمہ ہے، اور عند البعض کلمہ اور کلام ہے۔

غرض و غایت: ھو تحصیل الملکة التی یقتدر بھا علی ایراد ترکیب و ضع لما اراده المتکلم من المعنی

صیانة الذھن عن الخطاء اللفظی فی الکلام۔

وجہ تسمیہ علم نحو: جب ابو الاسود دوئلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان قوانین کے ساتھ چند ابواب کا اضافہ کیا، باب عطف، باب نعت، باب تعجب، باب انّ، اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لکن کو بھی باب ان میں داخل کر دے پھر اس پر فرمایا: ما احسن ھذا النحو الذی نحوت اس لیے اس فن کا نام نحو ہو گیا۔

﴿ طبقات نحو ﴾

پہلا طبقہ: اس طبقہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ متوفی ۲۳ھ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ متوفی ۴۰ھ اور حضرت ابوالاسود دوئلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۹ھ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے علم نحو کی تدوین کی جس سے علم نحو کا مبارک آغاز ہوا اور جس سے قرآن وسنت کا ہر لفظ محفوظ ہوا۔

دوسرا طبقہ: اس کے بعد ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگردوں کا دور شروع ہوا جو اپنے زمانہ میں علم نحو کے ستون تھے جن میں سے پانچ شاگرد عنبۃ الفیل، میمون الاقران، نصر بن عاصم، عبدالرحمٰن بن ہرمز، یحییٰ بن یعمر مشہورترین ہیں ان حضرات کی نحوی خدمت اور کوشش سے اس وقت علم نحو کی عمارت کھڑی ہوگئی یعنی علم نحو نے مستقل مقام حاصل کیا۔

تیسرا طبقہ: اس کے بعد ابوالاسود کے دوصاحبزادوں اور ان کے شاگردوں کا دور شروع ہوا آپ کے صاحبزادے ابوالحرب، عطاء ہیں ان کے شاگرد عبداللہ بن اسحٰق، عیسیٰ بن عمر والثقفی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عمرو بن العلاء رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ بھی نحو کے شیخ تھے اور اسی دور میں علم نحو کی تصانیف شروع ہوئیں۔

چوتھا طبقہ: اس کے بعد علامہ خلیل رحمۃ اللہ علیہ نحوی پھر علامہ سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ اور کسائی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ شروع ہوا جس میں نحو کے مسائل پر مناظرے شروع ہوئے حتی کہ بال کی کھال اتاری جاتی جس کے وجہ سے اس علم میں خوب ترقی ہوئی اور محقق علم بن گیا۔

پانچواں طبقہ: ان کے بعد امام اخفش رحمۃ اللہ علیہ اور امام فراء رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے جن کے زمانہ میں علمائے نحو کے دو فریق ہو گئے ایک بصری دوسرا کوفی ان کا شدید اختلاف رہتا تھا جس کی وجہ سے تصانیف کا عام رواج ہوا اور نحوی مذاہب کی بنیاد پڑ گئی۔

چھٹا طبقہ: اس کے بعد علامہ صالح بن اسحٰق جرمی رحمۃ اللہ علیہ، بکر بن عثمان مازنی رحمۃ اللہ علیہ کا دور شروع ہوا اس میں ایسی نحوی ترقی ہوئی کہ عورتیں بھی مسائل نحو خوب جانتی تھیں۔ اور اشعار کی تصحیح کیا کرتی تھیں۔

ساتواں طبقہ: اس کے بعد نحو کے مشہور عالم امام مبرد ؒ، امام ثعلب ؒ تشریف لائے انھوں نے اپنے وقت میں علم نحو کو خوب عروج دیا۔

آٹھواں طبقہ: ان کے بعد جناب ابواسحٰق زجاجی ؒ، محمد بن سراج ؒ، ابن درستوریہ ؒ مہرمان ؒ کا دور شروع ہوا یہ علم کا زریں دور تھا۔

نواں طبقہ: اس درجہ بدرجہ نحوی ترقی کے بعد ابوعلی فارسی ؒ، حسن سیرانی ؒ، علی بن عیسی کا دور شروع ہوا جس میں نحو کا اتنا زور تھا کہ شہر شہر گھر گھر نحوی عالم ملتا تھا پھر علماء کی نحوی مہارت اور علمی شوق کی بنا پر جگہ جگہ نحوی مذاکرات اور مناظرہ کی مجالس منعقد ہوتی تھیں جس سے ایسا شوق پیدا ہوا کہ نحوی نوک جھونک کے سوا علماء کا کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا اور نشست و برخواست کی زینت نحوی تذکرہ بن گیا یہاں تک کہ نحوی حکایات شروع ہوگئیں جیسا کہ مولانا روم ؒ نے اپنے خاص انداز سے حکایت لکھی

آں یکے نحوی بہ کشتی در نشست — روبہ کشتی بان نہاد آنخود پرست
گفت ہیچ از نحو خواندی گفت لا — گفت نیمے عمر تو شد در فنا
دل شکستہ گشت کشتیبان ز تاب — لیک آندم گشت خامش از جواب
باد کشتی را بگردابے فگند — گفت کشتیبان بدان نحوی بلند
ہیچ دانی آشنا کردن بگوے — گفت نہ از من تو سیاحی مجوے
گفت کلی عمرت ای نحوی فناست — زانکہ کشتی غرق ایں گردابہاست

دسواں طبقہ: اس کے بعد حضرت شیخ عبدالقاہر جرجانی ؒ، علامہ ابن حاجب ؒ اور علامہ ابن ہشام ؒ کا زریں دور شروع ہوا ان کے علمی کمال اور نحوی خدمات سے لغت عربیہ کی سالمیت کا نحوی آفتاب طلوع ہوا جو قیامت تک عربیت کی صحت کا ایک قانونی معیار بن گیا اور اس نحوی قانون سے عربی لغت کی فصاحت و بلاغت کے اسرار و رموز سے لطف اندوز ہو کر قرآن و سنت کے حقائق

معلوم ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

{ ہندوستان میں علم نحو }

۸۲۷ء میں علم نحو کے ماہر استاذ علامہ بدر الدین محمد بن محمد دمامینی رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے ہندوستان تشریف لائے ایک سال کے بعد وہیں وفات پاگئے اس قلیل عرصہ میں باوجودے کہ علم نحو کی خاص خدمت نہ کر سکے، لیکن آپ کا ہند میں تشریف لانا اشاعت نحو کا موجب ہوا ہند میں دوسرے نحوی قاری شہاب الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو قاضی عبد الغفار دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگرد تھے انھوں نے ہند میں علم نحو کو خوب رواج دیا اور ہندی علم نحو کا آغاز ہوا۔

جب کوئی کام بغیر محنت اور یکسوئی کے نہیں ہوسکتا تو پھر علم جو کہ اللہ رب العزت کی صفت ہے اور پیغمبر کا میراث ہے وہ بغیر یکسوئی اور محنت کے کیسے حاصل ہوسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب اسلاف کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

① امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مطالعہ میں اس قدر انہماک ہوتا کہ سلام کے جواب میں بے خبری کی وجہ سے دعا دینے لگتے اور کپڑوں کے میلے ہوجانے کا احساس بھی نہ ہوتا اور مرغ کو اس لیے ذبح کرا دیا تاکہ مطالعہ میں خلل نہ ہو اور رات کو بہت کم سوتے اکثر حصہ درس وتدریس اور مطالعہ میں گذار دیتے اور فرماتے کیف انام و قد نامت عیون المسلمین تو کلا علی فاذا نمت ففیه تضییع الدین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ساری رات امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہا اور رات مطالعہ میں گزار دی اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔

② امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا فوت ہوگیا مگر تجہیز و تکفین و جنازہ میں اس لیے حاضر نہیں ہوئے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درس کا کچھ حصہ مجھ سے چھوٹ نہ جائے۔

③ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ سے تنگ آ کر بیوی بگڑ کر کہنے لگی و الله هذه الكتب اشد علی من ثلث ضرائر قسم ہے رب کی یہ کتابیں مجھ پر تین سوکنوں سے زیادہ بھاری ہیں۔

④ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کو افسوس ہوتا تھا کہ کھانے کا وقت کیوں مشاغل علمیہ سے نالی جاتا ہے۔

⑤ حضرت مولانا قاری عبدالرحمن محدث پانی پتی رحمہ اللہ کا سبق کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ مدرسہ کی تعطیل کے علاوہ نہ کبھی گھر جاتے اور نہ خطوط پڑھتے اور نہ جواب دیتے۔

سچ کہا شاعر نے:

انسان کو بناتا ہے اکمل مطالعہ ہے چشم دل کے واسطے کاجل مطالعہ
دنیا کے ہر ہنر سے ہے افضل مطالعہ کرتا ہے آدمی کو مکمل مطالعہ
یہ تجربہ ہے خوب سمجھتے ہیں وہ سبق جو دیکھتے ہیں غور سے اول مطالعہ
کھلتے ہیں راز علم کے ان کے قلوب پر جو دیکھتے ہیں دل سے مسلسل مطالعہ
اسعد مطالعہ میں گذاروں تمام عمر ہے علم وفضل کے لیے مشعل مطالعہ

اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم ، اما بعد:

{مائۃ عامل کی تشریح}

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند
شیخ عبد القاھر جرجانی پیر ھدیٰ

عامل کی تعریف : ما اوجب کون اخر الکلمۃ علی وجہ مخصوص من رفع او نصب او جر او جزم ۔

شیخ : **لفظ شیخ کی صرفی تحقیق**: عند البعض اس کا اصل شیوخ تھاقویل والے قانون سے شیخ ہوگیا پھر رحی والے قانون سے شیخ ہوگیا۔

عند البعض اپنے اصل پر ہے۔ **شیخ** بروزن فعل بہ راجع ہے کیونکہ اس کی جمع اشیاخ ہے اور "**ضابطہ**" ہے کہ اجوف سے فعل کی جمع افعال کے لئے وزن پر آتی ہے نیز اس کی تصغیر شیخ ہے نہ شویخ کبھی اس کی جمع شیخان اور شیوخ بھی آتی ہے۔

معنوی تحقیق : لفظ شیخ کے تین معنی ہیں ① لغوی ② عرفی ③ شرعی۔

شیخ لغوی : پیر، خواجہ ، انسان کے درجات

① ماں کے پیٹ میں ہوتو جنین ② بعد از تولد رضیع ③ بعد از رضاعت بلوغ تک صبی ④ بلوغت سے چالیس سال تک شباب ⑤ چالیس سال سے پچاس سال تک کھول ⑥ اکاون سے اسی سال تک شیخ ⑦ اکیاسی سے موت تک شیخ لغوی ہوتا ہے ۔

شیخ عرفی : من کان لہ مہارۃ کاملۃ فی فن من الفنون ولو کان شباباً کتب نحو یہ اور معانی اور بیان میں لفظ شیخ سے مراد یہی عبد القاہر ہوتے ہیں ۔

اصطلاح صوفیہ میں شیخ کھتے ھیں: من یحی العظام وھی رمیم۔

شیخ شرعی : من یحی السنۃ و یمیت البدعۃ ویکون افعالہ وا قوالہ حجۃً

للناس۔

یہاں شیخ عرفی مراد ہے کیونکہ جرجانی متعصب معتزلی تھے۔

شیخ کے نزدیک عوامل سو ہیں یہ جمہور کا مسلک نہیں۔

معنوی ازویے دو باشند جملہ دیگر لفظیند

باز لفظی شد سماعی و قیاسی اے فتا

تقسیم عامل: عامل کی دو قسمیں ہیں ① لفظی ② معنوی

عامل لفظی: مایعرف بالقلب و یتلفظ باللسان۔

عامل معنوی: ما یعرف بالقلب و لیس للسان فیہ حظ۔

عامل لفظی کی دو قسمیں ہیں ① سماعی ② قیاسی

عامل سماعی: ما یمکن ضبطہ بالجزئیات

عامل قیاسی: ما لا یمکن ضبطہ الا بمفہوم کلی۔

شد نود یک زان سماعی ھفت دیگر بر قیاس

آن سماعی سیزدہ نوع است بے رو ریا

عامل لفظ سماعی اکانوے ہیں اور قیاسی سات اور معنوی دو ہیں کل سو ہوئے۔

عامل سماعی کو تیرہ نوع میں بیان کیا جائے گا۔

{ النوع الاول }

نوع اول ھفدہ جربود میداں یقیں

کاند ریں یک بیت آمد جملہ بے چوں و چرا

باء ، تاء ، کاف ، لام ، واؤ منذ ، مذ ، خلا

رب ، حاشا ، من ، عدا ، فی ، عن ، علی ، حتی ، الی

یہ عوامل سماعی کا پہلا نوع ہے جس میں کل سترہ عامل ہیں جن کا نام حروف جارہ ہے۔

عمل: ان کا عمل اسم پر داخل ہو کر اس کو جر دیتے ہیں۔

جر کی تعریف: الجر حرکۃ او حرف تدل علی کون الاسم مضافاً الیہ

حروف جارہ کی تعریف: ماوُضع للافضاء بالفعل او شبھہ الی مدخولہ

حروف جارہ ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو اپنے مدخول کی طرف پہنچائیں اور ربط دیں مدخول کو ماقبل کے ساتھ۔

سوائے چند کے خلا، حاشا وغیرہ فعل کی تعریف اور تفصیل عوامل قیاسیہ میں آئیگی۔

شبہ فعل کی تعریف: یہ ہے کہ شبہ فعل وہ اسم ہے جو فعل جیسا عمل کرے اور فعل کے مادہ سے ہو جیسے مصدر اور اسم فعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ وغیرہ۔

معنیٰ فعل کی تعریف: کہ معنی فعل وہ ہے جس سے معنی فعل مستنبط ہو لیکن وہ فعل کے مادہ سے نہ ہو جیسے اسم اشارہ، اسمائے افعال، حروف تنبیہ، ظرف، جار مجرور، حروف تمنی، حروف ترجی، حروف تشبیہ، یہ معنی فعل پر دلالت کرتے ہیں لیکن فعل کے مادہ سے نہیں مثلاً اسم اشارہ یہ اشیر پر دلالت کرتا ہے اور حروف تنبیہ یہ انبہ فعل پر دلالت کرتے ہیں فعل کی مثال مررت بزید مشبہ فعل کی مثال ان مار بزید اور معنی فعل کی مثال جیسے ھذا فی الدار ابوک معنی یہ ہوگا اشیر الی ابیک فی الدار:

ضابطہ : ہر جار مجرور کو ترکیب میں ظرف سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ظرف عامل کا تقاضا کرتا ہے ایسے یہ بھی لیکن زمان ومکان ظرف حقیقی ہیں اور جار مجرور پر مجازاً ظرف کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

ضابطہ : ہر جار مجرور کو ظرف کہتے ہیں اور ظرف ایک کمزور چیز ہے اس کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے جس چیز کا یہ سہارا پکڑتی ہے اس کو متعلق کہتے ہیں اور ظرف کو **متعلق** کہتے ہیں ہر ظرف کے لئے متعلق کا ہونا ضروری ہے۔

یہ چار چیزوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔

① فعل خواہ فعل تام ہو یا فعل قاصر، فعل قاصر کا متعلق ہونا مختلف فیہ ہے۔

② شبہ فعل جیسے: انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم

③ مؤول بہ شبہ فعل جیسے: وهو الله فی السموات و فی الارض ۔ انت عبد الله فی کل مکان ای المعروف المسمی بهذا الاسم

④ مشیر الی معنی الفعل جیسے: ما انت بنعمت ربك بمجنون ما لزید فی الدار ما سے جو نفی سمجھا جاتا ہے اب جمہور نے متعلق انتفی کو بنایا ہے اور بعض نے ما کو بنایا

از پے هر جاره متعلق ضرور آمد ضرور

خواه باشد فعل یا باشد مشابه فعل را

یا که تکویلش به شبه فعل راجع می شود

یا مشیراست آپ بسونے معنی فعل بے خطا

ضابطہ: ظرف دو قسم پر ہے ظرف لغو اور ظرف مستقر۔

ظرف مستقر: ما یکون عامله محذوفا سواء من الافعال العامة او الخاصة

افعال عامہ چار ہیں

افعال عامه چهار هستند نزد ارباب عقول

کون است و ثبوت و وجود است و حصول

غیر مشہور چار ① تلبس ② لصوق ③ لسوق ④ لذوق ان چاروں کا معنی ہے ملنا۔

کوئی دوسرا فعل خاص بھی محذوف ہوتا ہے مثال: اقسم ، استحق، اتلبس ان کو افعال خاصہ کہتے ہیں۔

ظرف لغو: ما یکون عامله مذکورا۔

وجہ تسمیہ: مستقر کا معنی ہے ٹھرا ہوا کیونکہ یہ اپنے عامل کی جگہ پر ٹھرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں اور ظرف لغو اپنی عامل کی جگہ ٹھرا ہوا نہیں ہوتا اس لئے اسے ظرف لغو

کہتے ہیں بعض کے نزدیک ضمیر کا منتقل ہو کر ظرف میں مستقر اور ٹھہر جانے کی وجہ سے اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں یا جزء جملہ ہونے کی وجہ سے کہ اور جب کہ ظرف لغو جملہ کی جز ہونے سے لغو ہے اسکی ترکیبی کوئی حیثیت نہیں۔

ضابطہ : اگر ظرف کا متعلق افعال عامہ میں سے ہو تو چار مقامات میں اسکے متعلق کا حذف کرنا واجب ہے۔

① مبتداء کی خبر ظرف ہو جیسے زید فی الداراس میں ثبت یاثابت کو ظاہر کرنا جائز نہیں

② موصول کا صلہ ہو الذی فی الدارقائم

③ موصوف کی صفت ظرف ہو

④ ذوالحال کا حال ظرف ہو

ضابطہ : چند حروف ایسے ہیں جو متعلق کے مقتضی نہیں وہ حروف جارہ زائدہ اور رب، لولا، لعل، لات، حاشا، خلا، عدا ہیں بعض نے لات کا متعلق محذوف مانا ہے جیسے فنادو اولات حین مناص یہ متعلق ہے اء تغاثوا کے

چند حرف بد ان مستغنی از متعلق اند
رب حا شا لات لولا هم خلا دیگر عدا
هم لعل آمد دیگر پس حرف زائد در کلام
سابقا تفصیل هر زائد بیان کردم ترا

حروف جار مشہور سترہ ہیں اور غیر مشہور اور بھی ہیں

ضابطہ : ① کَیْ: یہ تین چیزوں کو جر دیتا ہے (1) ما استفہامیہ (2) ما مصدریہ (3) ان مصدریہ مع صلتہ جیسے اَحسنِ السکوت کَیْ تحسنَ جس کے الف کو گرا کر کیم اور وقف کی حالت میں کیمہ بمعنی لِمَہ پڑھا جاتا ہے۔

② لاتَ : یہ لفظ حین اور اسکے ہم معنی اسم زمان میں عمل کرتا ہے۔

③ لولا : یہ صرف ضمیر پر عمل کرتا ہے ۔

④ لعل : فی لغة عقيل وهی حرف جر شبيه بالزائدفلاتتعلق ومحرورہ مبتداء ۔

⑤ متیٰ : بمعنی من فی لغة هذیل ۔

ضابطہ : حرف جارہ زائدہ اور شبیہ بالزائدہ سے جو اسم مجرور ہوگا وہ حسب عامل مرفوع محلا یا منصوب محلا معمول بنے گا۔

مرفوع محلا فاعل کی مثال جیسے: ما جاء نا من بشیر

مرفوع محلا نائب فاعل کی مثال جیسے: قیل بشئی

مرفوع محلا مبتداء کی مثال جیسے: بحسبك الله

منصوب محلا مفعول بہ کی مثال ما رائیت من احد

منصوب محلا مفعول مطلق کی مثال ماسعی فلان من سعي (ای سعیا) یحمد علیه ۔

منصوب محلا خبر کی مثال جیسے: الیس الله باحکم الحاکمین

ضابطہ : حرف جار چھ مقامات پر قیاسا حذف ہوتا ہے

① انّ سے پہلے جیسے: و عجبوا ان جاء هم۔ او عجبتم ان جائکم

② انْ سے پہلے جیسے: شهد الله انه بشرطیکہ حذف سے التباس لازم نہ آئے ورنہ جائز نہیں جیسے رغبت ان افعل کہنا غلط ہے بلکہ فی ، عن کا ذکر لازم ہے تاکہ متکلم کی مراد معلوم ہوسکے

③ کَیْ سے پہلے جیسے: کی تقرعینها

④ کَمْ استفہامیہ کی تمیز سے قبل جب کہ اس پر حرف جر داخل ہو جیسے: بکم درهم اشتربت ، ای من درهم و الفصیح نصبه

اگر حرف جر نہ ہو تو نصب واجب ہے جیسے کم درهما عندك

⑤ لفظ اللہ سے قبل جب کہ قسم ہو جیسے: الله لا کرمك

⑥ ایسی کلام کے بعد جو اس جیسے حرف جر پر مشتمل ہو جیسے: مررت بخالد فیقال اخالد بن

سعید، ای بخالد بن سعید ۔ اذھب ان خلیل ای ان بخلیل ۔

ضابطه : قد یحذف سماعاً فینتصب المجرورتشبیها بالمفعول ویسمی المنصوب بنزع الخافض کقوله تعالی الا ان ثمود کفرو اربهم ای بربهم۔ واختار موسی قومه ای من قومه

ضابطه : ظرف کا متعلق مذکور ہوگا یا محذوف اگر محذوف ہے تو اس کو تلاش کرنے کی کوشش کریں اور تلاش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر حرف جر حروف جارہ قسمیہ میں سے ہے تو اس کا متعلق اقسم فعل محذوف ہوگا اور اگر قسم میں سے نہیں ہے تو پھر ماقبل میں غور کریں اگر کسی متعلق کے محذوف ہونے کا کوئی قرینہ ہو تو اسی کو محذوف مانیں گے اگر کوئی قرینہ نہیں ہے تو افعال عامہ میں سے کسی کو محذوف مان لیں۔

ضابطه : ظرف لغو ترکیب میں کچھ نہیں واقع ہوتی نہ مسند الیہ نہ مسند اور ظرف مستقر اپنے متعلق کے ساتھ مل کر کبھی ترکیب میں مسند الیہ بنتی ہے کبھی مسند۔

ضابطه : ظرف مستقر دو حال سے خالی نہیں ہے معرفہ کے بعد واقع ہوگی یا نکرہ کے بعد اگر معرفہ کے بعد واقع ہے تو ترکیب میں چار چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بنے گی

① اگر معرفہ مبتداء ہے تو یہ اس کی خبر بنے گی جیسے الحمد للہ

② اگر موصول ہے تو یہ صلہ بنے گی جیسے و الذین من قبلکم

③ اگر معرفہ موصوف ہے تو یہ صفت بنے گی جیسے بحل مشکلات الکافیة للعلامة، للعلامة جار مجرور الکافیہ کا صفت ہے

④ اگر ان تین صورتوں میں سے کوئی نہیں ہے تو پھر ظرف مستقر معرفہ سے حال واقع ہوگی جیسے فاللفظية منها، اللفظية ذوالحال منھا جار مجرور ظرف مستقر اس سے حال ہے

اگر ظرف مستقر نکرہ کے بعد واقع ہو رہی ہے تو ہمیشہ اس کی صفت بنے گی جیسے علی معنی فی

نفسھا، فی نفسھا جار مجرور ظرف مستقر متعلق کائن کے ہو کر معنی کی صفت ہے جو کہ نکرہ ہے

ضابطہ : اگر جار مجرور کا ایک ہی متعلق محذوف ہو تو پہلے جار مجرور کو ظرف مستقر دوسرے کو ظرف لغو کہتے ہیں کیونکہ جب پہلے جار مجرور کے متعلق کو ظاہر کیا گیا تو گویا وہ مذکورہ ہو گیا۔

ضابطہ : لفظ واحد اور شئی کے بعد من آ جائے تو اپنے متعلق سے مل کر ہمیشہ صفت واقع ہوتی ہے اور الواحد، الشئی کے بعد ہو تو حال بنتا ہے۔

ضابطہ : حروف جارہ میں سے جو ایک حرف مشتمل ہو گا اس کو معرف باللام سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے الباء، واللام، اور جو حروف جارہ دو یا دو سے زیادہ حروف پر مشتمل ہیں ان کو الف لام کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔

ضابطہ : حروف تہجی اور حروف جارہ تذکیر و تانیث یعنی دونوں طریقے سے استعمال ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کی طرف ضمیر مذکر اور مونث دونوں لوٹی ہیں البتہ تانیث اغلب ہے۔

ضابطہ : جار مجرور جس فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہو گا وہ اس کا صلہ ہو گا اسی وجہ سے بعض کتابوں میں اس پر اور اس کے متعلق پر (ص) کا نشان ہوتا ہے۔

ضابطہ : من بیانیہ معرفہ کے بعد حال بنتا ہے نکرہ کے بعد صفت اور زیادہ تر من بیانیہ ما اور مھما کے بعد وقع ہوتا ہے جیسے ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا ما ننسخ من ایۃ ، مھما تاتنا بہ من ایۃ۔

ضابطہ : جہاں پر جملہ کی ایک جز ظرف ہو دوسری جز اسم اگر اسم مقدم ہے اور ظرف مؤخر ہے جیسے زید فی الدار تو اسم مبتداء ہو گا اور ظرف خبر ہو گی۔

اور اگر ظرف مقدم ہو اور اسم مؤخر ہو جیسے بہ داء بصرین کے نزدیک وہی ترکیب ہو گی۔

اور کوفیین کے نزدیک ظرف مستقر کے لئے مابعد فاعل ہو گا اور یہ جملہ ظرفیہ ہو گا

قاعدہ : کبھی کبھی حرف جر کو حذف کر کے فاعل کو متصل کر دیا جاتا ہے مابعد کے ساتھ جیسے:

کالو ھم ای کالوھم ۔ اووزنو ھم ، الایۃ ای وزنوا لھم اور یسمعو کم ، الایۃ ای یسمعون لکم۔

قاعدہ : اگر کاف اسی جارہ واقع ہو تو یہ مثل کے معنی میں ہوگا اور متعلق نہیں ہوگا جیسے:

یضحکن عن اکبرد المھم ای مثل البرد......

مذ منذ میں متعدد مذاہب ہیں ① یہ مبتداء واقع ہو اور بعد والا اسم خبر ہو ② مذمنذ خبر واقع ہو اور مابعد والا اسم مبتداء ہو۔ کوفیین کا مذہب یہ ہے کہ مذمنذ مضاف ہیں جملے کی طرف اور اس کے بعد فعل حذف ہے اور فاعل موجود ہے تو مذ یومان مذ مضی یومان اس کی مثال ہے۔

ضابطہ : بعض حروف فعلیت اور حرفیت میں مشترک ہیں اور یہ تین ہیں

① خلا ② عدا ③ حاشا جن کی تفصیل آگے آرہی ہے اور اس کے علاوہ باقی حروف حرفیت کے ساتھ مختص ہیں۔

ضابطہ : حروف جارہ من، عن، باء کے بعد ما زائدہ آتی ہے جو عمل سے نہیں روکتی۔

ضابطہ : رب اور کاف مشبہ کے بعد ما زائدہ ہوتی ہے اور اکثر کافہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی عامل واقع ہوتے ہیں۔

ربما ضربة بسيف صيقل

كما الناس مجزوم عليه و جازم

ضابطہ : رب کا مدخول نکرہ موصوفہ ہوگا یا ضمیر غائب جس کی تمیز نکرہ موصوفہ ہوگی یہ ضمیر غائب ہمیشہ واحد مذکر غائب ہوتی ہے۔

ضابطہ : ما استفہامیہ پر جب کوئی حرف جارہ داخل ہو جائے تو ما استفہامیہ کا الف لکھنے اور پڑھنے میں گر جاتا ہے جیسے عم یتساء لون، لم تفعلون، فیم انت من ذکرھا، فبم تبشرون۔

ضابطہ : کبھی رب محذوف ہوتا ہے اور عمل باقی رہتا ہے لیکن فاء اور واو کے بعد کثیر اور بل کے بعد قلیل اور کبھی ان کے بغیر بھی رب حذف کیا جاتا ہے۔

ضابطہ : کبھی رب اور حروف جارہ کو حذف کیا جاتا ہے اور عمل باقی رہتا ہے۔

قاعدہ : رب ہمیشہ نکرہ موصوفہ پر داخل ہوتا ہے یا ضمیر مبہم پر جس کی تمیز نکرہ موصوفہ ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں نکرہ موصوفہ کے بعد فعل ماضی مذکور یا محذوف جواب رب ہوتا ہے جیسے:

رب رجل صالح لقیتہ۔

قاعدہ : اگر جواب رب فعل ماضی کا مفعول بہ موجود ہو یا وہ لازمی ہو تو رب کا معمول مبتداء ہوگا اور جواب رب رجل کریم قام خیر۔

اور اگر جواب رب فعل متعدی ہو اور مفعول بہ موجود نہ ہو تو مدخول رب مفعول بہ مقدم ہوگا

قاعدہ : رب افعال مقاربہ افعال مدح وذم اور کم استفہامیہ جملہ یہ جب داخل ہوں تو جملہ انشائیہ ہوگا۔

قاعدہ : حاشا کی تین قسمیں ہیں۔

① فعل متعدی متصرف ہو۔

② تنزیہہ کے لئے جیسے: حاش لله ما هذا بشرا (الآیہ)

③ استثناء کے لئے جیسے: قام القوم حاشا زیدا۔

قاعدہ : خلا کی دو قسمیں ہیں۔

① حرف جار جو مستثنی کے لئے ہو جیسے: جاء نی القوم خلا زید

② فعل متعدی جو مابعد کے لئے ناصب ہو۔

قاعدہ : حاشا، خلا اور عدا میں تین احتمال ہوتے ہیں حرف جر، حرف استثناء اور فعل اس لئے ترکیب میں تین احتمال ہو سکتے ہیں جیسے: جاء القوم خلا زیدا و خلا زید۔

① حرف جر ہوں اور ان کا مدخول لفظا مجرور محلا منصوب، مستثنی، متصل ہو تو مستثنی منہ اپنے مستثنی

کے ساتھ مل کر فاعل یا مفعول وغیرہ ہوگا اور یہ تینوں متعلق کی طرف محتاج نہیں ہوتے

② حرف استثناء بمعنی **الا** ہو اس وقت ان کا مدخول لفظاً منصوب مستثنیٰ ہوگا اور مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر فاعل وغیرہ ہونگے مثال: جاء نی القوم خلا زیدا ای الا زیدا۔

③ فعل ہوں ضمیر مستتر اس کا فاعل اور اس ھو ضمیر کا مرجع فعل مذکور کا مصدر ہو یا فعل مذکور کا اسم فاعل یا مستثنیٰ منہ کے بعض مطلق افراد ہوتے ہیں اور ان تینوں کا مدخول لفظاً منصوب مفعول بہ ہوتا ہے فعل اپنے فاعل، مفعول بہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ بتقدیر قد حال از مستثنیٰ منہ۔

اور ذوالحال و حال مل کر فاعل وغیرہ ہوگا اس وقت حاشا کا معنی تبرء عدا کا معنی جاوز ہوگا یہ دونوں متعدی ہیں مگر خلا لازمی جس کا مفعول بہ نہیں ہوتا اس لئے خلا میں جاوز کے معنی کا اعتبار کر کے اس کو ماقبل سے حال بنائیں گے اور خلا کا مدخول اسی مجاوزا حال کا مفعول بہ ہوگا

قاعدہ : اگر خلا اور عدا کلام کے شروع میں ہوں تو اس وقت اس کا مابعد مرفوع ہو کر فاعل ہوگا مثال: خلا البیت

ضابطہ : خلا، عدا اگر ما کے بعد ہوں یا کلام کے شروع میں ہوں تو پھر یقیناً فعل ہوں گے اور خلا ، عدا کے بعد اسم مرفوع ہوگا بنا بر فاعلیت ما عدا ما خلا کے بعد اسم منصوب ہوگا بنا بر مفعولیت۔

ضابطہ : حروف جارہ کی چند قسمیں ہیں۔

قسم اول: سات حروف جارہ، اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر عمل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: من ، الی ، عن ، علی ، فی ، الباء ، اللام

فی کی مثال: و فیھا ما تشتھیہ الانفس۔

ترکیب ﴿ نحو المال فی الکیس ﴾ (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف المال مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (فی) حرف جار (الکیس) مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے کائن کے (کائن) صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی، مبتداء اپنی

خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

من والی کی مثال: فمطرنا من الجمعة الى الجمعة (الحدیث) مما خطیئاتهم اغرقوا ۔ هل من خالق غیر الله۔

﴿نحو سرت من البصرة الى الكوفه﴾

ترکیب (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (سرت) فعل با فاعل من حرف جار البصرۃ مجرور بالکسرۃ لفظاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے سرت فعل کے (الی) حرف جار (الکوفۃ) مجرور بالکسرہ لفظاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے سرت فعل کے فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عن کی مثال: ﴿رمیت السهم عن القوس﴾ (مررت) فعل با فاعل عن حرف جار القوس مجرور بالکسرہ لفظاً جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے مررت فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

علی کی مثال: ﴿نحو علیه دین﴾

(علیہ) ظرف (دین) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ② (علیہ) ظرف مستقر خبر مقدم (دین) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء لفظاً مبتداء خبر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ۔ نحو مضاف بشرح سابق اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل محذوف (اعنی) کا پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ۔

(علیہ) ظرف مسند (دین) مرفوع بالضمہ لفظاً مسند الیہ فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ علی مذہب الکوفیین۔

و انه لذو مغفرة للناس على ظلمهم۔

اذا رضیت عنی کرام عشیرتی

فلا زال غضبانا علی لئامہا

باء کی مثال: کفی باللہ شہیدا۔ فبما نقضہم میثاقہم لعنا ہم۔ بحسبك درہم بعت ھذا بھذا۔

﴿نحو قولہ تعالی انکم ظلمتم انفسکم باتخا ذکم العجل﴾۔

ترکیب: نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (قول) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ثانی (ہ) ضمیر مجرور محلاً ذوالحال (تعالی) فعل ماضی معلوم (ھو) ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہے لفظ قول کے لئے۔ قول اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول انّ حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (کم) ضمیر منصوب محلاً اسم ہے انکا ظلمتم فعل بافاعل (نفس) منصوب بالفتحہ لفظاً (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا ظلمتم کے لیے باحرف جار (اتخاذ) مصدر متعدی بدومفعول مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مرفوع معنی فاعل العجل منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اول (الھا) مفعول ثانی محذوف ہے اتخاذ مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے ظلمتم کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر مقولہ ہوا قول کا قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہے نحو کے لئے نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی جوکہ نحوہ ہے یا منصوب ہو کر مفعول بہ ہے اعنی فعل محذوف کے لئے یہ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

لام کی مثال: ﴿نحو للہ لا یوخر الاجل﴾

ترکیب: (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً (لام) حرف جار قسمیہ لفظ (اللہ) مجرور بالکسرہ لفظاً مقسم بہ جار مجرور مل کر متعلق ہے اقسم فعل محذوف کے (اقسم) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل

کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسم (لا) نافیہ غیر عامل غیر معمول (یؤخر) فعل مضارع مجہول مرفوع با لضمہ لفظاً (الاجل) مرفوع بالضمہ لفظاً نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب قسم قسم اپنی جواب قسم سے مل کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو کہ نحوہ ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لدو للموت و ابنوا للخراب

فکلکم یصیر الیالذھاب

قسم دوم: سات حروف جارہ اسم ظاہر کے ساتھ مختص ہیں جن کی چار قسمیں ہیں۔

قسم اول: وہ حرف جر جو اسم ظاہر متعین کے ساتھ خاص نہیں وہ تین ہیں۔ حتیٰ، کاف اور واو۔

کاف کی مثال: ان زید کریم ۔﴿ نحولیس کمثلہ شئ ﴾

(لیس) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر (کاف) حرف جار (**مثل**) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم (شئ) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مؤخر (لیس) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مجرور محلاً مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحو ہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جولہ (اعنی) ہے۔

واو کی مثال: اشتریتہ بواللہ درھم ﴿نحو واللہ لا شربن اللبن﴾

ترکیب (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (واو) قسمیہ جارہ (اللہ) مقسم بہ مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور متعلق ہے فعل (اقسم) مقدر کے فعل با فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر قسم (لا شربن) فعل مضارع معلوم مؤکد بنون ثقیلہ (اللبن) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنی جواب قسم سے جملہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ (نحو) مضاف کا (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ

(نحو ہ) ہے

قسم دوم: وہ حروف جارہ جو زمان کے ساتھ خاص ہوں وہ دو ہیں: مذ اور منذ ۔

ما رئيته مذ ان الله خلقه، يعنى مذ زمان ان الله خلقه۔

مذ منذ کی مثال: ﴿نحو ما رائيته مذ يو مين اومنذ يو مين﴾

ترکیب (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ما) نافیہ (رأیت) فعل با فاعل (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ (مذ) حرف جار (یومین) مجرور بالیاء لفظاً جار مجرور مل کر معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (منذ یو مین) جار مجرور معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو متعلق ہے رأیت کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قسم سوم: وہ حروف جارہ جو نکرہ کے ساتھ خاص ہیں وہ رب ہے يا رب كاسبة فى الدنيا عارية يوم القيمة ﴿نحو رب رجل كريم لقيته﴾

ترکیب (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (رُبَّ) حرف جار برائے تقلیل (رجل) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف (کریم) صیغہ صفت (ھو) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہے (لقیت) فعل کے (لقیت) فعل با فاعل (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر مراد لفظ اسم تاویلی مجرور محلاً مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔

قسم چھارم: وہ حروف جارہ جو لفظ اللہ کے ساتھ اور رب کے ساتھ مختص ہیں جب کہ رب مضاف ہو کعبہ کی طرف یا متکلم کی طرف وہ تاء ہے جیسے تا اللہ لا فعلن كذا، ترب اللكعبة، تربى، و ولدرتا الرحمٰن و تحيتاتك۔

ضابطہ: حروف جارہ بعض وہ ہیں جو حرفیت اور اسمیت میں مشترک ہیں اور وہ پانچ ہیں

① کاف ② عن ③ على ④ مذ ⑤ منذ

① کاف: کی اسمیت علی المذہب الاصح شعر کے ساتھ مختص ہے یضحکن عن کالبرد المنھم اور عند البعض کلام نثر میں بھی ہے جیسے محمد کالاسد ای مثل الاسد۔

علامہ زمخشری کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ میں کاف اسمیہ بناتے ہیں ① عن ② علی: جب ان پر من داخل ہو جائے جیسے: من عن یمینی اس میں عن اسم ہے بمعنی جھت من علیہ اس میں علی اسم ہے بمعنی فرق اور ان پر علی بھی داخل ہو جاتا ہے۔

حاشا کی مثال

: ﴿مثل جاء نی القوم حاشا زید﴾

(مثل) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (جاء) فعل (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ (القوم) مرفوع بالضمہ لفظاً مستثنیٰ منہ (حاشا) حرف جار برائے استثناء (زید) مجرور جار مجرور مل کر مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ مثالہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو کہ اعنی ہے یا مفعول مطلق ہے مثلث فعل مقدر کا۔

خلا کی مثال

: ﴿جاء نی القوم خلا زید﴾

ترکیب: حرف جار کی صورت میں بعینہ سابقہ ترکیب ہے۔

﴿جاء نی القوم خلا زیداً﴾

فعل کی صورت میں ترکیب یہ ہوگی (جاء) فعل (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ (القوم) مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال (خلا) فعل ضمیر فاعل (زیداً) منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و اللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

{ النوع الثانی }

ان　بان　کان　لیت　لکن　لعل

ناصب　اسمند　رافع　در　خبر　ضد　ما　ولا

یہ عوامل سماعیہ کا دوسرا نوع ہیں جس میں کل چھ عامل ہیں جن کا نام حروف مشبہ بالفعل ہے۔

عمل: ان کا عمل جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو نصب دیتے ہیں اس کو اسم کہا جاتا ہے۔ اور خبر کو نصب دیتے ہیں اس کو خبر کہا جاتا ہے۔

ضابطہ: جہاں تشبیہ ہو وہاں پانچ چیزیں ہوتی ہیں ① مشبہ ② مشبہ ③ مشبہ بہ ④ آلہ تشبیہ ⑤ وجہ تشبیہ۔ یہاں پر مشبہٌ نحوی حضرات ہیں مشبہ یہ حروف ہیں اور مشبہ بہ فعل ہے اور وجہ تشبیہ چار چیزیں ہیں ① لفظاً ② معناً ③ اقساماً ④ عملاً۔

مشابہت لفظیہ: یہ ہے کہ (انَّ) مثل (فرَّ) (انَ) مثل (مدَّ) (کانَّ) مثل (ضربن) (لیت) مثل (لیس) (لکن) مثل ضاربن (لعل) مثل دحرج کے ہیں۔

مشابہت معنویہ: ان ان بمعنی حققت، کان بمعنی تشبیہت، لکن بمعنی استدرکت، لیت بمعنی تمنیت، لعل بمعنی ترجیت۔

مشابہت تقسیمیہ: فعل کی طرح ان حروف کی بھی دو قسمیں ہیں۔

① ثلاثی جو کہ یہ ہیں ان، ان، کان، لکن، لیت ② رباعی جو کہ لعل ہے جو کہ مشابہت لفظیہ سے واضح ہو چکا ہے۔

مشابہت عملیہ: فعل کا عمل یہ ہے کہ ایک اسم کو رفع دوسرے کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتے ہیں البتہ ان کا عمل فرعی ہے اس لیے یہ پہلے اسم کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں جیسے ان زیداً قائم۔

ضابطہ: ان دو حروف کا عمل چونکہ فرعی ہے اس لیے ان کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں الا یہ ہے کہ خبر ظرف ہو جیسے ان من البیان لسحرًا۔

ضابطہ: ان حروف کے بعد ما زائدہ آتی ہے جو کافہ ہوتی ہے یعنی عمل سے روک دیتی ہے

جیسے انما الھکم الہ واحد۔

ضابطہ : حروف مشبہ بالفعل کے بعد (ما) کافہ نہیں ہوتی بلکہ ان کے بعد (ما) موصولہ یا موصوفہ بھی ہوتی ہے جو عمل سے نہیں روکتی عمل باقی رہتا ہے۔

ضابطہ : ما کافہ ہمیشہ ان حروف کے متصلا لکھی جاتی ہے جیسے انما اور موصولہ اور موصوفہ منفصلا لکھی جاتی ہے تاکہ دونوں میں فرق باقی رہ جائے۔

ضابطہ : ان حروف کے اسم پر عطف ڈالنا ہو تو عطف بالنصب ہوگا خواہ وہ معطوف سے مقدم ہوگا یا مؤخر جیسے ان سعیدا و خالدا مسافران، ان سعیدا مسافر و خالدا لیکن کبھی مبتداء محذوف الخبر ہونے کی بناء پر مرفوع پڑھا جاتا ہے جب کہ معطوف خبر سے مؤخر ہو جیسے ان اللّٰہ بری من المشرکین و رسولہٗ۔

یاد رکھیں! یہ ان، ان ، لکن کے ساتھ مختص ہے اور کبھی خبر سے پہلے بھی جیسے ان الذین امنوا و الذین ھادو والصابؤن الخ اس میں و الصابئون مبتداء محذوف الخبر ہے اور جملہ معترضہ ہے۔

{ حروف مشبہ بالفعل کے معانی }

{ اِنَّ ، اَنَّ }

اِنَّ، اَنَّ یہ دونوں مضمون جملہ کی تحقیق اور تاکید کے لئے آتے ہیں۔ لیکن ان میں دو فرق ہیں۔

فرق ① اَنَّ جملہ کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے اسی وجہ سے یہ اَنَّ اپنے جملے کے ساتھ مل کر فاعل، مبتداء، مفعول وغیرہ بن جاتا ہے جب کہ اِنَّ ایسے نہیں۔

فرق ② اِنَّ کلام کی ابتداء میں واقع ہوتا ہے جب کہ اَنَّ ہرگز واقع نہیں ہوسکتا۔

ضابطہ : مضمون جملہ کا معنی جملہ کا خلاصہ ہے جملہ اسمیہ کے مضمون جملہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر خبر مشتق ہو تو اس کا مصدر نکال کر مبتداء کی طرف مضاف کر دیا جائے جیسے: زید قائم سے قیام زید اور ان زیدا قائم سے حقفت قیام زید اور اگر خبر جامد ہو تو خبر کے آخر میں یائے نسبت

بڑھا کر مبتداء کی طرف اضافت کر دی جائے جیسے: ھذا زید سے زیدیۃ ھذا۔

اور اگر خبر ظرف ہو تو اس کا متعلق نکال کر اس کے مصدر کو مبتداء کی طرف مضاف کر دیا جائے جیسے:

زید فی الدار سے استقرار زید فی الدار۔

اور جملہ فعلیہ کا مضمون نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل سے مصدر نکال کر فاعل کی طرف اضافت کر دی جائے جیسے: قام زید سے قیام زید۔

﴿ كَأَنَّ ﴾

كأنّ : یہ حرف تشبیہ کے لئے آتا ہے یہ کاف تشبیہ اور انّ تحقیقیہ سے مرکب ہے جو کہ اپنے اسم کو اپنی خبر سے تشبیہ دیتا ہے جیسے: کان زیدا اسد، کان ھندا قمر

ضابطہ : (کانّ) کا تشبیہ کے لیے ہونا مشروط ہے۔

① خبر ارفع یا احط (گھٹیا) ہو جیسے کأن زیدا ملك، کأن عمروا حمار۔

② خبر اپنے اسم کے صفات میں سے نہ ہو۔

③ خبر جامد ہو۔

اور خبر جامد نہیں تو پھر یہ تشبیہ والا معنی نہیں دیتا بلکہ (ظن) کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: کانك مریض۔

﴿ لٰكِنَّ ﴾

لکنّ : حرف (لکن) استدراک کے لیے آتا ہے جس کا معنی ہے تدارک اور تدارک ہمیشہ کسی سابق غلطی کے رفع کے لیے آتا ہے یا کسی رہی ہوئی بات کی تکمیل کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے استدراک کا (سین) زائد ہے جس کا معنی سابقہ کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دفع کرتا ہے اسی وجہ سے یہ ہمیشہ دو جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے اور پہلے جملہ موہمہ اور مابعد والے جملہ کو دافعہ کہتے ہیں جیسے: و ان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔

یاد رکھیں! ان دونوں جملوا میں تغایر ضروری ہے خواہ تغایر لفظی ہو یعنی ایک مثبت ہو اور دوسرا منفی

جیسے: قام زید و لکن عمروا لم یقم ۔
یا تغایر معنوی ہو جیسے : قام زید ولکن عمروا غائب ۔
ضابطہ : یہ رفع چونکہ استثناء منقطع سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے اسکو (لکن) استثناء منقطع کے واسطے مقرر کر دیا گیا ہے (مزید ضوابط نحویہ دیکھیے)

﴿لیت﴾

لیت تمنی کے لیے آتا ہے تمنی کا معنی ہے محبت حصول الشیٔ سواء کان مع ارتکاب حصوله او لا یاد رکھیے حصول اور عدم حصول کے لحاظ سے اشیاء کی قسم تر ہیں:

① ممتنع الحصول جیسے جوانی کا واپس لوٹنا۔
② ممکن بعید الوقوع جیسے بخیل کا سخی ہونا۔
③ ممکن قریب الوقوع جیسے قیام زید ۔
④ واجب الوقوع پہلے تین قسم میں لیت کا استعمال جائز ہے۔

پہلی قسم کی مثال: لیت الشباب یعود ۔ کاش کہ جوانی واپس لوٹ آئے۔
دوسری قسم کی مثال: (یت البخیل یجود) بہت اچھا ہوتا کہ بخیل سخی ہو جائے۔
تیسری قسم مثال لیت زیداً قائم ۔
چوتھی قسم پر لیت کا دخول ہرگز جائز نہیں جیسے یوں کہنا لیت غداً یجیئی واجب کی وجہ سے بعید الوقوع تصور کر کے اس پر بھی لیت کا دخول جائز ہو جاتا ہے جیسے عاشق فراق کے درد سے چور ہو کر رات کو طویل سمجھتا ہو۔

فائدہ : لعل ترجی کے لئے آتا ہے ترجی کا معنی ہے ارتقاب شیٔ لا وثوق بحصوله۔
فائدہ : ترجی دو قسم پر ہیں ① طمع ② اشفاق ۔شی محبوب کے انتظار کو طمع شی مکروہ کو اشفاق اول کی مثال (لعل السلطان یکرمنی) دوم کی مثال (لعل الرقیب حاضر ، لعل المریض هالك) ۔
فائدہ : یہ ہے کہ ترجی اور تمنی میں عموم اور خصوص من وجہ کی نسبت ہے کہ من وجہ تمنی عام ۔ ہے جیسا

کہ گذر چکا ہے ممکن اور غیر ممکن دونوں کے لیے اور ترجی ممکن کے لئے اور من وجہ ترجی عام ہے محبوب اور مکروہ دونوں میں استعمال اور تمنی کا استعمال صرف محبوب اشیاء میں ہوتا ہے ۔

ـ { انّ مکسورہ کے لئے دس علامات اور مقامات ہیں } ـ

① ابتدائے کلام میں ہو یعنی کسی کا معمول نہ ہو خواہ ابتداء حقیقتاً ہو جیسے: انا اعطینٰك الکوثر یا حکماً ہو یعنی تنبیہ اور حرف افتتاح اور حتی ابتدائیہ اور کلا زجریہ اور حرف تخصیص اور حرف جواب نعم، لا کے بعد ہو یہ ابتدائے کلام حکماً ہے الا انهم هم السفهاء ، قل ای و ربی انه لحق ، کلا ان معنی ربی سیهدین ۔

② ابتدائے صلہ میں ہو جیسے: و آتینه من الکنوز ما اِن مفاتحه لتنوء بالعصبة ۔

③ ابتدائے صفت میں ہو جیسے :مررت برجل انه فاضل ۔

④ ابتدائے حال میں ہو جیسے: و ان فریقا من المؤمنین لکارهون۔

⑤ ابتدائے مقصود بالنداء میں جیسے: یا نوح انه لیس من اهلك ۔

⑥ ابتدائے قسم میں ہو جیسے:و العصر ان الانسان لفی خسر

⑦ حیث اور اذ کے بعد جیسے: جلست حیث انك قائم ، جئتك اذ ان زیدا قائم ۔

⑧ بعد قول اور حکایت اور نقل کے معنی میں ہو،تکلم کے معنی میں نہ ہو جیسے: قال انی عبدا للّٰه ۔

⑨ لام معلقہ سے پہلے ہو لام معلقہ خبر پر ہوتی ہے جیسے:و اللّٰه یعلم انك لرسوله ۔

ـ { أنّ مفتوحه کے لئے گیارہ مقامات ہیں } ـ

تفتح ان وجوباً حیث یجب ان یؤل بمصدر مرفوع او منصوب او مجرور وذلك فی احد عشر موضعاً ۔

① فاعل واقع ہو جیسے:ا ولم یکفهم انا انزلنا

(لو) بھی اسمیں داخل ہے جیسے: لوانهم آمنوا واتقوا اس لیے کہ لو ثبت تو فاعل اور ما مصدریہ ظرفیہ کے بعد ہو وہ بھی اسی میں داخل ہے جیسے لا اکلمك ما انك مکسول بتاویل ماثبت

کسلك ۔

② نائب فاعل جیسے: اوحی الی نوح انه لن یومن ۔

③ مبتداء ہو جیسے: من آیاته انك تری الارض اور لو لا بھی اسی میں داخل ہے جیسے: لو لا انه کان من المسبحین ۔

④ اسم معنی کی خبر ہو جیسے: حسبك انك کریم ۔

ان چار صورتوں میں مصدر مرفوع کی تاویل میں ہونگے ۔

⑤ کسی مرفوع کا تابع ہو یعنی معطوف ہو یا بدل جیسے: بلغنی انك اجتهادك و انك حسن الخلق ۔ یعجبنی سعید انه مجتهد ۔

فائدہ: اسم العین ما دل علی ذت ای شئی قائم بنفسه و مقابله اسم لمعنی ما دل علی شئی قائم بغیره ۔

⑥ مفعول بہ سوائے مقولہ کے جیسے: و لا تخافون انکم اشرکتم بالله ۔

⑦ افعال ناقصہ کا اسم اسم معنی ہو جیسے کان علمی ویقبنی انك تتبع الحق ۔

⑧ کسی منصوب کا تابع ہو جیسے و انی فضلتکم علی العالمین ۔

ان تین مقامات میں مصدر منصوب کی تاویل میں ہوگا ۔

⑨ مجرور بالحرف ہو جیسے: ذالك بان الله هو الحق، ۔

⑩ مجرور بالاضافت ہو جیسے انه لحق مثل ما انکم تنطقون ۔

بشرطیکہ مضاف (اذ) اور (حیث) نہ ہو جیسے: فعلت هذا کراهة انك قائم ۔

(۱۱) کسی مجرور کا تابع واقع ہو جیسے: سررت من اکرام خلیل و انه عاقل ۔

ان تین مقامات میں مصدر مجرور کی تاویل میں ہوگا ۔

الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله

چند مقامات میں دونوں جائز ہیں

حیث یصح الاعتبار ان تاویله بالمصدر و عدم تاویله۔

① اذا مفاجاتیہ کے بعد جیسے: خرجت فاذا انّ سعیدا واقف۔

② فاء جزائیہ کے بعد ہو جیسے: من یحادد الله و رسوله فان له نار جهنم۔

③ مابعد تعلیل ہو جیسے: صل علیهم ان صلواتك سكن لهم۔

④ لا جرم کے بعد جیسے: لا جرم انك علی حق۔ والفتح غالب۔ لا جرم ان الله یعلم ما یسرون و ما یعلنون اگر لا جرم بمعنی قسم کے ہو تو مکسورہ اور اگر بمعنی ثبت ہو تو مفتوحہ۔

ضوابط برائے تخفیف

ان حروف مشبہ بالفعل میں سے چار حروف ایسے ہیں جن میں نون مشدد ہے ان کو مخفف پڑھنا بھی جائز ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کونسے حروف بعد از تخفیف عامل بنتے ہیں اور کونسے نہیں جس کے لیے یہ ضوابط یاد رکھیں۔

ضابطہ : اِنْ مخففہ من المثقلہ فعل پر داخل ہو تو غیر عامل ہو گا جس کے لیے لام تاکید کا ہونا ضروری ہے اور یہی ان مخففہ کی علامت ہے جیسے وان كنت من قبله لمن الغافلين اور اگر اسم پر داخل ہو تو غیر عامل ہونا کثیر ہے اور عامل ہونا قلیل ہے جیسے وان كلا لما ليوفينهم۔

ضابطہ : (اَنْ) مخففہ من المثقلہ ہمیشہ عامل ہوتا ہے اور جس کا اسم ہمیشہ ضمیر شان محذوف ہوتی ہے جیسے علم ان سیکون۔

ضابطہ : (اَنْ) مخففہ من المثقلہ ہمیشہ جملہ پر داخل ہوتا ہے خواہ اسمیہ ہو جیسے آخر دعواهم ان الحمدلله رب العالمين یا جملہ فعلیہ جیسے وان لیس للانسان الا ما سعی۔

ضابطہ : اگر (اَنْ) فعل یقین کے بعد ہو تو اَنْ مخففہ من المثقلہ ہوتا ہے اور اسکے بعد رفع واجب ہوگا۔ جیسے علم ان سیکون اور اگر فعل مفید للظن کے بعد ہو تو (اَنْ) کو دونوں وجہ جائز ہے ① مخففہ من المثقلہ ② ناصبہ جیسے وحسبوا ان لا تکونُ اور ان لا تکونَ دونوں قرائتیں ہیں۔

ضابطہ : لکنّ مشدد ہمیشہ حرف مشبہ بالفعل عامل ہوتا ہے اور لکنْ مخففہ ہمیشہ غیر عامل حرف عاطفہ ہوتا ہے اور اس صورت میں اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے ۔

ضابطہ : کأنّ ہمیشہ عامل ہوتا ہے خواہ مشدد ہو یا مخفف جس کا اسم اکثر ضمیر محذوف ہوتی ہے اور یہ فعل پر داخل ہوتا ہے جیسے کان لم تغن بالامس جو کہ اصل میں کانہ لم تغن بالامس اور کبھی اسم ظاہر پر بھی عمل کرتا ہے ۔

ضابطہ : اگر (انْ) فعل کے بعد جو مفید للعلم والیقین ہو تو مخففہ من المثقلہ ہوگا جس کے بعد رفع واجب ہوگا جیسے: علم ان سیکون۔ اور اگر فعل مفید للظن کے بعد ہو تو دو صورتیں جائز ہیں ① مخففہ ② ناصبہ جیسے: و حسبوا ان لا تکون میں دونوں قراءتیں ہیں۔

ضابطہ : کبھی لکن سے پہلے واو ہوتی ہے جو عاطفہ ہوگی یا اعتراضیہ جیسے: انک لا تھدی من احببت و لکن اللّٰہ یھدی من یشاء ۔

ضابطہ : اگر علم بمعنی دانستن ہو تو متعدی بیک مفعول اور بمعنی یقین ہو تو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے لیکن جب اس کے بعد انّ ہو تو جملہ قائم مقام دو مفعول کے ہوتا ہے جیسے: و اعلم ان اللّٰہ علی کل شئی قدیر۔

امثلہ: ان ھذا لھو القصص الحق، و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ، لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا، لعلک باخع نفسک، یا لیتنا نرد و لا نکذب بایات ربنا اگر بمعنی فاء ہو تو انْ اردنا شرط، مابعد جزاء اور اگر واو صرف ہو تو تقدیر عبارت یہ ہوگی یالیت لنا ردا و انتفاء التکذیب۔

﴿ان اللّٰہ علیم حکیم﴾

ترکیب : انّ حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر لفظ اللّٰہ منصوب بالفتحۃ لفظاً اسم علیم مرفوع بالضمۃ لفظاً خبر اول حکیم خبر ثانی انّ اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اعلموا ان اللہ شدید العقاب

ترکیب : (اعلمو) فعل امر حاضر معلوم واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل انّ حرف مشبہ بالفعل لفظ اللہ منصوب بالفتحہ لفظاً اسم شدید مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف عقاب مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر یہ خبر ہے انّ کی انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفعول بہ اعلمو کے لیے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

کانھن الیاقوت والمرجان

ترکیب : (کأن) حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر ھن ضمیر منصوب محلاً اسم الیاقوت مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف علیہ واو عاطفہ المرجان مرفوع بالضمہ لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے کان کی کأن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ان وعد اللہ حق ولکن اکثرھم لایعلمون

ترکیب : اِنّ مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر وعد منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف لفظ اللہ مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ اسم اِن کا حق مرفوع بالضمہ لفظاً خبر اِن کی اِن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ واو حرف عطف لکنّ حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر اکثر منصوب بالفتحہ لفظاً ھم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہے لکنّ کا لا نافیہ غیر عامل غیر معمول یعلمون مضارع معلوم مرفوع باثبات نون واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے لکنّ کی لکنّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول

ترکیب : یا حرف تنبیہ۔ لیت مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر نا ضمیر منصوب محلاً اسم اطعنا فعل با فاعل لفظ اللہ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ واو حرف عطف اطعنا فعل با فاعل لفظ الرسول منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ اپنے معطوف مل کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہے لیت کی لیت اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا ۔

﴿ مثل لعل السلطان یکرمنی ﴾

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف لعل حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر السلطان اسم منصوب بالفتحہ لفظاً یکرم واحد مذکر غائب مرفوع بالضمہ لفظاً ھو ضمیر مرفوع محلا فاعل نون وقایہ یاء ضمیر منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہے لعل کی لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مراد لفظ اسم تاویلی محلاً مجرور مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ مثالہ ہے۔

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

❀ اللہ ❀

{ النوع الثالث }

ماولا المشبهتین بلیس: یہ عوامل سماعی کا تیسرا نوع ہے جس میں دو عامل ہیں ماولا۔

عمل: ان کا عمل یہ ہے کہ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع دیتے ہیں اور اس کو اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اس کو خبر کہا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ: ان کی لیس کے ساتھ عملی اور معنوی مشابہت ہے۔ معنوی مشابہت یہ ہے کہ لیس بھی نفی کا معنی دیتا ہے یہ بھی نفی کا معنی دیتے ہیں۔

عملی مشابہت تو یہ ہے کہ جس طرح لیس پہلے اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ بھی پہلے اسم کو رفع دوسرے کو نصب دیتے ہیں

یاد رکھیں! پہلی وجہ تشبیہ دوسری کے لیے علت ہے۔

ضابطہ: حروف مشبہ بلیس چار ہیں ① ما ② لا ③ لات ④ اِنْ جن کے عمل کے لئے شرائط اور تفصیل تنویر شرح نحومیر میں دیکھیں۔

ضابطہ: (ما) معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور (لا) فقط نکرہ پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ (ما) اور (لیس) یہ دونوں نفی حال کے لیے آتے ہیں جبکہ خلاف پر قرینہ نہ ہو ورنہ نفی قرینہ کے مطابق ہوگی جیسے وما نحن بمبعوثین میں نفی استقبال کے لئے ہے بخلاف (لا) کے یہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے اسی وجہ سے اس کی مشابہت لیس کے ساتھ ضعیف ہے (ما) کبھی ایسا ہوگا جس کے اسم اور خبر دونوں معرفہ ہونگے۔

② کبھی دونوں نکرہ ہونگے جیسے: ما رجل افضل منك۔

③ کبھی اول معرفہ ثانی نکرہ ہوگا۔

ضابطہ: بعض الفاظ ایسے ہیں جو مبتداء اور خبر کے لیے نواسخ ہیں جن کی تین قسمیں ہیں۔

① افعال جیسے افعال ناقصہ ، افعال مقاربہ۔

② اسماء جیسے افعال ناقصہ کے مشتقات۔

③ حروف جیسے حروف مشبہ بالفعل اور ما اور لا مشبہتین بلیس اور لانفی جنس وغیرہ۔

ضابطہ : ماشبہ بلیس کی خبر پر اکثر باء زائدہ آتی ہے جیسے: ما الله بغافل عما تعملون، ما هم بمومنين ۔

ماحرفیہ کی اقسام

پہلی قسم: ما نافیہ: اس کی علامت یہ ہے کہ عموماً اس کے بعد الا ہوتا ہے جیسے ماانتم الابشر مثلنا ، وما من دابة فى الارض الا على الله رزقها۔ اسی طرح ماضی کے شروع میں بھی عموماً ما نافیہ ہوتا ہے جیسے ماودعك ربك وماقلى ، مااغنى عنه ماله یہ ما نافیہ غیر عاملہ ہوتا ہے۔

دوسری قسم: ما مشابه بليس: جیسے ماهذا الابشرا اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کی خبر پر اکثر باز ائدہ ہوتی ہے جیسے مازيد بقائم ، وما نحن بمعذبين ، ومانحن بمنشرين وغیرہ یہ بھی ما نافیہ ہوتا ہے لیکن یہ عاملہ ہوتا ہے ۔

تیسری قسم: مامصدریه غیرزمانیه : جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، اور اس میں وقت کا معنی نہیں ہوتا ہے جیسے وضاقت عليهم الارض بما رحبت ماصدریہ ہے کس نے رحبت کو رحب مصدر کے معنی میں کردیا فذوقوا بمانسيتم ، نسيتم نسيان کے معنی میں ہوگا۔

چوتھی قسم: مامصدريه زمانيه جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اس میں زمانہ اور وقت کا معنی پایا جاتا ہے اس کو ما مصدر یہ حینیہ بھی کہتے ہیں جیسے واو صانى بالصلوة والزكوة مادمت حيا، مادمت به مدة دوامى حیا کے معنی میں ہے فاتقوالله مااستطعتم یعنی مدة استطاعكم ۔

پانچویں قسم: ما زائده غير كافه: یعنی زائدہ تو ہو لیکن اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے نہ روکے اس کے مشہور مقامات یہ ہیں:

① حروف شرط کے بعد واقع ہو جیسے: اذا ما ، اینما، متى ما۔

۲ بعض حروف جارہ کے بعد واقع ہو جیسے: فبما رحمة من الله، عن جارہ کے بعد جیسے عما قلیل، مما خطیئاتھم، زید صدیقی کما ان عمرو اخی۔

۳ لا سیما میں جب اس کا مابعد مجرور ہو جیسے: لا سیما الولد۔

چھٹی قسم: ما کافہ، ما زائدہ کافہ جو اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دے۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں

۱ فعل پر داخل ہو کر اس کو عمل سے روک دے یہ تین افعال کے ساتھ خاص ہے طال، قل، کثر ان کے آخر میں ما لاحق ہو کر ان کو عمل سے روک دیتا ہے جیسے طالما انتظرتك وغیرہ۔

۲ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ لاحق ہو کر ان کو عمل سے روک دیتا ہے اس کی مثالیں حروف مشبہ بالفعل کی بحث میں گزر چکی ہیں۔

۳ حروف جارہ کے بعد آ کر ان کو عمل سے روک دیتا ہے یہ ما اکثر رب کے ساتھ متصل ہوتی ہے جیسے ربما یود الذین کفروا۔

{ ما اسمیہ کی اقسام }

پہلی قسم: ما موصولہ اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ بمعنی الذی ہوتا ہے اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو ما موصولہ کی طرف لوٹتی ہے جیسے ماعندکم ینفد وما عند الله باق۔

دوسری قسم: ما موصوفہ یہ شئی یا شیئا کے معنی ہو کر موصوف ہوتا ہے اور مابعد والی کلام اس کی صفت بنتی ہے جیسے ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس یہاں ما موصوفہ ہے یاد رکھیں جیسا کہ پہلے بتایا ہے کہ ما موصولہ اور ما موصوفہ آپس میں ملتے جلتے ہیں اس لیے جہاں ما موصولہ ہوتا ہے وہ عموماً ما موصوفہ بننے کا بھی احتمال رکھتا ہے لیکن ما موصولہ اور ما موصوفہ میں دو فرق ہیں:

۱ ما موصولہ معرفہ ہوتا ہے موصوفہ نکرہ ہوتا ہے۔

۲ ما موصولہ مبتداء بن سکتا ہے لیکن موصوفہ مبتداء نہیں بن سکتا۔

ما **نکرہ** دو قسم پر ہے ① تامہ ② ناقصہ۔

تامہ: وہ ہے جو کہ وصف کی طرف محتاج نہ ہو اور یہ صرف تعجب مدح اور ذم کے باب میں پایا جاتا ہے جیسے: ما احسن الرجل ای ای شئی احسن الرجل ۔

نکرہ ناقصہ: یہ شئی کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کو ناقصہ اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ وصف کا محتاج ہوتا ہے۔

تیسری قسم: ما شرطیہ اس کی علامت یہ ہے کہ اسکے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلا شرط دوسرا جزائیہ دونوں کو جزم دیتا ہے جیسے وما تفعلوا من خیرفلن یکفروہ ، مااصابك من حسنة فمن اللّٰہ۔

چوتھی قسم: ما استفہامیہ جیسے وما تلك بیمینك یاموسی ، القارعة ماالقارعة یہ عموماً ابتداء کلام میں آتا ہے اور مبتداء بنتا ہے کبھی درمیان کلام میں بھی آجاتا ہے ۔

ضابطہ: چند حروف جارہ کے بعد اگر ما استفہامیہ آجائے تو اس کا الف گرادیا جاتا ہے ۔

① فی کے بعد جیسے فیم انت من ذکرھا۔

② الی کے بعد جیسے الی ، اتذھب۔

③ با کے بعد جیسے فناظرة بم یرجع المرسلون۔

④ لام جارہ کے بعد جیسے لم تقولون لم تئوذوننی۔

⑤ عن کے بعد جیسے عم یتساء لون۔

⑥ علی کے بعد جیسے علی ما تذھب الی البلد۔

پانچویں قسم: ما صفتیہ جیسے اضربہ ضربا ما اس کو مار کچھ نہ کچھ یہاں ضربا موصوف ہے ما صفت ہے اس لیے اس کو ما صفتیہ کہا جاتا ہے۔

چھٹی قسم: ما تامہ جیسے نعماھی اصل میں نعم ماھی تھا سیبویہ کے نزدیک بمعنی الشئی (معرفہ) ہو کر فاعل ابوعلی فارسی کے نزدیک بمعنی شئیا ہو کر تمیز ہے نعم کی ہو ضمیر سے۔

فائدہ : ما شرطیہ ما موصولہ میں فرق یہ ہے کہ ما شرطیہ صدارت کلام کو چاہتا ہے اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں اور ما موصولہ عموماً درمیان کلام میں آتا ہے اور اپنے صلہ سے مل کر ما قبل کے لیے معمول بنتا ہے مثال علم الانسان مالم یعلم یا موصول صلہ سے مل کر کر مفعول بہ ہے فعال لمایرید ماموصولہ صلہ سے مل کر مجرور ہے لام جارہ کا کبھی ما موصولہ ابتداء کلام میں بھی آجاتا ہے اس وقت مبتداء بنتا ہے جیسے ماجئتم بہ السحر ما اپنے صلہ سے مل کر مبتداء السحر خبر ہے ماعنداللّٰہ باق ما موصولہ مبتداء ہے اور باق خبر ہے ۔

{ (لا) کی چھ قسمیں ھیں }

پہلی قسم: لا مشبہ بلیس اس کی علامت یہ ہے کہ یہ اسم وخبر کو چاہتا ہے اور وہ اسم وخبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔

دوسری قسم : لا نفی جنس اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا اسم نکرہ مفرد مبنی بر فتح ہوتا ہے جیسے لا رجل فی الدار ، لا الہ الا اللّٰہ ۔

تیسری قسم: لا زائدہ یہ چند مقام پر ہوتا ہے ۔

① قسم سے پہلے لا زائدہ ہوتا ہے جیسے لا اقسم بھذا البلد۔

② ان مصدریہ کے بعد جیسے ما منعک ان لا تسجد۔

③ اگر واو عاطفہ نفی کے بعد واقع ہو تو اس کے بعد بھی لا زائد ہوتا ہے جیسے ما جاء نی زید ولا عمرو۔

چوتھی قسم: لا نافیہ یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور غیر عامل ہوتا ہے اور کبھی ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے اس وقت عموماً اس کا تکرار ہوتا ہے جیسے فلا صدق و لا صلی اور کبھی تکرار نہیں بھی ہوتا جیسے فلا اقتحم العقبۃ ۔

پانچویں قسم : لا ناہیہ یہ عاملہ ہوتا ہے جو کہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے ۔

چھٹی قسم : لا عاطفہ جیسے شرح مأۃ عامل میں وھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر لا علی المضمر اس میں لا علی المضمر کا لا عاطفہ ہے۔

{ ما کی مثال }

﴿ مثل ما زید قائما ﴾

ترکیب : (مثل) کی حسب سابق تین ترکیبیں۔

① مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (ما) حرف مشبہ بلیس رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (قائما) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر (ما) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ یہ مرکب اضافی خبر ہے مبتداء کی جو کہ (مثالہ) ہے۔

② مفعول بہ ہے اعنی فعل مقدر کے لیے۔

③ مفعول مطلق ہے فعل محذوف (مثلت) کیلئے۔

{ لا کی مثال }

﴿ نحو لا رجل ظریفا ﴾

ترکیب : (نحو) کی وہی ترکیبیں ہیں۔

① (نحو) مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف (لا) مشبہ بلیس رافع اسم ناصب خبر (رجل) مرفوع بالضمہ اسم (ظریفا) منصوب بالفتحہ خبر (لا) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ یہ مرکب اضافی خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (نحوہ) ہے۔

② مفعول بہ ہے اعنی کے لیے۔

تعز فلا شئی علی الارض باقیا

و لا و زر مما قضی اللہ و اقیا

(تفصیل تحریر شرح تنویر میں دیکھئے)

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

❀ اللہ ❀

النوع الرابع

واو و یا ۔ همزہ ۔ الا ایا ای هیا

ناصب اسمند پس این هفت حرف ای مقتدا

اس چوتھے نوع میں کل سات عامل ہیں پانچ حروف نداء اور الا استثنائیہ بشرطیہ مستثنی مفرغ نہ ہو اور واو بمعنی مع جو مفعول معہ پر آتی ہے ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اسم کو نصب دیتے ہیں یہ مذہب شیخ کا ہے اور جمہور کے نزدیک یہ غیر عامل ہیں اور عامل فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے۔

ضوابط منادی کے اقسام اور چھ ضوابط تنویر شرح نحو میر سے یاد کریں الا کی مثال

ضابطہ : مفعول معہ اپنے عامل اور مصاحب پر ہرگز مقدم نہیں ہوسکتا۔

فائدہ : واو کے بعد اسم کی چند صورتیں ہیں ۔

① اس اسم کو ماقبل کے حکم میں شریک کرنا درست نہ ہو تو نصب علی المعیۃ واجب ہوگی جیسے: فاجمعوا امرکم و شرکاء کم ، والذین تبوؤ الدار والایمان ، رجع سعید و الشمسَ۔

② شریک کرنا درست ہو مگر مانع عن العطف موجود ہو تب بھی نصب علی المعیۃ واجب ہوگی جیسے: جئت و سعیدا۔

③ اور اگر شریک کرنا درست ہو اور مانع بھی نہ ہو لیکن مقصود متکلم معیت ہو تو تب بھی نصب علی المعیت واجب ہوگی جیسے: لا تسافر انت و عدوك ۔

④ شریک کرنا واجب ہوگا : تصالح سعید و خالد ۔

⑤ شریک جائز ہو بلا مانع تو دونوں جائز ہیں جیسے: سافرت انا و خلیل ۔

ضابطہ : الا کی تین قسمیں ہیں۔

① الا استثنائیہ جس کا ترجمہ اردو میں اگر کیا جاتا ہے اور اس کا مابعد مستثنی ہوتا ہے ۔

② الا شرطیہ یہ ان اور لا سے مرکب ہوتا ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ اگر نہیں کیا جاتا ہے پھر بقانون "یرملون" نون کو لام میں ادغام کردیا الا ہوگیا جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد شرط

وجزاء ہوتی ہے جیسے الا تفعلوه تكن فتنة فی الا رض۔

④ الا مرکبہ: یہ شرط وجزاء دونوں سے مرکب ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد فلا ہوتا ہے عبارت یوں ہوتی ہے والا فلا ۔الا میں شرط اور فلا میں جزاء محذوف ہوتی ہے اور فاء جزائیہ ہوتی ہے۔

فائدہ: الا مرکبہ کی دو صورتیں ہیں:

① اس کی شرط وجزاء افعال عامہ سے مقدر مان لی جائے جیسے الا یکن کذالك فلا یکن کذالك۔

② ماقبل والے فعل کی مناسبت سے شرط وجزاء کو محذوف مانا جائے۔

نحو استوی الماء والخشبة

ترکیب: نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف استوی فعل الماء مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل واو بمعنی مع عامل ناصب علی مذہب الشیخ الخشبة منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول معہ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ نحو ہ ہے۔

فائدہ: نداء کا معنی پکارنے کے آتا ہے پکارنے والے کو منادی اور جس کو پکارا جائے اسکو منادٰی کہا جاتا ہے اور جس مقصد کے لیے پکارا جائے اس کو مقصود بالنداء اور جواب نداء کہا جاتا ہے اور جس کے ذریعے نداء کی جائے اس کو حرف نداء کہتے ہیں۔

خلاصہ: جہاں نداء ہو وہاں چار چیزیں ہوتی ہیں۔

فائدہ: کبھی تو قریب کو پکارا جاتا ہے اور کبھی بعید کو اسی وجہ سے حروف نداء میں بھی تفصیل ہے۔

① ایا ② ھیا یہ دونوں نداء بعید کے لیے خاص ہیں ③ ای ④ ھمزہ مفتوحہ یہ دونوں نداء قریب کے لئے خاص ہیں اور ⑤ یا یہ نداء قریب اور بعید دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے اسی وجہ سے حروف نداء میں یہی "یا" اصل ہے۔

ضابطه : حروف نداء میں سے اصل ''یا'' ہے اسی وجہ سے اس کو فقط حذف کیا جاتا ہے باقی کسی اور حرف نداء کا حذف کرنا ہرگز جائز نہیں۔

ضابطه : حروف نداء میں سے لفظ اللہ پر حرف یاء داخل ہوسکتا ہے اور ایھا ، ایتھا پر بھی۔

ضابطه : حرف (یا) کبھی تنبیہ کے لیے بھی داخل کیا جاتا ہے اس وقت فعل اور حرف پر بھی داخل ہوجاتا ہے یالیت قومی یعلمون ، الایااسجدوا ۔

ضابطه : جب لفظ اللہ منادی ہو اس کی پانچ خصوصیات ہوتی ہیں۔

پهلی خصوصیت: اس پر حرف (یا) داخل ہوتا ہے۔

دوسری خصوصیت: ہمزہ قطعی ہوجاتا ہے۔

تیسری خصوصیت: حرف (یا) حذف کرکے اس کے عوض آخر میں کبھی میم مشدد لائی جاتی ہے جیسے اللھم ۔

چوتھی خصوصیت : حرف (یا) لفظ اللہ پر بلا فاصلہ ایھا کے داخل ہوتا ہے۔

پانچویں خصوصیت : لفظ اللہ کی ترخیم جائز نہیں مزید ضوابط کے لیے ضوابط نحویہ نداء کی بحث دیکھیں۔

﴿ یانوح انه لیس من اهلک ﴾

ترکیب : ''یا'' حرف نداء قائم مقام ادعوا ادعو فعل ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلا فاعل نوح منادی مبنی برعلامت رفع منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ ان حرف مشابہ بالفعل ناصب اسم رافع خبرہ ضمیر منصوب متصل منصوب محلا اسم لیس فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا اسم من جار اھل مجرور بالکسر لفظا مضاف ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت کے ثابت صیغہ صفت ضمیر درو مستتر فاعل صیغہ صفت اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر برائے ان۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جواب نداء۔

یوسف اعرض عن ھذا

ترکیب : یوسف منادی (برائے یا حرف نداء محذوف کے لیے) مبنی بر علامت رفع منصوب محلا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ جیسے حرف ندا قائم مقام ادعو فاعل ضمیر در و مستتر محلا مرفوع فاعل فعل بمعہ فاعل و مفعول لہ جملہ فعلیہ ندائیہ اعرض صیغہ امر ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل عن جار ھذا مجرور بالکسر محلا مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔

جاءنی القوم الا زیداً

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف جاء فعل نون وقایہ ی ضمیر متکلم مفعول بہ مقدم القوم مرفوع بالضمہ لفظا مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء زیدا منصوب محلا مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ مثالہ ہے یا مفعول بہ ہے فعل مقدر کا جو کہ اعنی ہے یا مفعول مطلق ہے مثلت فعل مقدر کا۔

امثلہ

واو کی مثال جیسے : سرت والطریق ان سائر و الیل ۔

الا کی مثال جیسے: فلولا كانت قرية امنت فنعها ایمانها الا قوم یونس الا بمعنی لکن ہے خبر محذوف ہے لکن قوم یونس نفعها ايمانها ۔

یا کی مثال جیسے: یا بنی لا تشرك بالله ، يا لله للمسلمين منادی مستغاث پر لام جارہ مفتوحہ آتی ہے جو ادعو استغیث مقدر کی تقویت کرتی ہے اسکا مدخول مفعول بہ ہوتا ہے اور اسکے بعد مستغاث لہ ہوتا ہے اس پر بھی لام جارہ آتی ہے لیکن وہ مکسور ہوتی ہے تاکہ فرق رہ جائے اور یہ متعلق ہوتی ہے ادعو یا استغیث فعل مقدر کے۔

ایا کی مثال جیسے : ایاسعید صل ۔

هیا کی مثال جیسے : هیا سید القوم اقض ۔

ای کی مثال جیسے : ای اخی فخلیلی ۔

همزه کی مثال جیسے : اٰمی قنارا ۔

اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ

{ النوع الخامس }

ان ولن پس کی اذن این چار حرف معتبر

نصب مستقبل کنند این جمله دائم اقتضا ۔

اس پانچویں نوع میں فقط چار عوامل ہیں جن کا نام حروف نواصب ہے ① اَنْ ② لن ③ کی ④ اذن ۔

عمل: انکا عمل یہ ہے کہ یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکو نصب دیتے ہیں اس باب میں سے اصل اَنْ ہے اسی وجہ سے یہ لفظوں میں ہو یا مقدر ہو عمل کرتا ہے اور اس کا ناصب ہونا اس لئے ہے کہ یہ مشابہ ہے ان مخففہ من المثقلہ کے ساتھ باقی حروف نواصب اس پر محمول ہیں۔

فائدہ : اَنْ کی چند قسمیں ہیں ① مخففہ جیسے علم ان سیکون ② شرطیہ جیسے لایجرمنکم شنأن قوم ان صدو اکم ③ نافیہ جیسے ان یؤتی احد مثل ماأو تیتم ۔ ④ تفسیریہ جیسے نادیناہ ان یاابراھیم ، یرید الله ان یخفف عنکم ۔

ضابطہ: لن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے معمول کا معمول اس پر مقدم کیا جا سکتا ہے۔

ضابطہ: کی دو قسمیں ہیں ① کی اسمیہ: یہ مخفف ہوتی ہے کیف سے جیسے کی تجنحوا اصل میں کیف تجنحون ۔ ② **کی جارہ** یہ ما استفہامیہ اور ما مصدریہ اور ان مصدریہ پر داخل ہوتا ہے۔

﴿یریدون ان یخرجوا من النار﴾

ترکیب : یریدون فعل مضارع مرفوع بالواو لفظاً واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل ان مصدریہ

ناصبہ یخرجوا فعل مضارع منصوب بحذف نون واو ضمیر مرفوع محلا فاعل من حرف جار النار مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یخرجوا کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

﴿مثل اذن تدخل الجنة فی جواب من قال اسلمت﴾

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف اذن ناصبہ تدخل الجنة جملہ فعلیہ خبریہ ذوالحال فی جار جواب مضاف من موصول قال فعل بفاعل جملہ فعلیہ ہو کر قول اسلمت فعل بفاعل مقولہ قول اپنے مقولہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ جواب کے لیے مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر حال ہوا ذوالحال کے لیے ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مثل) مضاف کے لیے مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کے لیے جو کہ (مثالہ) ہے۔

﴿لن یدخل الجنة من کان فی قلبه کبر﴾

ترکیب : لن حرف ناصب یدخل فعل مضارع منصوب بالفتحہ لفظاً الجنة منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ مقدم من موصولہ کان فعل ناقصہ رافع اسم ناصب خبر فی جارہ قلب مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثابتاً کے ہو کر خبر مقدم کبر مرفوع بالضمہ لفظاً اسم مؤخر کان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ موصول صلہ سے مل کر مرفوع محلا فاعل فعل اپنے مفعول بہ مقدم و فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الا تنزل بنا فتصیب خیراً﴾

ترکیب : الا حرف عرض تنزل فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً ضمیر در و مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل باحرف جارہ نا ضمیر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا تنزل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ عرض فا سببیہ ان ناصبہ مقدرہ تصیب فعل مضارع منصوب

بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل خیر منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب عرض۔

﴿ان تصوموا خیر لکم﴾

ترکیب : ان ناصبہ مصدریہ تصوموا فعل مضارع منصوب بحذف نون واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مبتداء خیر مرفوع بالضمہ لفظاً صیغہ اسم تفصیل ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلاً فاعل لام جارہ کم ضمیر مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق خیر کے خیر صیغہ صفت اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿اسلمت کی) ادخل الجنة﴾

ترکیب :(اسلمت) فعل بفاعل (کی) حرف ناصبہ برائے سببیت (ادخل) فعل مضارع منصوب بالفتحہ لفظاً ضمیر درو مستتر معبر بہ (انا) مرفوع محلاً فاعل (الجنة) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔

ان کی مثال: ان تصوم خیر لکم وحسبوا ان لاتکون فتنة ۔

لن کی مثال: الا وان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقھا ۔

اذن کی مثال: واذن لا یلبثوا فاذالا یوتوا ۔

اذن واللہ نرمیھم بحرب
یشیب الطفل من المشیب

کی کی مثال: لکیلا تاسوا ۔

{ النوع السادس }

ان و لم لما و لام امر لائے نہی نیز

پنج حرف ایں جازم فعلند ہر یک بے دغا

اس چھٹے نوع میں پانچ عوامل کا بیان ہے جنکا نام حروف جازمہ ہے ۔

عمل: انکا عمل یہ ہے کہ یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر اسکو جزم دیتے ہیں۔

اور یہ دو قسم پر ہیں۔

① ایک فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ چار ہیں لم ، لما ، لام امر ، لائے نہی

② جو دو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے وہ ایک ہے ان ۔

③ لام امر یہ مبنی بر کسر ہوتا ہے جیسے لیضرب اور اس کے شروع میں واو، فا، یا ثم آجائے تو فُعِل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے تو شہد کے قانون سے لام ساکن ہو جاتا ہے جیسے ثم لیقضو تفثھم لیوفوا نذورھم ۔

④ لائے نہی جیسے: لا تشرک باللّٰہ شئیا۔

⑤ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے: ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی۔

وجہ تسمیہ: کا معنی ہے علامت اور یہ بھی علامت وجود جزاء پر اور جزاء کا معنی ہے مرتب ہونا اور یہ شرط پر مرتب ہوتی ہے۔

ضابطہ : شرط اور جزاء کی چار صورتیں ہیں۔

① دونوں فعل مضارع ہوں تو جزم واجب جیسے: ان تضرب اضرب۔

② فقط شرط مضارع ہو تو شرط پر جزم واجب جیسے: ان تضرب ، ضربتک۔

③ فقط جزاء مضارع ہو تو جزم اور رفع جائز ہے جیسے: ان ضربت، اَضرِبُ، اَضرِبْ۔

④ دونوں ماضی ہو تو اس وقت جزم محلی ہوگا جیسے: ان ضربت ضربت۔

ضابطه: ہر وہ جزاء جس کا شرط بنا ممتنع ہو تو اس پر فا کا لانا واجب ہے اس کی چند صورتیں ہیں۔

① جزاء جملہ اسمیہ ہو من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، من يطلق لسانه بذم الناس فليس له واق من السنتهم۔

② خبر جملہ طلبیہ ہو یعنی امر یا نہی استفہام ہو جیسے: ان كنتم تحبون الله فاتبعونی۔

③ فعل جامد ہو جیسے: ان ترنی، انا اقل منك ما لا وولد، فعسى ربی ان يوتين خيرا من جنتك۔

④ ماضی مقرون بہ قد ہو جیسے: ان يسرق فقد سرق اخ له۔

⑤ مضارع مقرون بہ حرف تنفیس ہو جیسے: ان خفتم عيلة فسوف يغنيكم الله۔

⑥ مضارع منفی بلن ہو جیسے: من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه۔

⑦ ماضی منفی بہ ما ہو جیسے: فان توليتم فما سالتكم من اجر۔

اور دو صورتوں میں جائز ہے ① مضارع مثبت ہو جیسے: ان تضربنی اضربك، فاضربك۔

② مضارع منفی لا کے ساتھ ہو جیسے: ان تشتمنی فلا اضربك، لا اضربك

اور ایک صورت میں فاء کا لانا ناجائز ہے۔

① جزاء ماضی ہو بغیر (قد) کے جیسے: من دخله كان امنا۔

فائدہ: لما تین قسم پر ہے۔

پہلی قسم: لما عاملہ جازمہ جیسے لما يقض ما امره، لما يعلم الله۔

دوسری قسم: لما شرطیہ غیر عاملہ جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلا شرط دوسرا جزا ہوتا ہے لما کی شرط ہمیشہ فعل ماضی ہوتی ہے خواہ معناً ہو یا لفظاً۔

تیسری قسم: لما استثنائیہ یہ ان کے معنی میں ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ یہ ان نافیہ کے بعد آتا ہے جیسے ان كل نفس لما عليها حافظ (الایۃ)

فائدہ: لم اور لما میں چار فرق ہیں۔

پہلا فرق: لم پر حرف شرط داخل ہوتا ہے جبکہ لما پر نہیں جیسے وان لم تفعل فما بلغت

رسالتہ (الاہم)

دوسرا فرق : لما کے بعد فعل کا حذف کرنا درست ہے جبکہ لم کے بعد جائز نہیں جیسے قاربت المدینۃ ولما۔

تیسرا فرق : لما کی نفی کی صورت میں ثبوت کی توقع ہوتی ہے جبکہ لم میں نہیں ہوتی جیسے لما یضرب زید ابھی تک نہیں مارا زید نے۔

تیسرا فرق : لم، لما اور ما نافیہ تینوں زمانہ ماضی کی نفی کرنے میں مشترک ہیں لیکن تینوں میں فرق یہ ہے وہ یہ کہ لما کے نفی کرنے میں استغراق ہوتا ہے زمانہ تکلم تک لم مطلق نفی کرتا ہے ما زمانہ ماضی کو حال کے قریب کرتا ہے جیسے لما یضرب ، لم یضرب ، ما ضرب ۔

ضابطہ : لما شرطیہ اصل کے اعتبار سے ظرف ہے لیکن شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اس لیے ترکیب میں جواب لما کے لئے مفعول فیہ بنتا ہے۔

ضابطہ : اِنْ چار قسم پر ہیں ① اِن مخففہ من المثقلہ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی خبر پر لام تاکید مفتوح داخل ہوتا ہے اور یہ عموماً افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ افعال قلوب کے شروع میں آتا ہے جیسے وان کنت من قبلہ لمن الغا فلین وان نظنك لمن الكذ بین وان وجدنا اکثر ھم الفا سقین ۔

② ان نافیہ: اس کی علامت یہ ہے کہ اسکے بعد عموماً الا استثنائیہ ہوتی ہے یہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے ان الکفرون الا فی غرور، ان ھو الا ذکر للعالمین ، ان انتم الا تکذ بون ، ان بستم الا قلیلا ، ان اردنا الا الحسن ۔

③ ان زائدہ: اس کی علامت یہ ہے کہ یہ اکثر ما نافیہ کے بعد زائدہ ہوتا ہے جیسے ما ان زید قا ئم اور کبھی ما مصدریہ کے بعد زائدہ ہوتا ہے جیسے ان تنظر ما ان یجلس الامیر اور کبھی لما کے بعد بھی جیسے لما ان جلست جلست ۔

④ ان شرطیہ: اس کی علامت یہ ہے کہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ علامت ہوتا ہے دوسرے کی پہلے کو شرط دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

﴿ان تومنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم﴾

ترکیب : ان شرطیہ جازمہ تومنوا فعل مضارع مجزوم بحذف نون واو ضمیر مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ واو حرف عطف تتقوا فعل مضارع مجزوم بحذف نون فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فا جزائیہ لکم ظرف مستقر خبر مقدم اجر عظیم موصوف صفت مل کر مبتدا مؤخر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿اصلح عملک تدخل الجنۃ﴾

ترکیب : اصلح فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل عمل منصوب بالفتحہ لفظا مضاف ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ اصلح اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تدخل مضارع مجزوم بالسکون، ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل الجنۃ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول فیہ یا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب امر۔

مثال لما

﴿ولما یدخل الایمان فی قلوبکم﴾

ترکیب : لما حرف جازم یدخل فعل مضارع مجزوم بالسکون لفظا الایمان مرفوع بالضمہ لفظا فاعل فی حرف جار قلوب مجرور بالکسرہ مضاف کم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یدخل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مثال لانہی :

﴿لاتکفروا تدخل الجنۃ﴾

ترکیب : لا حرف جازم تکفروا فعل مضارع مجزوم بحذف نون واو ضمیر مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا تدخل مضارع مجزوم بالسکون ضمیر در و مستتر

معرب یہ انت مرفوع محلاً فاعل الجنۃ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول فیہ یا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب نہی۔

مثال لم ﴿اولئک لم یؤمنوا﴾

ترکیب : اولئك اسم اشارہ مرفوع محلاً مبتداء لم حرف جازم یؤمنوا فعل مضارع مجزوم بحذف نون واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال لام امر لینفق ذوسعة من سعته ، ولنحمل خطاياكم ۔

اللّٰھم لا تمتنی حتی ترینی علیا (الحدیث) ضوابط تو یر سے یاد کرلیں

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

{ النوع السابع }

من و ما مهما اى حيثما اذ ما متى
اينما انى نہ اسم جازم آید فعل را

اس ساتویں نوع میں نو عوامل کا بیان ہے جن کا نام اسماء شرطیہ جازمہ۔

عمل: جن کا عمل ان شرطیہ والا ہے یعنی دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں ایک کو شرط دوسرے کو جزاء فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

وجہ تسمیہ : شرط کو شرط اس لیے کہتے ہیں کہ شرط کا معنی ہے علامت چونکہ یہ بھی فعل ثانی کے وجود پر علامت ہوتی ہے اس لیے اس کو شرط کہا گیا ہے اور اجزاء کو جزا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ جزائے اعمال کے ساتھ مشابہ ہے جیسے عمل پر جزا مرتب ہوتی ہے اسی طرح فعل اول پر جزا مرتب ہوتی ہے اور اس کو جواب شرط بھی کہتے ہیں اسی لیے کہ یہ مشابہ ہے سوال کے جواب کا (ھمع)

فائدہ : ادوات شرط جازمہ گیارہ ہیں ① اِن یہ ام الباب ہے یعنی اصل شرطیہ جازمہ ہونا ان کے لیے ہے اور باقی اس ان کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے اسماء شرط بنتے ہیں اسی وجہ سے یہ مبنی ہیں

سوائے ای ؕ کے تو اصل الباب اِن ہو گیا پھر ان سب اسمائے شرطیہ کی چھ قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: جو محض شرط کے معنی پر دلالت کرے اور یہ دو ہیں ① ان ② اذما۔

فائدہ: اذما میں اختلاف ہے امام سیبویہ اور جمہور کے نزدیک حرف ہے اور بعض کے نزدیک یہ اسم ہیں۔

دوسری قسم: جو ذوی العقول پر دلالت کرے پھر معنی شرط کو متضمن ہو وہ من ہے۔

تیسری قسم: جو ذوی العقول پر دلالت کرے پھر معنی شرط کو متضمن ہو یہ دو ہیں ما اور مهما۔

چوتھی قسم: وہ اسماء جو زمانے پر دلالت کریں پھر معنی شرط کو متضمن ہوں یہ دو ہیں متی اور ایان۔

پانچویں قسم جو مکان پر دلالت کریں پھر معنی شرط کو متضمن ہوں یہ تین ہیں ① این ② انی ③ حیث ما۔

چھٹی قسم: جو اقسام اربعہ سابقہ کے درمیان متردد ہو وہ ایک ہے ای اگر اس کا مدار مضاف الیہ پر ہے اگر ذوی العقول کی طرف مضاف ہو تو من کے باب سے ہے جیسے ایھم یقم اقم اور اگر غیر ذوی العقول کی طرف ہے تو باب ما سے ہوگا جیسے ای الرواب ترکب ارکب اگر ظرف زمان کی طرف مضاف ہو تو باب متی سے ہوگا جیسے ای یوم تصم اصم اور اگر ظرف مکان کی طرف مضاف ہے تو پھر باب این سے ہوگا جیسے این مکان تجلس اجلس (شرح شذوذ الذھب صفحہ ۳۰۹)

{ مَن کی اقسام }

① من شرطیہ اس کی علامت یہ ہے کہ یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اول کو شرط ثانی کو جزا کہتے ہیں پھر ترکیب میں کبھی مبتداء بنتا ہے کبھی مفعول بہ کبھی مجرور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے یا حرف جار کی وجہ سے۔

② من موصولہ اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ بمعنی الذی ہوتا ہے اگر من موصولہ ابتداء کلام میں ہے تو صلہ سے مل کر مبتدا ہوگا آگے خبر ہوگی جیسے فمنهم من يمشى على بطنه ، من موصولہ یمشی صلہ سے مل کر مبتدا مؤخر ہے ومن الناس من يقول من اپنے صلہ سے مل کر مبتداء مؤخر ہے اگر درمیان کلام میں ہے تو کبھی مرفوع ہو کر فاعل بنے گا جیسے جاء نی من فی الدار اور کبھی منصوب ہو کر مفعول ہوگا جیسے انك لاتهدى من احببت کبھی مجرور ہوتا ہے جیسے مررت بمن يقرء عندك۔

③ مَن استفہامیہ یہ استفہام کے معنی میں ہوتا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے اور یہ ابتداء کلام میں واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مبتداء بنتا ہے جیسے من ربك۔ من ذاالذى يقرض الله ، فمن ياتيكم بماء معين ، من اله غيرالله ، من ذاالذى يشفع کبھی اور من استفہامیہ محلا مجرور ہو کر خبر مقدم بنتا ہے جیسے لمن الملك اليوم ، قل لمن الارض۔

④ من موصوفہ یہ من موصولہ کے ساتھ ملتا جلتا ہے اکثر مقامات پر جہاں من موصولہ ہوتا ہے وہاں موصوفہ کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

⑤ من نافیہ اس کی نشانی یہ کہ اس کے بعد الا ہوتا ہے جیسے ومن يغفرالذنوب الاالله۔

⑥ من زائدہ یہ زیادہ تر اشعار میں استعمال ہوتا ہے۔

ضابطہ: مَن میں بسا اوقات چند احتمال ہوتے ہیں مَن شرطیہ بھی ہوسکتا ہے موصولہ وغیرہ بھی جیسے : من يكرمنى اكرمه اس من میں چار احتمال ہیں۔

① مَن شرطیہ اس صورت میں دونوں جملے مجزوم ہوں گے اول شرط اور ثانی جزاء۔

② مَن موصولہ اس صورت میں دونوں فعل مرفوع ہوں گے ترکیب اس طرح ہوگی من موصولہ یکرمنی جملہ صلہ موصول صلہ مل کر مبتداء اکرمہ خبر۔

③ مَن موصوفہ اس صورت میں بھی من موصولہ والی ترکیب ہوگی۔

④ من استفہامیہ اس صورت میں پہلا فعل مرفوع ہوگا دوسرا مجزوم جس کی ترکیب یہ ہوگی مَن استفہامیہ مبتداء یکرمنی خبر اور اکرمہ جواب استفہام ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس سے پہلے ان شرطیہ مقدر ہے۔

ضابطہ: متی یہ ظرف زمان کے لیے آتا ہے اور شرط کے معنی میں ہوتا ہے اس کی علامت یہ

ہے کہ اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں شرط و جزاء۔

کبھی متی یہ استفہام کے معنی میں آتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے اور متی استفہامیہ مبتداء ہوتا ہے اور مابعد خبر ہوتا ہے جیسے متی نصر اللہ۔ متی محلا مرفوع مبتداء نصر اللہ مرکب اضافی ہو کر خبر ہے۔

ضابطہ: ای اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر اگر شروع کلام میں ہو تو مبتداء بنتا ہے جیسے ایکم احسن عملا ، ایکم یاتینی بعرشها، ایما اهاب دبغ فقد طهر اگر درمیان کلام میں ہو تو عامل کے موافق اعراب آئے گا جیسے ایاماتدعوا ، ایما الاجلین قضیت، ایما مفعول فیہ ہے قضیت کے لیے مجرور کی مثالیں فبای حدیث بعده یؤمنون ، من ای شئی خلقه۔

ای منصوب ہونے کی صورت میں مضاف الیہ کے اعتبار سے ترکیب میں کوئی مفعول بنے گا اگر مضاف الیہ مصدر ہے تو ای مفعول مطلق بنے گا جیسے ای منقلب ینقلبون اگر مضاف الیہ ظرف ہے تو مفعول فیہ بنے گا جیسے ای وقت تقراء اقراء اگر مضاف الیہ ان دو کے علاوہ ہو تو مفعول بہ بنے گا جیسے ای شئی تطلب اطلب۔

ضابطہ ترکیب: من ، ما ، مهما ان کی تینوں کی ترکیب یہ ہوگی کہ اگر انکے مابعد میں فعل متعدی ہو اور عمل کی استعداد رکھتا ہو یعنی مفعول ذکر نہ ہو تو یہ مفعول بہ بنیں گے جیسے من تضرب اضرب اور اگر قابل عمل نہیں یعنی مفعول ذکر ہو یا فعل لازمی ہو تو ان دونوں صورتوں میں یہ مبتداء ہونگے ۔

ضابطہ: اور اکی خبر میں تین قول ہیں ① خبر صرف شرط ہے ② صرف جزاء ہے ③ دونوں ملکر ہیں۔

ای: یہ لازم الاضافت ہے یہ اپنے مضاف الیہ کے تابع ہوتا ہے اور اگر مضاف الیہ مصدر ہو تو پھر مابعد فعل کیلئے مفعول مطلق ہوگا خواہ فعل تام ہو یا قاصر مثال جیسے: ای ضربة ضربت اور اگر مضاف الیہ ظرف ہو تو یہ ما بعد فعل کے لیے مفعول فیہ ہوگا۔

اور اگر مضاف الیہ ان دونوں کے علاوہ تو پھر اس کے مابعد عمل کی استعداد ہو تو یہ مفعول بہ واقع ہوتا

ہے اور اگر قابل عمل نہیں تو یہ مبتداء واقع ہوتا ہے اور مابعد خبر ہوتا ہے۔

مجرور بالحرف الجار جیسے: بایهم اقتدیتم اهتدیتم اور بمن تاکل اکل۔

اذما حرف ہے اوران کا مرادف ہے، جس کے لئے کوئی اعرب نہیں۔

اور باقی اسماء جو ظرفیت کیلئے آتے ہیں اگر ان کے بعد فعل تام ہوتو یہ ان کیلئے مفعول فیہ ہونگے اگر فعل قاصر ہوتو اس کی خبر کو دیکھا جائے گا کہ وہ جامد ہے یا مشتق اگر مشتق ہوتو یہ ان کیلئے مفعول فیہ بنے گا اور اگر جامد ہو تو فعل قاصر کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے مجبوراً۔

(مزید "ضوابط نحویہ" دیکھئے)

من کی مثال : ﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾

ترکیب : من اسم شرط مرفوع محلا مبتداء یطع مجزوم بالسکون فعل ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل الرسول منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط فا جزائیہ قد حرف تحقیق اطاع فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل لفظ اسم جلالت منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزاء ہوئی شرط جزا مل کر خبر ہے مبتداء کی جملہ شرطیہ ہوا۔

ما کی مثال : ﴿ما تنفقوا من خیر فلانفسکم﴾

ترکیب : ما منصوب محلاً مفعول بہ مقدم تنفقوا فعل مجزوم بحذف نون فعل واو ضمیر مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ شرط فا جزائیہ لام جارہ انفس مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف کم مجرور محلا مضاف الیہ مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثبت یا ثابت کے خبر مقدم جس کا مبتداء ھو محذوف ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ جزاء شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ای کی مثال : ﴿مثل ایهم یضربنی اضربه﴾

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف ای مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف اسم از اسماء شرط مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی مبتداء یضربنی جملہ فعلیہ شرط اور اضربہ جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ خبر ہے ایھم کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مثل مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ (مثالہ) ہے۔

متی کی مثال : ﴿متی تعص اللہ تسود قلبک﴾

ترکیب : متی اسم شرط جازم منصوب محلا مفعول فیہ مقدم تعص فعل مضارع مجزوم بحذف بحرف علت ضمیر مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل لفظ اللہ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط تسود فعل مضارع معلوم مجزوم بہ سکون ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل قلب مرفوع بضمہ لفظاً مضاف ك ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

اینما کی مثال : ﴿اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً﴾

ترکیب : اینما اسم شرط جازم منصوب محلا مفعول فیہ مقدم تکونوا فعل تام فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف نون واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط یات فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف بحرف علت با حرف جار کم ضمیر مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یات کے لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

حیثما کی مثال : ﴿حیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ﴾

ترکیب : حیثما اسم شرط جازم منصوب محلا مفعول فیہ مقدم کنتم فعل تام تم ضمیر مرفوع محلا

فاعل فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔ فاء جزائیہ ولو فعل امر حاضر معلوم واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل وجوہ منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف کم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل مفعول فیہ فعل امر کے لیے شطرہ مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔ شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ۔

انی کی مثال : ﴿انی تکن اکن﴾

ترکیب : انی اسم شرط جازم منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم تکن فعل تام مضارع مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط اکن فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر بتاویل ھذا الترکیب مضاف الیہ مثل کے لیے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہے مبتداء محذوف کے لیے جو کہ مثاہ ہے۔

مہما کی مثال : ﴿مہماتذھب اذھب﴾

ترکیب : مہما اسم شرط جازم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم تذھب فعل مضارع مجزوم بالسکون۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط اذھب فعل مضارع مجزوم بالسکون۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء ،شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

اذما کی مثال: ﴿اذما تفعل افعل﴾

ترکیب : اذما حرف شرط جازم تفعل فعل مضارع مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط افعل فعل مضارع مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر معبر بہ انا مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ۔

{ امثلہ }

ان مثالوں کی ترکیب کریں۔

مثال من: من یفعل ذالك یلق اثاما۔ مثال ما: ما تفعلو من خیر یعلمه الله۔ مثال ای: ایا ما تدعوا فله الاسماء الحسنی۔ مثال اینما: اینما تکونوا یدرککم الموت۔ مثال مهما: تاتنا به من ایة لتسحرنا بها فما تحن لك بمومنین ۔ مثال حیثما: حیثما تقعد اقعد۔ مثال اذ ما: اذ ما تسافر اسافر۔ مثال متی : متی تذهب اذهب۔ مثال انی: انی تکتب اکتب۔

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

{ النوع الثامن }

ناصب اسم منکر نوع هشتم چار اسم
هست چون تمیز باشدآں منکر هر کجا
اولین لفظ عشر باشد مرکب بااحد
هم چنیں تاتسع و تسعین بر شمر ایں حکم را
باز ثانی کم چوں استفهام باشد نے خبر
ثالث ایشاں کاین رابع ایشاں کذا

عوامل سماعیہ کے آٹھویں نوع میں چار عوامل کا بیان ہے۔

عمل :ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اسم نکرہ پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں. جس کو تمیز کہتے ہیں۔

پہلا عامل : اسمائے عدد سے مراد گیارہ (احد عشر) سے ننانوے (تسع و تسعون) تک کا عدد ہے۔ یہ عدد اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے عدد کو کہتے ہیں اسم عدد مبہم ممیز اور بعد والے اسم کو کہتے ہیں ممیز یا تمیز جیسے رئیت احد عشر کو کبا۔ اس میں احد عشر کو اسم عدد مبہم ممیز اور کو کبا کو تمیز کہیں گے۔: ۔ فتم میقات ربه اربعین لیلة ، تسع و تسعون نعجة ۔

دوسرا عامل: کم استفہامیہ جیسے: کم رجلا لقیت۔

تیسرا عامل: کاین اس کی تمیز اکثر من کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے جیسے: و کاین من دابۃ لا تحمل رزقھا اور کبھی منصوب جیسے:

اطرحو الیاس بالرجا

فکای الما حم یسرہ بعد عسر

چوتھا عامل: کذا یہ بھی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ کبھی مکرر ہوتا ہے مع العطف اور بدون العطف جیسے: ملکت کذا و کذا درھما یہ کذا اول کی تمیز ہے اور دوسرا کذا تاکید ہے۔

ضابطہ: کبھی کذا پر ھا تنبیہ داخل ہو جاتی ہے اس وقت گنتی بیان کرنا مقصود نہیں ہوتی بلکہ کسی خاص کیفیت پر تنبیہ مقصود ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ھکذا تبعث یوم القیمۃ۔ جب کہ دائیں طرف ابوبکرؓ اور بائیں عمرؓ تھے۔

﴿ اسماء عدد ﴾

اس میں چند باتیں بیان ہونگی

① اسماء عدد کی تعریف: ما وضع لکمیۃ الشئی۔

② اصول عدد بارہ ہیں احد سے لے کر عشر تک اور عقود ثمانیہ عشرون سے تسعون تک مائۃ، الف ان سے عدد غیر متناہی مرکب، ہوتے ہیں۔

③ طریقہ استعمال واحد اثنان کی استعمال مطلقا موافق قیاس یعنی مذکر بغیر تاء اور مونث کی تاء کے ساتھ خواہ ترکیب میں ہو یا غیر ترکیب مع العطف ہو یا بدون العطف پھر ثلثہ سے ... تک مطلقا خلاف قیاس،

لفظ عشر ترکیب میں موافق قیاس اور غیر ترکیب یعنی حالت افراد میں خلاف قیاس۔

عقود ثمانیہ اور لفظ مائۃ الف تذکیر و تانیث کے لئے یکساں ہیں۔

طریقہ ترکیب احد عشر سے تسعۃ عشر تک حرف عطف مقدر ہوگا اور دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوں

کے مگر اثنا عشر پھر احدو عشرون سے حرف عطف کا ذکر ضروری ہے۔

ضابطہ : اگر مختلف اسماء عدد کو ذکر کرنا ہو تو الف کو مائۃ پر مائۃ کو آحاد پر پھر آحاد کو عشر پر مقدم کیا جائے گا جیسے: عندی الف و مائۃ و احدو اربعون دینارا۔

ضابطہ : واحد اور اثنان کی تو تمیز ہی نہیں بقیہ کی تمیز آتی ہے۔

اور اسماء عدد باعتبار تمیز کے تین قسم پر ہے۔

① عدد ادنی :ثلثۃ سے عشرہ تک اس کی تمیز جمع مجرور آتی ہے جیسے :ثلثۃ رجال، ثلث نسوۃ

② عدد اوسط : احد عشر سے تسع و تسعون تک تمیز مفرد منصوب آتی ہے جیسے :احد عشر رجلا۔

③ **عدد اعلی** : لفظ مائۃ اور الف اور ان کے تثنیہ وجمع کی تمیز مفرد مجرور جیسے :مائۃ رجل، الف امراۃ ۔

ضمیر از عدد برہ نمط داں
از سہ تادہ ہمہ مجموع و مجرور
زیازدہ تا بصد ہمہ فرد ند و منصوب
ز صد بالا ہمہ فرد ند و مکسور

ضابطہ : اسم الفاعل من العدد دو قسم ہے۔

① ایک مفرد جیسے: ثانی ثانیۃ، ثالث ثالثۃ اس سے عدد کا اپنا حال بیان کرنا مراد ہوتا ہے جیسے :و الخامسۃ ان غضب اللّٰہ علیھا۔

② دوسرا مرکب پھر مرکب کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ اپنے مشتق منہ کے ساتھ استعمال ہوگا تو اس سے مراد مشتق منہ کا بعض ہوگا جیسے :ثانی اثنین، ان اللہ ثالث ثلاثۃ اور یا مشتق منہ سے سابق عدد کے ساتھ استعمال ہوگا اور اس میں تصییر کا معنی پایا جائے گا جیسے: جعل الاقل مساویا لما

فوقھجیسے: ثالث اثنین ای جاعل الاثنین ثلاثۃ۔

ضابطہ : اسم عدد اگر مفرد ہو تو باقی اسماء کی طرح اس کو معرف لایا جاسکتا ہے جیسے: الواحد، الاثنان اور مرکب عددی ہو تو پہلے جزء کو جیسے: الاحد عشر اور اگر مرکب اضافی ہو تو جزء ثانی کو جیسے: ثلاثۃ الاقلام اور اگر اضافت متعددہ ہو تو آخری جزء کو جیسے: خمس مائۃ الالف اور اگر عدد معطوف اور معطوف علیہ ہو تو دونوں اجزاء کو جیسے: الخمسۃ و الخمسون رجلاً۔

﴿ کم ﴾

کم دو قسم پر ہے، استفہامیہ، بمعنی ای عدد اور کم خبریہ بمعنی عدد کثیر انشاء تکثیر اور یہ دونوں تمیز کے مقتضی ہیں۔

کم استفہامیہ کا عمل: کم استفہامیہ تمیز مفرد کو نصب دیتا ہے جیسے: کم رجلا عندك اور اگر حرف جر داخل ہو جائے تو مجرور بھی ہو جاتا ہے جیسے: بکم درھما اشتریت لیکن نصب فصیح ہے اور کم خبریہ کی تمیز کم کی اضافت کی وجہ سے مفرد مجرور ہوتی جیسے کم مال انفقتہ اور کبھی جمع مجرور آتی ہے جیسے کم رجال لقیتہ۔

﴿ کم کا اعراب اور ترکیب ﴾

یہ محلا مرفوع اور منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

① **منصوب محلا**: اس فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو تو یہ کم منصوب محلا ہوگا ہمیشہ، پھر منصوب محلا ہونے کی صورت میں تین ترکیبیں ہیں یا تو مفعول بہ ہوگا یا مفعول فیہ ہوگا یا مفعول مطلق ہوگا جس کا مدار تمیز پر ہے۔

اگر تمیز ظرف ہو تو مفعول فیہ ہوگا جیسے کم یوما سرت و کم یوم صمت۔

اگر تمیز مصدر ہو تو مفعول مطلق ہوگا جیسے کم ضربۃ ضربت اور کم ضربۃ ضربت۔

اگر تمیز نہ ظرف ہو نہ اور مصدر ہو تو پھر مفعول بہ ہوگا جیسے کم رجلاً ضربت و کم غلام ملکت۔

② **مجرور محلا**: یہ مجرور محلا ہونے کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جب حرف جار موجود

ہو یا مضاف موجود ہو جیسے بکم رجلا مررت وعلی کم رجل حکمت مضاف کی مثال غلام کم رجلاً ضربت اور غلام کم رجل سلبت۔

④ **مرفوع محلا** : اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جب سابقہ دونوں امر مذکور نہ ہوں یعنی نہ مابعد والے فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو اور نہ ہی اس کم پر حرف جار اور مضاف داخل ہو تو اس وقت یہ مرفوع ہوگا پھر مرفوع ہونے کی صورت میں دو ترکیبیں ہیں ① مبتدا ② خبر اس کا مدار بھی تمیز پر ہے کہ اگر تمیز ظرف نہیں تو کم مرفوع محلا مبتدا جیسے کم رجلا اخوك و کم رجلا ضربته اور اگر تمیز ظرف ہوں تو یہ مرفوع محلا خبر ہوگی جیسے کم یوما سفرك و کم شهر صومی۔

کہ کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز پر من کا داخل کرنا بھی درست ہے جیسے کم من رجل لقیته بمعنی کتنی آدمیوں سے تیری ملاقات ہوئی اور کم خبریہ کی مثال کم من مال انفقته میں نے بہت مال خرچ کیا ہے اب دونوں میں فرق قرینے کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

ضابطہ : کاین میں چند اور لغات بھی ہیں۔

ہست کاء مثل فاض نیز کیء ہمچو بیع

پس کأ ہمچو عم کئی کخطبی ایے فتا

ضابطہ : کذا کی تین اقسام ہیں ① جار مجرور ② کذا کنایہ از غیر عدد جیسے: یقال للعبد یوم القیمه اتذکر یوما کذا و کذا و فعلت کذا و کذا (الحدیث) ان صورتوں میں تمیز کا تقاضا نہیں کرتا ہے ③ کذا کنایہ از عدد جیسے اس وقت تمیز کا مقتضی ہوتا ہے۔

ضابطہ : کذا اور کاین ہمیشہ خبریہ ہوتے ہیں۔

ضابطہ : کم کی دو قسمیں ہیں ① استفہامیہ ② خبریہ، ستفہامیہ بمعنی ای عدد تمیز اس کی مفرد منصوب ہوتی ہے اور خبریہ بمعنی کثر اس کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور ہوتی ہے۔

ضابطہ : کم استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز میں من داخل کرنا جائز ہے جیسے: کم من مال انفقته اگر کم اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کا فاصلہ ہو تو من کا داخل کرنا واجب ہے جیسے: کم

اھلکنا من قریۃ۔

ضابطہ : قرینہ موجود ہو تو اس کی تمیز کا حذف بھی جائز ہے جیسے: کم مالك کم ضربت اصل میں کم دینار امالك ، کم ضربة ضربت۔

ضابطہ : کذا کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: مرکب جو کاف حرف جار اور اسم اشارہ سے مرکب ہوتا ہے یہ تمیز کا تقاضا نہیں کرتا اور اس کے شروع میں کبھی کبھی ھا تنبیہ داخل ہو جاتی ہے جیسے ھکذا نبعث یوم القیامۃ (حدیث) اس کی ترکیب یہ ہوگی کذا جار مجرور ملکر ماقبل کے متعلق ہوگا یا مابعد کے۔

دوسری قسم: مفرد کنایہ از غیر عدد جیسے یقال للعبد یوم القیامۃ اتذکر یوم کذا وکذا وفعلت فیہ کذا و کذا۔ کہ تجھے فلاں اور فلاں دن یاد ہے جس میں تو نے فلاں اور فلاں کام کیا تھا اس صورت میں بھی تمیز کا تقاضا نہیں کرتا اور ہمیشہ مفعول بہ بنتا ہے۔

تیسری قسم: مفرد کنایہ از عدد۔

اس صورت میں یہ اسماء عدد میں سے ہوگا اور اپنے مابعد نکرہ کو تمیز ہونے کی بنا پر نصب دے گا اس صورت میں تمیز کا تقاضا کرتا ہے اور تمیز کو نصب دیتا ہے ممیز تمیز ملکر ہمیشہ مفعول بہ بنتا ہے جیسے: قبضت کذا وکذا درھماً

{ النوع التاسع }

نه بود اسماء افعال کزاں شش ناصبند

دونک بله علی حیهل باشد و ها

پس روید باز رافع اسم را هیهات داں

باز شتان است سرعان یاد غیر این بیتها

عوامل سماعی کے اس نوع میں نو عوامل کا بیان ہے جن کا نام اسماء افعال ہیں اور یہ ہیں تو اسم لیکن عمل اور معنی فعل والا دیتے ہیں اس لئے ان کو اسماء افعال کہا جاتا ہے۔

فائدہ: اسمائے افعال کی وضع مقصود اختصار حاصل کرنا ہے جس طرح روید مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ وجمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے بخلاف امهل کے۔

ضابطہ: ان کے لئے چار احکام ہیں:۔

پھلا حکم: یہ مضاف واقع نہیں ہوتے روید زید یہ مصدر ہے اسم فعل نہیں۔

دوسرا حکم: ان کا معمول مقدم نہیں ہوتا لہذا انفسکم علیکم کہنا غلط ہوگا لیکن امام کسائی کے نزدیک جائز ہے دلیل میں یہ پیش کرتے ہیں۔ کتاب الله علیکم۔

تیسرا حکم: ان کے جواب میں مضارع منصوب نہیں ہوگا، مجزوم ہوگا۔

چوتھا حکم: ان میں سے منون نکرہ اور غیر منون معرفہ ہیں۔

ضابطہ: ھا میں کئی لغات ہیں ① ھا، ھاء ا، ھاء وا، ھاء ی، ھاء ا، ھئن۔

② ھاءِ بکسر ہمزہ ھاءِ، ھاء یا، ھاء و، ھاء یا، ھاء یا، ھئن۔

③ تاء کے ساتھ ھات، ھاتیا، ھاتو۔

④ ہمزہ مفتوحہ اور تثنیہ وجمع میں میم کا اضافہ کرکے ھا، ھاء ما، ھاء م، ھاء من۔

{ اسماء افعال بمعنی ماضی کی تراکیب }

رويد کی مثال : **﴿مثل روید زیدا﴾**

: **ترکیب** : مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف روید اسم فعل ناصب بمعنی امہل انت ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل زیدا منصوب بالفتحہ لفظاً اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ۔

بلہ کی مثال : **﴿مثل بلہ زیدا﴾**

: **ترکیب** : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف بلہ اسم فعل بمعنی دع ، انت ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل زیدا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا لفظ مثل کے لیے الخ۔

دونك کی مثال : **﴿مثل دونک زیدا﴾**

: **ترکیب** : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف دونك اسم فعل ناصب بمعنی دع ، انت ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل زیدا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

عليك کی مثال : **﴿مثل علیک زیدا ای الزم زیدا﴾**

: **ترکیب** : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف عليك اسم فعل ناصب بمعنی الزم ، انت ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل زیدا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسَّر ای حرف تفسیر الزم فعل امر حاضر انت ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل زیدا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر مفسِّر مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کے لیے الخ۔

حيهل کی مثال : **﴿مثل حیّھل الصلوۃ﴾**

: **ترکیب** : مثل مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف حيّهل اسم فعل ناصب بمعنی ایت ، انت ضمیر

درو مستتر مرفوع محلا فاعل الصلوۃ منصوب بالفتحہ لفظا مفعول اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ۔

ھا کی مثال : **﴿مثل ھا زیدا ای خذ زیدا﴾**

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ھا اسم فعل ناصب بمعنی خذ ، انت ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل زیدا منصوب بالفتحہ لفظا مفعول اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ۔

ھیہات کی مثال : **﴿مثل ھیہات زید﴾**

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ھیہات اسم فعل رافع بمعنی بعد ، زید مرفوع لفظا فاعل اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ۔

سرعان کی مثال : **﴿مثل سرعان زید﴾**

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف سرعان اسم فعل رافع بمعنی بعد ، زید مرفوع لفظا فاعل اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ۔

شتان کی مثال : **﴿شتان زید و عمرو﴾**

ترکیب : مثل مرفوع بالضمہ لفظا مضاف شتان اسم فعل رافع بمعنی افترق ، زید مرفوع لفظا معطوف علیہ عمرو مرفوع لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

امثلہ: ھیہات ھیہات لما توعدون ، علیکم انفسکم و ی کانہ لا یفلح الکافرون ، حتی علی الصلوۃ، ھاء م اقرؤا کتابیہ ، امین رب العالمین، الیکم ایھا المشرکون۔

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

{ النوع العاشر }

نوع عاشر سیزدہ فعلند کا یشان ناقصند
رافع اسمند ناصب در خبر چوں ما ولا
کان صار اصبح امسی اضحی ظل بات
ما فتی ما دام ما انفک لیس باشد از قفا

اس دسویں نوع میں افعال ناقصہ کا بیان ہے۔

عمل : ان کا عمل رافع اسم ناصب خبر ہے۔

ضابطہ : ان افعال کی طرح ان کے مشتقات بھی عمل کرتے ہیں (مزید تفصیل تنویر میں دیکھئے)

وجہ تسمیہ: افعال ناقصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ محض فاعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے بلکہ تمامیت کلام میں منصوب کے ذکر کے محتاج رہتے ہیں لہذا ان افعال میں نقصان پایا جاتا ہے جیسے: کان زید قائما جس کے معنی ہیں زید قائم تھا بدون ذکر قائما ایک ناقص کلام ہے جس پر سامع کو کوئی اطمینان بخش خبر نہ ملنے کے باعث خاموش رہنے کا موقعہ نہیں وہ لامحالہ پوچھے گا کہ تھا زید، کیا تھا؟ قائم تھا؟ قاعد تھا؟ راکب تھا؟ کیا ہے؟ غرض بدون ذکر خبر سامع کا تردد زائل نہیں ہوسکتا بخلاف جاء زید، قام عمرو وغیرہ کے کہ ان میں سامع کے لیے ایک مکمل اطلاع موجود ہے۔

ضابطہ : ان تمام افعال کی اخبار ان کے اسماء پر مقدم ہوسکتی ہیں جیسے: کان قائما زید۔

ضابطہ : جن افعال کی ابتداء میں لفظ ما نہیں ان کی اخبار کو ان افعال پر مقدم کرنا جائز ہے

ضابطہ : جن افعال کی ابتداء میں لفظ ما ہوتا ہے ان افعال پر ان کی اخبار کو مقدم کرنا ناجائز ہے مثلاً اس طرح کہنا قائماً ما زال زیدٌ ناجائز ہوگا۔

ضابطہ : لیس کی خبر کی تقدیم میں اختلاف ہے اما سیبویہ کے ہاں ناجائز ہے اور اکثر

بصریین کے ہاں جائز ہے۔

ضابطہ : ان افعال کے اسماء کو ان پر مقدم کرنا نا جائز ہے۔

ضابطہ : افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں:

افعال ناقصہ باعتبار شرط عمل کے تین قسمیں ہیں

پہلی قسم: بلا شرط عمل کرتے ہیں یہ نو ہیں ① کان ② صار ③ ظل ④ بات ⑤ اصبح ⑥ اضحیٰ ⑦ امسی ⑧ لیس۔

دوسری قسم: چار فعل مازال ماانفک مابرح مافتی ان کے عمل کے لیے شرط یہ کہ ان سے پہلے نفی یا نہی یا دعاء ہو لا زلت بخیر (زال بشرط یہ کہ اس کا مضارع یزال ہو یزول یا یزیل نہ ہو یعنی باب نصر یا باب ضرب سے نہ ہو)۔

نفی میں تعمیم ہے کہ حرف نفی مذکور ہو یا مقدر جیسے

تالله تفتأ تذكر يوسف ، اى لاتفتأ۔

صاحِ شمّر ، ولاتزال ذاكر المو ـتِ فنسيانُه ضلالٌ مبينٌ

دوسری تعمیم یہ کہ حرف نفی ہو یا فعل ہو جیسے لستَ تبرح مجتهدا۔

تیسری قسم: مادام اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ ہو یہ ما مصدریہ ظرفیہ اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر کے ماقبل کے جملے کیلئے ظرف واقع ہوتی ہے جیسے اجلس ما دام زيد جالسا۔

ضابطہ : جب زال باب فتح سے ہو تو یہ فعل ناقص ہوگا اور جب زال یزول یا یزیل سے ہو یعنی باب نصر یا باب ضرب سے ہو تو فعل تام ہوگا۔

ترکیب مادام: مادام اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ مادام کے اسم وخبر کا مضمون جملہ نکال کر مادام کو بمعنی مدۃ دوام یا وقت دوام کر کے مضمون جملہ کی طرف مضاف کر دیا جائے گا پھر یہ مرکب اضافی ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنے گا جیسے

اجلس مادام زید جالسا عبارت اس طرح بن جائے گی اجلس مدة دوام جلوس زید۔

(مزید ضوابط نحویہ میں دیکھیے)

کان کی مثال : ﴿مثل کان زید قائماً﴾

ترکیب : مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں مثل مرفوع لفظاً مضاف کان فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر زید مرفوع بالضمہ لفظاً اسم قائماً صیغہ صفت معتمد بر اسم یعمل عمل فعلہ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے زید مرفوع محلا فاعل صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے کان کی کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ الخ۔

کان کی مثال : ﴿ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین﴾

ترکیب : ان حرف شرط لم جازمہ تغفر مجزوم بالسکون فعل ضمیر درو مستتر معبر بانت مرفوع محلا فاعل لنا ظرف لغو متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ ترحم فعل مجزوم بالسکون ضمیر درو مستتر معبر بانت فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔ لنکونن فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر ضمیر درو مستتر معبر بانحن مرفوع محلا اسم من الخاسرین ظرف مستقر خبر فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

صار کی مثال : ﴿نحو صار زید من بلد الی بلد﴾

ترکیب : نحو کی وہی دو ترکیبیں ہیں نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف صار فعل تام زید مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل من بلد ظرف لغو متعلق اول ہے صار کے الی بلد متعلق ثانی ہے اور صار فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ۔

اصبح کی مثال : ﴿نحو اصبح زید غنیاً﴾

ترکیب : نحو کی وہی دو ترکیبیں ہیں نحو مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف اصبح فعل از افعال

ناقصہ رافع اسم ناصب خبر زید مرفوع بالضمہ لفظا اسم غنیاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے نحو مضاف کا۔

﴿ونحو اضحی زید حاکماً﴾

اس کی ترکیب بعینہ نحو اصبح زید غنیاً کی طرح ہے اور اسی طرح ونحو امسی زید قاریاً کی بھی یہی ترکیب ہے۔

﴿نحو ظل زید کاتباً﴾ ﴿بات زید نائماً﴾

اس ترکیب کو بھی ماقبل پر قیاس کریں۔

﴿مثل ظل الصبی بالغاً﴾

ترکیب : ظل فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر الصبی مرفوع بالضمہ لفظاً اسم بالغاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر جملہ فعلیہ خبریہ۔

(بات الشاب شیخاً)

اس ترکیب کو بھی ماقبل پر قیاس کریں۔

مادام کی مثال : ﴿اجلس مادام زید جالساً﴾

ترکیب : اجلس صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل ما ظرفیہ دام فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر زید اسم جالساً خبر مادام اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ظرف مفعول فیہ ہے اجلس کے لیے اجلس فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ۔

﴿وزید قائم مادام عمرو قائماً﴾

زید قائم جملہ اسمیہ خبریہ ہے اور مادام عمرو قائماً یہ مفعول فیہ ہے قائم کے لیے۔

ماانفک کی مثال : ﴿ماانفک القاضی عادلاً فی حکمہ﴾

ترکیب : ماانفک فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر القاضی مرفوع بالضمہ تقدیراً اسم عادلاً

منصوب بالفتحہ لفظاً صیغہ اسم فاعل ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل فی حکمہ ظرف لغو متعلق عادلاً صیغہ صفت کے صیغہ صفت کا اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر ماانفك اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مازال کی مثال : ﴿مازال الحر شديداً منذ شهر﴾

ترکیب : مازال فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر الحر مرفوع بالضمہ لفظاً اسم شدیداً منصوب بالضمہ لفظاً صیغہ صفت کا ضمیر درو مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل منذ شهر ظرف لغو متعلق شدیداً کے صیغہ صفت کا اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر مازال اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿لو كان اللسان محفوظاً لم يكن القلب محزوناً﴾

ترکیب : لو حرف شرط غیر عاملہ کان فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر اللسان مرفوع بالضمہ لفظاً اسم محفوظاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط لم جازمہ یکن مجزوم بالسکون فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر القلب مرفوع بالضمہ لفظاً اسم محزوناً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا ہوئی شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ

امثلہ: كان الله عليما حكيما، لا يزالون مختلفين، يبيتون لربهم سجدا و قياما ، واوصانی بالصلوة و الزكوة ما دمت حيا، لن ابرح الارض، اصبحو نادمين، ليسو سوآءً من اهل الكتاب ، ما انفك القاضی ، عاد لا ، ططلت اعناقهم لها خاضعين ۔

الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله

❀ الله ❀ الله ❀ الله ❀ الله

❀ الله ❀

{ النوع الحادی عشر }

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقصند
ہست آں کاد کرب اوشک دیگر عسی

اس نوع میں افعال مقاربہ کا بیان ہے جو کہ چار ہیں ان کا عمل افعال ناقصہ والا ہے لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

فائدہ : افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں ① افعال مقاربہ ② افعال الرجاء ③ افعال الشروع۔

افعال مقاربہ : وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ فاعل کے لیے خبر کا حاصل ہونا قریب ہے۔ یہ کل تین افعال ہیں کاد، کرب، اوشک۔

افعال الرجاء : وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ فاعل کے لیے خبر کے حاصل ہونے کی امید ہے یہ بھی تین فعل ہیں۔ عسی۔ حری۔ اخلولق ان میں سے عسی کثیر الاستعمال ہے۔

افعال الشروع : وہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ فاعل خبر میں شروع ہو چکا ہے اس کے لیے یہ فعل ہیں جعل۔ اخذ۔ طفق۔ انشاء۔ علق ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر ان کے ہوتی ہے ان کے ساتھ جائز نہیں ہے جیسے جعل زید یقرء طفق ابوبکر یمشی۔ وانشأ عمرو یقول۔

ضابطہ : یہ افعال الرجاء انشاء ہیں باقی اخبار کے قبیل سے ہیں۔

ضابطہ : اگر افعال تامہ ہوں یعنی فاعل پر پورے ہو جائیں تو جملہ خبریہ ہوتے ہیں اور اگر ناقصہ ہوں تو جملہ انشائیہ ہوتے ہیں۔

فائدہ : ہاں پر یہ مثال عسی تامہ کی ہے لیکن اگر دوسری جگہ ایسی عبارت آ جائے تو تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی ترکیب : ان یخرج زید جملہ فعلیہ بتاویل مصدر فاعل عسی کا عسی اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب: ان یخرج اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر خبر مقدم اور زید اسم مؤخر عسی اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ انشائیہ ۔

تیسری ترکیب: عسی فعل از افعال مقاربہ ھو ضمیر درو مستتر اسم ان مصدریہ یخرج فعل زید فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر محلا منصوب خبر عسی اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ : اور کاد یکید از باب ضرب یضرب مثل باع یبیع یہ افعال مقاربہ سے نہیں ہے جیسے قرآن پاک میں ہے انھم یکیدون کیدا۔

کاد کی مثال :

﴿ماکادو یفعلون﴾

: **ترکیب** :ما نافیہ کادو فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر واو ضمیر بارز مرفوع محلا اسم یفعلون فعل مضارع مرفوع باثبات نون واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ منصوب محلا خبر۔ فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عسی کی مثال : **﴿عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً﴾**

: **ترکیب** :عسی فعل مقاربہ تامہ ان ناصبہ مصدریہ یبعث فعل مضارع منصوب بالفتحہ لفظاً ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ رب مرفوع بالضمہ لفظا مضاف ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل مؤخر مقاماً موصوف محموداً صفت موصوف صفت سے مل کر حال یبعث فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر فاعل ہوا عسی کا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اوشك کی مثال : **﴿اوشک زید ان یجئی او یجئی﴾**

: **ترکیب** : اوشك فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر زید مرفوع بالضمہ لفظا اسم ان یجئی جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ او حرف عاطفہ یجئی معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہے فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

کرب کی مثال : ﴿نحو کرب زید یخرج﴾

ترکیب : نحو کی وہی دو ترکیبیں ہیں کرب فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر زید مرفوع بالضمہ لفظاً اسم یخرج جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر کرب فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

امثلہ: عسی اللّٰہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم منهم مودۃ۔

یکاد البرق یخطف ابصارھم ، یوشك ان یاتینی رسول ربه فاجیب۔

ضابطہ : عسی ان یخرج زید اس جیسی امثلہ کی تین ترکیبیں

① عسی فعل تام ان یخرج زید بتاویل مصدر فاعل عسی کا۔

② ان یخرج جملہ فعلیہ خبر مقدم زید مبتداء مؤخر پھر جملہ اسمیہ فاعل عسی کا۔

③ عسی فعل مقارب ضمیر اسم جملہ خبر۔

اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ

{ النوع الثانی عشر }

عوامل سماعیہ کے اس بارہویں نوع میں کل سات عامل ہیں جن کا نام افعال قلوب ہے

افعال قلوب: قلوب قلب کی جمع ہے بمعنی دل چونکہ ان افعال کے معانی کا تعلق دل سے ہے ظاہری اعضاء سے نہیں ہے اس لیے ان کو افعال قلوب کہتے ہیں افعال قلوب کل سات ہیں تین یقین کے لیے ہیں علمت، رئیت، وجدت تین شک کے لیے ہیں حسبت، ظننت، خلت ایک مشترک ہے وہ زعمت ہے ان کو افعال یقین وشک بھی کہا جاتا ہے۔

عمل : یہ مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جیسے علمت زیداً فاضلاً ، رئیت سعیداً کاتباً ، وجدت خالداً امیناً۔

ضابطہ : اگر علم بمعنی رای بمعنی ابصر ، ظن بمعنی اتهم ، و حدت بمعنی اصبت ہوں تو ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتے ہیں۔

ضابطہ : افعال قلوب کے لئے تین احکام ہیں (تنویر)

ضابطہ : افعال تصییر بھی یہی عمل کرتے ہیں جو یہ ہیں:

جعل صیر رد تخذ ہم و ہب

ہم چون قلب این فعل تحویل اندریں میموں لقا۔

﴿لاتحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظلمون﴾

ترکیب : لا ناہیہ جازمہ تحسبن فعل مضارع معلوم ضمیر درو مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل اللہ منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول غافلاً صیغہ صفت عن حرف جار ما موصولہ یعمل فعل مضارع معلوم ضمیر درو مستتر معبر بہو مرفوع محلا فاعل الظالمون صیغہ صفت درو ضمیر مستتر معبر بھم مرفوع محلا فاعل صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق غافلاً کے صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً﴾

ترکیب : واو عاطفہ رائیت فعل بفاعل الناس منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال افواجاً منصوب بالفتحہ لفظاً حال ذوالحال حال مل کر مفعول اول یدخلون فعل مضارع مرفوع باثبات نون واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل فی جار دین مجرور بالکسر لفظاً مضاف لفظ اللہ مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق یدخلون کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول ثانی رائیت کے لیے رائیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ظنوا المؤمنین خیراً﴾

ترکیب : ظنو فعل واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل المومنین منصوب بالیاء لفظاً مفعول اول

خیراً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿اتخذالله ابراهيم خليلاً﴾

ترکیب : اتخذ فعل لفظ الله مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ابراهیم منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول خلیلاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم﴾

ترکیب : یری فعل مضارع مرفوع بالضمہ تقدیراً ھم ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ اول مقدم اعمال منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف ھم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی حسرات مجرور بالکسر لفظاً مفعول ثالث علی حرف جار ھم مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق کے ساتھ فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

امثلہ : انی لا ظنك ی فرعون مثبورا، ووجدوا ما عملوا حاضرا، فان علمتموهن مومنات، انهم يرونه بعيدا۔

زعمتني شيخا و لست بشيخ

انما الشيخ من يدب دبيبا

اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ

❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ ❁ اللّٰہ

❁ اللّٰہ ❁

{ النوع الثالث عشر }

اس نوع میں چار عوامل کا بیان ہے ① نعم ② بئس ③ ساء ④ حبذا جنکا نام افعال مدح ذم ہے جو کسی کی تعریف یا برائی کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں اور یہ چار ہیں۔

فعل مدح دو ہیں ① نعم ② حبذا۔ فعل ذم بھی دو ہیں ① بئس ② ساء۔

عمل: ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں اور فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی تعریف یا مذمت کرنا مقصود ہوتا ہے اگر فعل مدح کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں اگر فعل ذم کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

ضابطہ : یہ چاروں افعال غیر متصرف ہیں ماضی معلوم کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں یہ معنی مصدر یہ اور زمانہ سے خالی ہو کر انشاء والے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

ضابطہ : نعم الرجل زید کی چار ترکیبیں ہیں۔

① نعم فعل الرجل فاعل جملہ انشائیہ خبر تھی زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

② نعم فعل الرجل مبین زید عطف بیان۔

③ نعم الرجل جملہ انشائیہ اور زید خبر مبتداء اور خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

④ زید مبتداء محذوف الخبر زید ممدوح حبذا کی بھی چار ترکیبیں ہیں۔

ضابطہ : اگر جملہ کی ایک جزء انشاء ہو تو جملہ انشائیہ ہوگا۔

ضابطہ : رب افعال مقاربہ، افعال مدح وذم، کم استفہامیہ جملہ انشائیہ ہوتے ہیں اگر افعال مقاربہ تامہ ہوں تو جملہ خبریہ ہوتے ہیں۔

ضابطہ : مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کرنا جائز ہے نعم المولیٰ و نعم فنعما ھی یہ اصل میں نعم ما تھا شہد والا قانون پر ادغام اس کی دو ترکیبیں ہیں ① ما بمعنی الشئی فاعل ② نعم میں ضمیر مبہم ضمیر ما بمعنی شیئا تمیز ممیز تمیز فاعل، ھی دونوں صورتوں میں مخصوص بالمدح۔

نِعْمَ کا فاعل تین طرح کا ہوتا ہے۔

① معرف باللام جیسے نعم الرجل زید۔ نعم المولی و نعم النصیر۔

② مضاف ہو معرف باللام کی طرف جیسے نعم صاحب الرجل زید۔ ولنعم دار المتقین۔

③ کبھی نِعْمَ کا فاعل اس کے اندر ضمیر مستتر ہوتی ہے جو مبہم ممیز ہوتی ہے اس کے بعد نکرہ منصوب اس کی تمیز بنتا ہے جیسے نعم رجلا زید کیسا اچھا مرد ہے یعنی زید نِعْمَ فعل اس میں ھو ضمیر مبہم ممیز رجلا تمیز ممیز تمیز مل کر فاعل فعل فاعل مل کر خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر پھر یہ جملہ انشائیہ ہوگا۔

﴿نعم الرجل زید﴾

اس کی چار ترکیبیں ہیں

پہلی ترکیب: نعم صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم فعل از افعال مدح رافع الرجل مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

دوسری ترکیب: نعم فعل از افعال مدح الرجل مرفوع بالضمہ لفظاً مبین زید مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح عطف بیان۔

تیسری ترکیب: نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ ھو ہے۔

چوتھی ترکیب: نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ زید مخصوص بالمدح مبتداء ہے جس کے لیے خبر ممدوح محذوف ہے۔

﴿نعم رجلاً زید﴾

ترکیب: نعم فعل مدح ضمیر درو مستتر مبہم ممیز ناصب رجلاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر فاعل نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر مبتداء خبر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿نعم العبد﴾

: **ترکیب:** مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں نعم فعل مدح العبد فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم ایوب مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہے۔

﴿مثل بئس الرجل زید﴾

: **ترکیب:** بئس فعل از افعال ذم الرجل فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم زید مخصوص بالذم مبتداء مؤخر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہے۔

﴿مثل حبذا زید﴾

: **ترکیب:** مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں حبذا فعل از افعال مدح رافع ذا مرفوع محلا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہے۔

﴿مثل حبذا رجلاً زید﴾

: **ترکیب:** حب فعل مدح ذا ممیز رجلاً تمیز ممیز تمیز ملکر فاعل، فعل فاعل مل کر خبر مقدم ہے اور زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر ہے مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ۔۔

(حبذا راکباً زید) حب فعل مدح ذا ذوالحال راکباً حال ہے ذوالحال حال مل کر فاعل ہے فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم ہے اور زید مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔

اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ

❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ

❁ اللہ ❁

عوامل قیاسیہ

بحث فعل

عوامل قیاسیہ میں سے پہلا عامل فعل ہےاور تمام افعال عامل ہوتے ہیں سوائے تین افعال کے جن کے بعد ما کافہ آجائے جیسے طالما، قلما، کثرما تو ملغی عن العمل ہوجاتے ہیں اس طرح کان زائدہ بھی غیر عامل ہےاور اسی طرح جو افعال تاکید واقع ہوں جیسے قام قام زید اس میں عامل اول ہے۔

فائدہ : فعل ہر حال میں عمل کرتا ہے خواہ ثلاثی ہو رباعی مجرد، مزید، معروف، مجہول، مثبت، منفی، متصرف، غیر متصرف، لازم متعدی، ماضی، مضارع، امر، نہی ہو نیز اس کے عمل کرنے کے لیے کوئی شرائط نہیں نہ کسی چیز پر اعتماد نہ زمانہ۔

فائدہ : فعل کی دو قسمیں ہیں ① لازم ② متعدی۔

فعل لازم: وہ ہے جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے اس کو مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو جیسے قام زید زید کھڑا ہوا۔

فعل متعدی: وہ ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اس کو مفعول بہ کی ضرورت ہو۔

پھر فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں۔

① متعدی بیک مفعول ضرب زید عمروا ② متعدی بدو مفعول جیسے وجدت خالداً امیناً

③ متعدی بسہ مفعول جیسے اعلم اللہ زیداً عمرواً فاضلاً۔

فائدہ : فعل لازم اور متعدی میں صرف یہی فرق ہے کہ لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا متعدی کا ہوتا ہے باقی مفاعیل (مفعول مطلق مفعول فیہ وغیرہ) اور حال، تمیز، مستثنی جس طرح متعدی کے ہوتے ہیں اسی طرح لازمی کے بھی ہوتے ہیں۔

بحث مصدر

فائدہ : بصرین کا یہ مذہب ہے کہ مصدر اصل ہےاور فعل فرع مصنفؒ نے بصریین اور کوفیین کی جانب سے ایک ایک دلیل پیش کر دی ہے۔

بصریین کی دلیل: کا خلاصہ یہ ہے کہ بلحاظ افادہ معنی، مصدر کو تو فعل کی کوئی حاجت نہیں پڑتی القتل کے معنی کشتن سمجھے جاتے ہیں لیکن فعل کی یہ شان نہیں یعنی جب تک اس کے ساتھ اسم یعنی فاعل کا ذکر نہ ہو، وہ کلام غیر مفید رہتی ہے کیونکہ ضرب میں تین چیزیں ہیں۔

① معنی مصدری ② اس حدث اور معنی مصدری کا کسی فاعل کے ساتھ قیام مثلاً زید۔

③ تیسری چیز زمانہ پس فعل کو تو فاعل کی احتیاجی ہوئی اور ظاہر ہے کہ فاعل اسم ہے تو فعل اسم کا محتاج ہوا اور مصدر افادیت میں فعل کا محتاج نہیں اور یہ بات واضح ہے کہ محتاج الیہ اصل ہوتا ہے اور محتاج فرع لہٰذا مصدر اصل ہوا اور فعل فرع۔

کوفیین: یعنی مبرد، فراء، کسائی، ثعلب وغیرہ کا یہ قول ہے کہ فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔

کوفیین کی دلیل: کہ معاملہ ہے اشتقاق کا ہے یعنی مصدر فعل سے مشتق ہے یا فعل مصدر سے؟ اور اشتقاق امور لفظیہ میں سے ہے اور مصادر کی صحت اور تعلیل کا مدار فعل پر رکھا گیا ہے کہ فعل میں تعلیل ہوئی تو مصدر میں بھی ہوئی اور فعل میں نہیں ہوئی تو مصدر میں بھی نہیں ہوئی جیسے قیاما مصدر میں تعلیل ہوئی ہے اس لئے کہ اس کی ماضی قام میں تعلیل ہوئی اور قاوم میں چونکہ تعلیل نہیں ہوئی تھی تو اس کے مصدر قواما میں بھی تعلیل نہیں ہوئی جیسے لہٰذا یہ واضح ہوا کہ اصالت کی قابل فعل ہے۔ جس کی تصحیح اور اعلال کا اثر مصدر پر پڑتا ہے نہ کہ مصدر کا اثر فعل پر جیسے اخشیشان، مصدر میں تعلیل ہوئی کہ اصل میں اخشوشان تھا مگر فعل وہی اخشوشن رہا رمیا مصدر میں تصحیح ہے مگر فعل رمیٰ میں اعلال ہو رہا ہے۔

الحاصل: یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ باب اعلال میں اصل فعل ہے نہ کہ مصدر تو باب تصحیح میں بھی فعل ہی اصل ہونا چاہئے۔

اعمال مصدر کی سات شرائط ہیں

① مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو۔

② مکبر ہو مصغر نہ ہو۔

③اس میں مرۃ ایک بار کا معنی نہ ہو۔

④اس میں زمانہ حال نہ ہو۔

⑤مصدر معرف باللام نہ ہو۔

⑥مصدر مفعول مطلق نہ ہو۔

⑦مصدر اپنے معمول سے مؤخر نہ ہو فوائد رفیعہ ص ۱۰۵۔

جب یہ تمام شرطیں پائی جائیں گی تو پھر مصدر اپنے فعل جیسے عمل کرے گا اگر لازمی باب کا مصدر ہے تو صرف فاعل کو رفع دے گا اگر فعل متعدی کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا۔

ضابطہ : مصدر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اگر لازمی ہے تو فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے اگر متعدی ہے تو کبھی فاعل کی طرف اور کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

ضابطہ : مصدر متعدی کی باعتبار اضافت الی الفاعل یا الی المفعول پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

① مصدر مضاف ہو فاعل کی طرف اور بعد میں مفعول مذکور ہو جیسے اعجبنی ضرب زید عمروا۔

② مصدر مضاف ہو فاعل کی طرف اور بعد میں مفعول محذوف ہو جیسے عجبت من ضرب زید آگے ایاہ مفعول بہ محذوف ہے۔

③ مصدر مضاف ہو مفعول کی طرف اور بعد میں فاعل مذکور ہو جیسے عجبت من ضرب اللص الجلاد ، اللص مفعول مقدم اور الجلاد فاعل مؤخر ہے۔

④ مصدر مضاف ہو مفعول کی طرف اور بعد میں فاعل محذوف ہو جیسے لایسئم الانسان من دعاء الخیر ، الخیر مفعول ہے فاعل محذوف ہے کہ اصل میں من دعاءہ الخیر تھا۔

⑤ مصدر فعل مجہول کے معنی میں ہو کر نائب فاعل کی طرف مضاف ہو رہا ہو جیسے عجبت من ضرب زید تعجب کیا میں نے زید کے مارے جانے سے اب یہاں زید کو لفظاً مجرور اور معنی نائب فاعل کہیں گے۔

مصدر کی ترکیب کا طریقہ: اگر مصدر مضاف الی الفاعل ہے تو مضاف الیہ کو لفظاً یا تقدیراً یا محلاً مجرور کہیں گیا ور معنیٰ فاعل کہیں گے اگر مضاف الی المفعول ہو تو لفظاً یا تقدیراً یا محلاً مجرور

اور معنی مفعول بہ کہیں گے جیسے باتخاذ کم العجل میں کم ضمیر کو محلا مجرور مضاف الیہ اور معنی مرفوع فاعل کہیں گے۔

قاعدہ : مصدر کے فاعل کو حذف کرنا جائز مگر مستتر کرنا ناجائز ہے۔

قاعدہ : مصدر کبھی کبھار معرف باللام کی صورت میں بھی عمل کرتا ہے۔

قاعدہ : سوائے مفاعلہ کے جس مصدر کی ابتداء میں میم زائدہ ہو تو وہ مصدر میمی کہا جائے گا بشرطیکہ 'فا' حرف اصلی کے مقابلہ میں نہ ہو۔

قاعدہ : مصدر میمی بھی مصدر ہی کی طرح عمل کرتا ہے اگر چہ اس پر اسم مصدر کا اطلاق مجازا کیا جاتا ہے۔

مصدر اور اسم مصدر کے درمیان فرق

قاعدہ : اسم مصدر میں فعل کے تمام الفاظ نہیں پائے جاتے نہ لفظا اور نہ تقدیرا اور نہ اس کے عوض میں کوئی حرف ہو اور نہ مشتق منہ بن سکتا ہے پس عدۃ اسم مصدر نہیں کیونکہ اس کے آخر میں جو تاء ہے وہ وعد کے واؤ کے عوض میں آئی ہے۔

قاعدہ : مصدر اپنے ماقبل میں عمل نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ ماقبل ظرف ہو تو پھر مصدر اس میں عمل کر سکتا ہے جیسے: فلما بلغ معه السعی یہاں پر لفظ 'معه' 'السعی' کے لئے معمول ہے جو کہ مصدر ہے۔

قاعدہ : مصدر میمی اور اسم مکان و زمان وزن کے اعتبار سے برابر ہوتے ہیں لیکن قرینہ سے فرق کیا جائے گا جیسے: ان الشیطان یجری فی الاقس مجری الدم (الحدیث) لفظ 'مجری' مصدر میمی بھی ہو سکتا ہے اور اسم نکالنا یا زمان بھی ہو سکتا ہے۔

﴿نحو قوله تعالی لایسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائه الخیر﴾

: **ترکیب**: نحو مرفوع بالضمہ لفظا مضاف قوله تعالی حسب ترکیب مذکور قول لایسام فعل الانسان فاعل من دعاء الخیر جار مجرور مل کر مفسَّر ای حرف تفسیر من حرف جار دعاء مجرور لفظا مصدر متعدی مضاف ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ فاعل الخیر منصوب لفظا مفعول بہ مصدر مضاف

اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر مفسَّر مفسِّر اپنی تفسیر سے مل کر متعلق ہے لابسام کے اور یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔

﴿ اعجبنی ضرب زید عمراً ﴾

ترکیب: اعجب فعل ماضی معلوم نون وقایہ یا ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم ضرب مصدر متعدی مضاف زید مجرور لفظاً مضاف الیہ فاعل عمراً منصوب لفظاً مفعول بہ مصدر اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر فاعل ہوا اعجب کا اعجب فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ عجبت من ضرب زید ﴾

ترکیب: عجبت فعل بفاعل من حرف جار ضرب مصدر مضاف زید مضاف الیہ فاعل مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہے عجبت کے عجبت فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ عجبت من ضرب زید ﴾

ترکیب: عجبت فعل بفاعل من حرف جار ضرب مصدر مجهول مضاف زید نائب فاعل مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہے عجبت کے عجبت فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ عجبت من ضرب اللص الجلاد ﴾

ترکیب: من حرف جار ضرب مصدر متعدی مضاف اللص مجرور لفظاً مضاف الیہ مفعول بہ الجلاد مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل مصدر اپنے مضاف الیہ مفعول اور فاعل سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہے عجبت کے جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ بحث اسم فاعل ﴾

اسم فاعل کی تعریف: وہ اسم مشتق ہے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث کے قائم ہو نہ بطور ثبوت کے۔

عمل: اسم فاعل اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے اگر لازمی ہے تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع مفعول کو نصب دیتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اسم فاعل دو قسم پر ہے

① مقرون بالام ② مجرد عن الام۔

مقرون باللام: کے عمل کے لئے کوئی شرط نہیں ہے بلکہ فعل کی طرح زمانہ ماضی، حال، استقبال اور تمام معمولات میں عمل کرتا ہے جیسے: جاء المعطی المساکین امس او الان او غدا۔

مجرد عن اللام: فاعل اسم ظاہر اور مفعو ل بہ کے علاوہ باقی تمام معمولات میں بلاشرط عمل کرتا ہے۔اسم فعل فاعل اسم ظاہر میں عمل کرنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔

① چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو ② اسم فاعل موصوف نہ ہو ③ تصغیر کا صیغہ نہ ہو۔

اور مفعول بہ میں عمل کے لیے دو شرطیں ہیں ① زمانہ حال یا استقبال ہو ② وہ چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو اور وہ چھ امور یہ ہیں۔

① مبتداء ہو جیسے: زید ؕ ائم ابوہ ـ

② موصوف ہو جیسے: هذا رجل مجتهد ابناء هٗ۔

③ موصول ہو جیسے: جاء نی القائم ابوهٗ ـ

④ ذوالحال ہو جیسے: جاء نی زید راکبا غلامه فرساً ـ

⑤ نفی ہو جیسے: قائم زید۔

⑥ استفہام ہو جیسے: اضارب زید عمراً۔

ضابطہ: اسم فاعل میں ضمیر متکلم مخاطب اور غائب میں سے مقام کے مناسب ہر طرح کی ضمیر مستتر ہو سکتی ہے۔

ضابطہ: اگر اسم فاعل سے ثبوت کا معنی مراد ہو تو وہ اسم فاعل صفت مشبہ جیسا عمل کرے گا کہ فاعل سببی کو رفع اور شبہ مفعول بہ کو نصب دے گا اگر معرفہ ہو۔اور اگر نکرہ ہو تو تمیز کی بنا پر نصب دے گا

یا بالاضافت جردے گا (شرح التصریح جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۰)

ضابطہ : اسم فاعل کبھی کبھی اسم مفعول کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے: فھو فی عیشۃ راضیۃ ای مرضیۃ۔

ضابطہ : اسم فاعل اگر معتل اللام ہو اور اضافت والف لام سے خالی ہو تو حالت رفع وجر میں لام محذوف ہوگا جیسے: و لکل قوم ھاد، الایۃ

قاعدہ : اسم فاعل کی اسناد اپنے فاعل کی طرف ناقص ہے لیکن اس وقت جب اس کا اعتماد نفی یا استفہام پر ہو جیسے: اقائم زید، تو پھر یہ اضافت ناقص نہیں رہے گی۔

قاعدہ : اسم فاعل جو مقترون باللام ہو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

مثل زید قائم ابوہ

ترکیب: مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں زید مبتداء قائم صیغہ صفت معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ ابو مرفوع بالواو لفظاً مضاف ہ ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہے قائم کا قائم اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتداء کی مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے الخ۔

مررت برجل ضارب ابنہ جاریۃ

ترکیب: مررت فعل بفاعل با حرف جار رجل موصوف ضارب اسم فاعل معتمد بر موصوف یعمل عمل فعلہ ابنہ مرکب اضافی فاعل جاریۃ مفعول بہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق ہے مررت کے مررت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مررت بزید راکباً ابوہ

ترکیب: مررت فعل بفاعل با حرف جار زید مجرور بالکسرہ لفظاً ذوالحال راکباً اسم فاعل معتمد بر ذوالحال یعمل عمل فعلہ ابوہ مرکب اضافی فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے ذوالحال کا ذوالحال حال مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہے مررت کے جملہ فعلیہ

خبریہ ہوکر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے ما قائم ابوہ ، ما حرف نفی غیر عاملہ قائم اسم فاعل معتمد برحرف نفی یعمل عمل فعلہ مبتداء ابوہ مرکب اضافی فاعل خبر ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اقائم زید حسب سابق ترکیب مذکور جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿مررت بزید ضارب عمرو امس﴾

ترکیب: مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں مررت فعل بفاعل با جارہ رجل موصوف ضارب اسم فاعل مضاف ضمیر درو مستتر فاعل عمر مضاف الیہ مفعول بہ امس مفعول فیہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہے مررت کے جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿الضارب عمراً الان﴾

ترکیب: ال بمعنی الذی اسم موصول ضارب اسم فاعل ضمیر درو مستتر مرفوع محلاً فاعل عمراً مفعول بہ الان معطوف علیہ امس معطوف اول غداً معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول فیہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ مل کر مبتداء ہو زید جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہے الضارب کی مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿اسم المبالغہ﴾

تعریف: اسم مبالغہ ہر وہ اسم ہے کہ مشتق ہو مصدر سے اور اس ذات کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کے ساتھ فعل کثرت وزیادتی کے ساتھ قائم ہو۔

قاعدہ : اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم مبالغہ عمل میں شرائط کے اعتبار سے برابر ہیں۔

قاعدہ : اسم مبالغہ کے تین اوزان زیادہ مشہور ہیں ① فعال : فعل لما یرید الایت

② مفعال ③ فعول جیسے: انہ لفرح فخور، ہو الرحمٰن الرحیم (الایۃ)

اللّٰہ ✿ اللّٰہ ✿ اللّٰہ ✿ اللّٰہ ✿ اللّٰہ ✿ اللّٰہ

﴿بحث اسم مفعول﴾

اسم مفعول کی تعریف: اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر معنی حدثی واقع ہو جیسے مضروب۔

فائدہ: اس کے احکامات اسم فاعل کی طرح ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ یہ فاعل کے بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

اگر ان دو شرطوں میں سے کوئی شرط نہ ہو اسم مفعول عمل نہیں کرے گا اور اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا۔

﴿مثل زید مضروب غلامه الان اوغداً﴾

ترکیب: مثل مضاف زید مبتداء مضروب اسم مفعول معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعله المجهول غلامه مرکب اضافی نائب فاعل الان معطوف علیه او حرف عاطفه غداً معطوف، معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر مفعول فیہ ہے مضروب کے لیے مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے المضروب غلامه اور دیگر امثلہ کی ترکیب کو ماقبل پر قیاس کریں۔

﴿بحث صفت مشبه﴾

صفت مشبه: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری ہمیشگی کے ساتھ قائم ہو جیسے حسن۔

ضابطه: صفت مشبہ کا اشتقاق فعل لازم سے ہوتا ہے: صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہوگی خواہ وہ اصل سے لازم ہو جیسے: باب کرم یکرم، یا بوقت اشتقاق اس کو لازم بنالیا گیا ہو چنانچہ رحیم کا اشتقاق، رحِم یرحَم سے کرنا ہے تو اول رحِم (بکسر عین) کو رحُم (بضم عین) کی طرف منتقل کیا پھر اس سے رحیم صفت مشبہ کو مشتق کیا براہ راست رحِم سے اشتقاق ہوتا، تو اس میں ثبوت کے معنی نہ پیدا ہوتیا ور اس کا ترجمہ صرف "مہربان" ہوتا مگر رحُم سے اشتقاق کے بعد؛ رحیم کے معنی میں ثبوت پر دلالت نکل آئی رحیم کون ہوگا؟ جس کی طبیعت میں رحم ہوگا اسی طرح

کریم وہ شخص ہوگا جس کی طبیعت میں جود، اور کرم داخل ہو وقتی طور پر رحم اور کرم کا ظہور رحیم اور کریم کے اطلاق کو جائز قرار نہیں دیتا۔

عمل: اس کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر معتمد ہو۔ دوسری شرط: صفت مشبہ مصغر کا صیغہ نہ ہو تیسری شرط موصوف بھی نہ ہو لیکن یہ شرائط اسم فاعل کی بحث میں بتا چکے ہیں فاعل اور شبہ مفعول میں عمل کرنے کے لئے ہیں ورنہ دیگر معمولات میں عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

یاد رکھیں! صفت مشبہ الف لام پر معتمد نہیں ہوتی کیونکہ الف لام بمعنی الذی صفت مشبہ پر داخل نہیں ہوتا۔

ضابطہ: حال و استقبال کی شرط نہیں اس لئے کہ صفت مشبہ میں دوام و استمرار والا معنی ہوتا ہے۔

ضابطہ: صفت مشبہ صرف لازمی باب سے آتی ہے اور فاعل کو رفع دیتی ہے مفعول کو نہیں چاہتی اگر اس کے بعد کوئی اسم منصوب آجائے اگر وہ نکرہ ہے تو اس کو تمیز بنائیں گے اگر معرفہ ہے تو اس کو مشابہ بالمفعول کہیں گے۔

﴿بحث مضاعف﴾

فائدہ: [illegible] یہ ی میں سے ایک مضاف ہے

وہ اسم ہے جس کی نسبت کی جائے کسی اور چیز کی [illegible] رف اول کو مضاف، ثانی کو مضاف الیہ کہتے ہیں اس کا عمل یہ ہے کہ یہ مضاف الیہ کو ہمیشہ جر دیتا ہے جیسے قلم سعید۔

فائدہ: اضافت کی دو قسمیں ہیں ① لفظیہ ② معنویہ۔

اضافت لفظیہ کی **تعریف**: کہ صیغہ صفت کا اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یعنی اضافت لفظی وہ ہے جس میں دو امر جمع ہوں ایک امر مضاف کی جانب میں کہ مضاف صیغہ صفت کا ہو اور دوسرا امر مضاف الیہ کی جانب میں کہ وہ مضاف الیہ معمول ہو صیغہ صفت کے لیے صیغہ صفت سے مراد تین چیزیں ہیں ① اسم فاعل ② اسم مفعول ③ صفت مشبہ بشرطیکہ زمانہ ماضی نہ ہو ورنہ

اضافت معنوی ہوگی اس لیے اسم فاعل اسم مفعول بمعنی ماضی عمل نہیں کرتے اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول ہے اور اضافت لفظیہ کا فائدہ فقط تخفیف ہے،

سوال: مالك يوم الدين معرفہ ہے اس لیے کہ معرفہ کی صفت بنایا گیا ہے اور جاعل الليل سكنا یہ نکرہ ہے حالانکہ دونوں میں ضیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہے۔

جواب: شارح کشاف نے یہ جواب دیا ہے دونوں مثالوں میں صیغہ صفت بمعنی استمرار ہے جس میں تینوں زمانے داخل ہوتے ہیں کبھی تو زمانہ ماضی کا اعتبار کر کے غیر عامل بنا کر معروفہ ہو جاتا ہے جیسے ملك يوم الدين اور کبھی حال واستقبال کا لحاظ کرتے ہوئے عامل بنا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے نکرہ رہتا ہے جیسے جاعل اليل سكنة جمہور نے یہ جواب دیا ہے۔

جواب: کہ ملك يوم الدين میں یوم مفعول فیہ ہے ظرف ہے لہذا یہ اضافت معنویہ ہوئی اور جاعل الیل میں الیل ظرف نہیں بلکہ مفعول بہ ہے لہذا یہ اضافت لفظیہ ہوئی۔

فائدہ: اضافت لفظیہ فقط تخفیف کا فائدہ دیتی ہے تعریف اور تخصیص کا نہیں لیکن ابن مالک کے نزدیک تخصیص کا فائدہ بھی دیتی ہے اس لیے کہ ضارب زيد اخص ہے ضارب سے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ سہو ہے اس لیے کہ ضارب زيد کا اصل ضارب زید ہے نہ کہ فقط ضارب اور یہ تخصیص جو حاصل ہوئی ہے یہ تو اضافت سے پہلے معمول سے حاصل ہوئی ہے۔(الھمع)

اضافت معنویہ کی تعریف: اضافت معنویہ وہ ہے جس میں غیر صیغہ صفت کا مضاف ہو اپنے معمول کی طرف۔ جسکی تین صورتیں ہیں۔

① مضاف صیغہ صفت کا نہ ہو جیسے غلام زید۔

② مضاف صیغہ صفت کا ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ جیسے کریم البلد۔

③ مضاف صیغہ صفت کا ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو لیکن زمانہ ماضی ہو جیسے: رب العالمين۔

لہذا مصدر اور اسم تفضیل کی اضافت معنوی ہے اس لیے کہ یہ دونوں اضافت سے معرفہ ہو جاتے

ہیں۔

الحاصل: اضافت معنویہ وہ ہے جس میں امور مذکورہ یا ایک امر مذکور نہ پایا جائے جیسے غلام زید دونوں امر منتفی ہے اور غلام زید میں امر اول منتفی ہے اور ضارب زید امس میں امر ثانی منتفی ہے۔

فائدہ: اضافت معنوی سے مضاف میں تعریف پیدا ہوتی ہے خواہ وہ اضافت بمعنی لام ہو یا بمعنی من اور فی ہو۔

مطلق اضافت، اور اسم تام کی اضافت میں فرق

اس میں اور سابقہ اضافت میں یہ فرق ہے کہ وہاں اسم مضاف اور اسم مضاف الیہ دو جدا جدا کلمے ہیں ایک کلمہ کے دو جزء نہیں برخلاف اسم تام کی اضافت والی صورت کے کہ اس میں مضاف الیہ خود اس کلمہ کا جزء بنا ہوا ہے اور وہ مرکب کلمہ واحدہ ہے، نہ دو کلمے۔

فائدہ: اضافت معنویہ تین قسم پر ہے ① لامی ② منی ③ فوی۔

① **اضافت لامیہ:** یہ اس وقت جب کہ مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہو اور نہ مضاف کیلئے ظرف ہو جیسے غلام زید اس میں لام حرف جر مقدر ہوتا ہے اصل میں غلام لزید۔

② **اضافت بیانیہ:** کہ مضاف الیہ مضاف کی جنس ہو، یعنی جس پر مضاف صادق آئے اس پر مضاف بھی صادق آئے جیسے خاتم فضۃ یہاں پر من بیانیہ مقدر ہوتی ہے اصل میں خاتم من فضۃ تھا اس کو اضافت بیانیہ بھی کہتے ہیں

③ **اضافت فویہ:** اضافت اس وقت ہوگی جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو عام ازیں کہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان جیسے: صلواۃ اللیل یہاں پر فی حرف جر مقدر ہوا کرتا ہے اسکو اضافت ظرفیہ بھی کہتے ہیں۔

﴿ بحث اسم تام ﴾

اسم تام: وہ اسم ہے جس کی اپنے مابعد کی طرف اضافت نہ ہو سکے جب تک وہ تام رہے۔

فائدہ: اسم تام پانچ چیزوں کے ساتھ تام ہوتا ہے اور اس کی اپنے بعد والے اسم کی طرف

اضافت نہیں ہوسکتی وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

① تنوین کے ساتھ خواہ تنوین مذکور ہو جیسے عندی رطل زیتا خواہ تنوین مقدر ہو جیسے عندی احد عشر رجلاً، زید اکثر منک مالاً۔

② نون تثنیہ کے ساتھ جیسے عندی منوان سمناً۔

③ نون جمع کے ساتھ جیسے قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً۔

④ مشابہ نون جمع کے ساتھ جیسے عندی عشرون درھماً۔

⑤ اضافت کے ساتھ جیسے علی التمرۃ مثلھا زبداً۔ عندی ملؤہ عسلاً۔

عمل: اسم تام کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے اور وہ اس کی تمیز بنتا ہے جیسے عندی رطل زیتاً۔

﴿عندی رطل زیتاً﴾

ترکیب: مثل کی وہی تین ترکیبیں ہیں عندی ظرف مستقر خبر مقدم ہے رطل اسم تام ممیز زیتاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ منوان مرفوع بالالف لفظاً ممیز سمناً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف علیہ واو عاطفہ عشرون مرفوع بالواو لفظاً اسم تام ممیز ناصب درھماً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف ثانی معطوف علیہ دونوں معطوفات سے ملکر مبتداء مؤخر مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔

﴿ولی ملؤہ عسلاً﴾

ترکیب: واو عاطفہ لی ظرف مستقر خبر مقدم ہے ملؤہ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم تام ممیز ناصب عسلاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر مبتداء مؤخر مبتداء مؤخر خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ بحث عامل معنویہ ﴾

مبتداء اور خبر کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے۔

پہلا مذہب: علامہ جار اللہ زمخشری کے نزدیک دونوں کا عامل معنوی ہے۔

دوسرا مذہب : سیبویہ کے نزدیک مبتداء کا عامل معنوی ہے اور خبر کا عامل مبتداء ہے

تیسرا مذہب : عند الکوفیین مبتداء عامل ہے خبر میں اور خبر عامل ہے مبتداء میں راجح مذہب سیبویہ کا ہے۔

اور مضارع کا حالت رفع میں کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے ۔

پہلا مذہب: کوفیین کے نزدیک خلو مضارع عامل معنوی ہے۔

دوسرا مذہب : عند البصریین وقوعہ موقع الاسم ہے۔

تیسرا مذہب : کسائی کے نزدیک حروف مضارعت حروف اتین ہیں۔

شبہ : بعض مواقع ایسے بھی ہیں جہاں مضارع اسم کی جگہ واقع نہیں ہو سکتا مثلا سین، اور سوف کے بعد، یا کاد کی خبر میں، یا اسم موصول کے بعد، یا جہاں فعل مضارع کا فاعل تثنیہ، یا جمع ہو کہ ان تمام صورتوں میں اسم کی گنجائش ہی نہیں مثلا سیضرب، سوف یضرب کی جگہ ضارب نہیں ہو سکتا کیونکہ سین، اور سوف فعل کی مخصوص علامتیں ہیں اور مثلاً یقوم الزیدان، یقوم الزیدون کی جگہ قائم ن الزیدان، قائم ن الزیدون کہنا درست نہیں کیونکہ اسم فاعل کا عمل بدون اعتماد اشیاء ستہ کے ممکن نہیں اور یہاں ان میں کی کوئی چیز مذکور نہیں۔

جواب: بعض لوگوں نے اس شبہ سے متاثر ہو کر جواباً یہ کہا کہ اگرچہ مواقع مذکورہ میں علت رفع موجود نہیں، مگر طرد اللباب (کہ مضارع کا اعراب جملہ ماقع میں یکسا حالت میں ہو، یعنی) رفع یہاں بھی قائم رکھا گیا۔

﴿مثل زید یعلم﴾

: **ترکیب**: مثل مضاف زید مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء یعلم جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہے مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہے مثل کے لیے الخ۔

﴿ بسم الله میں احتمالات ترکیبیہ ۲۱۵۴۴۴ ﴾

مقدمہ اول : فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغے پھر ثقیلہ چھتیس اور خفیفہ چوبیس کل ایک سو تیس پھر امر حاضر اور غائب بمعنی ثقیلہ و خفیفہ کل ۲۲۸۔

اور اسم فاعل کے اٹھارہ صیغے کل ۲۴۶ یہ بسم اللہ کے متعلق بن سکتے ہیں جب بسم اللہ کا متعلق محذوف افعال عام سے مانیں اور مقدم مانیں اور اگر مؤخر مانیں تو ۲۴۶ اور احتمال ہوں گے کل احتمالات ۴۹۲ اگر افعال خاصہ سے مقدر مانیں مقدم ومؤخر تو ۴۹۲ اور احتمالات ہوں گے کل ۹۸۴ ہوں گیا ور الحمد کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔

مقدمہ ثانیہ : باء کے بارے میں چار احتمال ہیں ① باء استعانت کما هو المختار عند الزمخشری صاحب الكشاف۔

② باء مصاحبت کما هو مختار القاضی البیضاوی ۹۸۴ یہاں بھی۔

③ باء زائدہ اسم الله مبتداء اور اس کی خبر محذوف افعال عام سے مبتدئی یا افعال خاصہ سے مقروئی۔

④ باء قسمیہ عند القرطبی پھر مادہ قسم سے اقسم فعل محذوف پھر مقدم مانیں یا مؤخر کل احتمال ۴۹۲ پھر اسم مادہ قسم سے اسم فاعل مقدر مانیں اسم فاعل باب افعال سے چھ صیغے پھر مقدم ومؤخر تو (۱۲) اب کل ۵۰۴۔

مقدمہ ثالثہ: الرحمٰن الرحیم میں باعتبار اعراب نو احتمال ہیں۔

① جرهما ② نصبهما ③ رفعهما ④ جر الاول نصب الثانی ⑤ جر الاول رفع الثانی ⑥ نصب الاول جر الثانی ⑦ نصب الاول رفع الثانی ⑧ رفع الاول جر الثانی ⑨ رفع الاول نصب الثانی۔

مقدمہ رابعہ : جب ایک موصوف خود واضح ہو اور اس کے بعد محض مدح کے لئے متعدد صفات لائی گئی ہوں تو ان صفات میں تین تراکیب کا احتمال ہوتا ہے۔

① اتباع جمیع یعنی تمام صفات موصوف کے تابع کر کے پڑھنا۔

② قطع جمیع یعنی تمام صفات صفتیت سے منقطع کر کے منصوب پڑھنا اعنی یا اخصُّ فعل محذوف کے مفعول ہونے کی وجہ سے یا مرفوع پڑھنا بنا بر خبریت محذوف المبتداء کے لئے۔

④ اتباع بعض وقطع بعض پہلی دوصورتیں بالاتفاق جائز ہیں اور تیسری عندالبعض مطلقا جائز ہے اور عندالجمہو راتباع بعض مقدم ہوتو جائز ورنہ نہیں۔

﴿تراکیب کی تفصیل﴾

پہلی صورت دونوں کومجرور پڑھاجائے

اس صورت میں کل (۱۹) انیس تراکیب ہیں۔

الرحمن مجرور ہونے میں تین احتمال ہیں۔

پہلا احتمال لفظ الرحمن میں: کہ الرحمن صفت ہولفظ اللہ کی الرحیم مجرور ہونے میں سات احتمال ہیں ① صفت اللہ کی ② عطف بیان اللہ سے ③ بدل لفظ اللہ سے ④ صفت ⑤ عطف ⑥ بدل ⑦ تاکید الرحمن سے یہ سات ترکیبیں ہوئیں۔

یادرکھیں! عندالبعض الرحمن علم ہے۔

دوسرا احتمال لفظ الرحمن میں: کہ لفظ الرحمن عطف بیان لفظ اللہ سے اب اس صورت الرحیم مجرور میں پانچ احتمال ہیں ① الرحیم ② بدل لفظ اللہ سے ③ صفت ④ بدل ⑤ تاکید لفظ الرحمن کی یہ پانچ ترکیبیں ہوئیں اور سات گذشتہ توکل (۱۲)۔

تیسرا احتمال لفظ الرحمن میں: کہ لفظ الرحمن بدل ہولفظ اللہ سے اس صورت میں الرحیم مجرور میں سابقہ سات احتمال جاری ہوتے ہیں تو سات ترکیبیں یہ ہوئیں اور (۱۲) گذشتہ توکل (۱۹) انیس تراکیب ہوئیں۔

دوسری صورت دونوں کومنصوب پڑھاجائے

الرحمن منصوب ہونے کی صورت میں تین احتمال ہیں۔

پہلا احتمال: الرحمن منصوب اعنی فعل محذوف کے لئے بطریق القطع صفت ہے لفظ اللہ کی اس صورت میں الرحیم منصوب میں پانچ احتمال ہیں ① صفت ② عطف بیان

④ بدل ⑤ تاکید لفظ الرحمن کی ⑤ اعنی ثانی کے ساتھ منصوب ہو کر بطریق القطع صفت ہے لفظ اللہ کی کل پانچ تراکیب ہوئیں۔

دوسرا احتمال: الرحمن منصوب ہو احص کے ساتھ بطریق القطع صفت ہے اللہ کی اس صورت میں بھی الرحیم منصوب میں وہی سابقہ پانچ احتمال ہیں تو یہ بھی پانچ تراکیب ہوئیں۔

تیسرا احتمال: الرحمن منصوب ہو امدح کے ساتھ بطریق القطع صفت ہو لفظ اللہ اور الرحیم میں پھر وہی پانچ احتمال کل پندرہ ترکیبیں ہوئیں۔

تیسری صورت دونوں کو مرفوع پڑھا جائے

الرحمن مرفوع ہو کر بطریق القطع خبر ہے مبتداء محذوف (ھو) کی جو جملہ بطریق القطع صفت ہے لفظ اللہ کی اور الرحیم مرفوع ہو کر صفت ہے یا عطف بیان ہے یا بدل ہے یا تاکید ہے لفظ الرحمن کی یا خبر ثانی ہے پہلے مبتداء محذوف کی یا خبر ہے مبتداء ثانی محذوف کی جو کہ ھو ہے کل چھ ترکیبیں ہوئیں۔

چوتھی صورت: الرحمن کو مجرور اور الرحیم کو منصوب پڑھا جائے

الرحمن مجرور میں وہی تین احتمال ہیں ① صفت ② عطف بیان ③ بدل۔

ہر صورت میں الرحیم منصوب میں تین احتمال ① منصوب باعنی ② منصوب بامدح ③ منصوب باخص جو بطریق القطع صفت ہے لفظ اللہ کی تو یہ نو احتمال ہوئے اس طرح یہی نو احتمال اور حاصل ہوں گے جب یہ الرحیم منصوب بطریق القطع صفت ہو الرحمن کی اس چوتھے احتمال میں آٹھارہ ترکیبیں حاصل ہوئیں۔

پانچویں صورت: الرحمن کو مجرور اور الرحیم کو مرفوع پڑھا جائے

الرحمن مجرور میں وہی تین احتمال ہیں ① صفت ② عطف بیان ③ بدل۔

ہر صورت میں الرحیم مرفوع بطریق القطع صفت الفظ اللہ کی یا الرحمن کی یہ چھ تراکیب ہوئیں۔

چھٹی صورت: الرحمن کو منصوب اورالرحیم کو مجرور پڑھا جائے

الرحمن منصوب باعنی یا بامدح یا باخص کے ساتھ ہو جو بطریق قطع صفت ہے لفظ اللہ کی اور ہر صورت میں الرحیم مجرور کی تین ترکیبیں ہوں گی ① صفت ② عطف بیان ③ بدل کل نو تراکیب ہوئیں۔

ساتویں صورت: الرحمن کو منصوب اورالرحیم کو مرفوع پڑھا جائے

الرحمن منصوب میں وہی تین اور الرحیم مرفوع بطریق قطع صفت لفظ اللہ یا الرحمن کی کل چھ ترکیبیں ہوئیں۔

آٹھویں صورت: الرحمن کو مرفوع اور الرحیم کو مجرور پڑھا جائے

الرحمن مرفوع بطریق القطع صفت لفظ اللہ کی اور الرحیم مجرور صفت یا عطف بیان یا بدل لفظ اللہ سے اس آٹھویں احتمال میں کل تین ترکیبیں حاصل ہوئیں۔

نویں صورت: الرحمن کو مرفوع اورالرحیم کو منصوب پڑھا جائے

الرحمن مرفوع بطریق القطع صفت لفظ اللہ کی اور الرحیم منصوب باعنی یا بامدح یا باخص جو بطریق القطع صفت اللہ کی یا لفظ الرحمن کی کل چھ ترکیبیں حاصل ہوئیں۔

اب الرحمن اور الرحیم سے نو احتمالات صحیحہ کو ملایا جائے تو کل اٹھاسی تراکیب صحیحہ حاصل ہو گئیں پھر متعلق میں ابتداءً دو احتمال ہیں ① فعل محذوف ② اسم محذوف ہو اسم کی تفصیل بعد میں ہوگی پہلے متعلق جو فعل ہے اس کی بحث ذکر کی جاتی ہے۔

بسم اللہ کا متعلق فعل ماضی ہوگا یا مضارع یا امر جیسے: شرعت یا أَشْرَعُ یا اِشْرَعْ، لیشرع پھر اس فعل کے متعلق میں باعتبار صیغوں کے وہی سابقہ دوسو اٹھائیس احتمال ہوگے یہ احتمال جب افعال عام مقدم محذوف مانیں اور مؤخر مانیں تو ۲۲۸ اور احتمالات حاصل ہوئے کل چار سو چھپن (۴۵۶) احتمالات حاصل ہوگئے۔

پھر افعال خاصہ کو متعلق محذوف مانا جائے جیسے: قرءت، اقرء، اقرء، لیقرء مقدم اور مؤخر ہونے کی صورت میں ۴۵۶ اور احتمالات ہوں گے کل نوسو بارہ (۹۱۲) احتمال حاصل ہوئے۔

پھر ان احتمالات متعلق میں سے ہر ہر احتمال پر الرحمن الرحیم میں اٹھاسی اٹھاسی تراکیب کے احتمالات ہوں گے اب نوسوبارہ کو اٹھاسی سے ضرب دیں گے تو کل احتمالات اور تراکیب اسی ہزار دو سو چھپن (۸۰۲۵۶) بن گئیں۔

یہ تراکیب اس وقت ہونگی جب کہ باء مصاحبت کی ہو۔

اور چونکہ باء استعانت کی بھی بن سکتی ہے تو اس سے بھی (۸۰۲۵۶) اور تراکیب حاصل ہوں گی اب کل تراکیب ایک لاکھ ساٹھ ہزار پانچ سو بارہ (۱۶۰۵۱۲) بن گئیں۔

اور یہ تراکیب باء مصاحبت اور استعانت کی صوت میں ہیں۔

پھر تیسرا قول باء میں باء زائدہ ہو اب اسم اللہ مبتداء اور خبر محذوف مبتدائی ہو یا افعال خاصہ سے خبر محذوف مانی جائے مقروئی دونوں صورتوں میں الرحمن الرحیم کی اٹھاسی اٹھاسی احتمال ہوں گے کل احتمالات ایک سو چھہتر ہوئے۔

اور یہ الحمد کے متعلق ہو تو الرحمن الرحیم کے وہی احتمالات ہوں گے ایک سو چھہتر اور تراکیب حاصل ہو جائیں گی۔

اب باء زائدہ والے اور الحمد کے متعلق والے احتمالات ایک سو چھہتر ایک سو چھہتر کو جمع کرنے سے تین سو باون نئی تراکیب حاصل جائیں گی۔

اور ان کو پہلے والی تراکیب سے ملانے سے کل تراکیب ایک لاکھ ساٹھ ہزار آٹھ سو چونسٹھ بن جاتی ہیں۔

اور پھر باء میں چوتھا قول باء قسمیہ کا ہے پھر مادہ قسم سے فعل محذوف مانا جائے تو فعل متعلق میں وہی (۲۲۸) احتمال ہوں گے پھر مؤخر ماننے کی صورت میں (۲۲۸) ہوں گے۔

اور مادہ قسم سے اسم فاعل محذوف مانا جائے تو مقدم مؤخر ہو کر چھ چھ احتمال نکلیں گے تو کل بارہ احتمال ہوں گے اب بارہ کو (۴۵۶) کیساتھ جمع کرنے سے (۴۶۸) تراکیب ہو جائیں گے پھر (۴۶۸) احتمالات متعلق میں سے ہر ہر احتمال متعلق پر الرحمن الرحیم کی اٹھاسی اٹھاسی تراکیب ہوں گی پھر (۴۶۸) کو اٹھاسی میں ضرب دینے سے (۴۱۱۸۴) اکتالیس ہزار ایک سو چراسی تراکیب ہوں گی۔

ان کو پھر پہلے والی تراکیب کے ساتھ جمع کرنے سے کل تراکیب دو لاکھ دو ہزار اڑتالیس حاصل ہوئی۔

اور پھر بسم اللہ کا متعلق اسم ہو مادہ قسم کے علاوہ تو اس میں دو احتمال ہیں یا تو وہ متعلق مصدر کے ہوگا یا اسم مشتق کے۔

اگر اسم مصدر کے ہو جیسے ابتدائی بسم اللہ یہ مبتداء ہوگا اور خبر ثابت محذوف ہوگی مقدم اور مؤخر اور الرحمن الرحیم کے اٹھاسی اٹھاسی احتمالات دونوں صورتوں میں ہونگے تو کل (۱۷۶) پھر افعال خاصہ سے محذوف مانا جائے قرأتی بسم اللہ حسن تو اس سے (۱۷۶) ایک سو چھہتر اور تراکیب ہوں گی ان کو جمع کیا جائے تو (۳۵۲) یہ تراکیب باء مصاحبت کی صورت میں اور باء استعانت سے (۳۵۲) اور تراکیب حاصل ہو جائیں گی۔

ان کو جمع کرنے سے (۷۰۴) تراکیب بنیں گی۔

اور پھر ان کو پہلی تراکیب کے ساتھ جمع کرنے سے کل تراکیب (۲۰۲۷۵۲)

اور بسم اللہ اسم مشتق کے متعلق ہو کر خبر ہو مبتداء محذوف کی اسم جامد کی اور اسم مشتق افعال عامہ سے جیسے ان شارع بسم اللہ پھر مقدم اور مؤخر۔

یا افعال خاصہ سے جیسے ان قاریٔ بسم اللہ۔

پھر اسم فاعل کے (۱۸) صیغے اور پھر (۳۵۲) کو ۱۸ سے ضرب دی جائے (۶۳۳۶) یہ احتمالات جب کہ باء مصاحبت کی ہو اور اگر باء استعانت ہو پھر (۶۳۳۶) احتمال ہوئے ان کو جمع کرنے سے (۱۲۶۷۲) اب ان تراکیب کو پہلی تراکیب کے ساتھ جمع کیا جائے کل تراکیب دو لاکھ پندرہ ہزار چار سو چوبیس (۲۱۵۴۲۴)۔

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

❀ اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ ❀

اللہ ❀ اللہ ❀ اللہ

❀ اللہ ❀

﴿ لا الہ الا اللہ کی گیارہ تراکیب ﴾

تراکیب سے پہلے مقدمہ جان لیں۔

پہلا مقدمہ: کلمہ الا دو قسم پر ہے ① الا استثنائیہ ② الا بمعنی غیر۔

الا استثنائیہ بالاتفاق حرف ہے اور مبنی علی السکون ہے لا محل لہ من الاعراب لیکن الا بمعنی غیر میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک حرف ہے جو مبنی علی السکون لا محل لہ من الاعراب ہے۔ اس لئے کہ اسمیت اور فعلیۃ اور حرفیۃ کی مدار اصل وضع پر ہے اور یہ اصل وضع میں حرف ہے اور بعض نحاۃ کے نزدیک اسم ہے لیکن اس کا اعراب بطریق عاریت اس کے مابعد میں جاری کیا گیا ہے جیسے: لو کان فیهما الهة الا الله میں۔

دوسرا مقدمہ: صرف الا صفت نہیں بن سکتا کیونکہ حرف ہے اور نہ ہی صرف لفظ اللہ صفت واقع ہو سکتا ہے اس لئے کہ یہ علم ہے۔

جمہور کے نزدیک مجموع الا اللہ صفت ہے الہ کی علی القول المشہور۔

عند البعض عطف بیان ہے۔

اور بعض نحاۃ کے مسلک پر ترکیب اس طرح ہوگی الا اسم بمعنی غیر مبنی علی السکون مرفوع محلا مضاف لفظ اللہ مجرور تقدیرا مضاف الیہ اور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرفوع محلا صفت ہے الہ کی یا عطف بیان علی قول البعض۔

﴿ تركيب الكلمة الطيبة ﴾

کلمہ طیبہ کی پانچ ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب: پر اعتراض ہے اس لئے کہ یا تو لا الہ الا اللہ موجود ہوگا یا لا الہ الا اللہ ممکن ہوگا اگر موجود نکالیں تو شائبہ امکان ہے اور اگر خبر ممکن نکال دیں تو پھر شائبہ حدث ہے۔

امام رازیؒ نے کہا کہ عبد اللہ قائم مقام خبر یعنی الا بمعنی غیر ہو جائے تو ترکیب صحیح ہوگی۔

جواب یہ ہے کہ ہم متکلم کے عقیدے کے مطابق خبر نکال دیتے ہیں۔

نمبر ۲: لا نفی جنس کے لئے ہے، الہ مبدل منہ اور الا برائے حصر اور لفظ اللہ بدل، یہ سب مل کر لانفی جنس کا اسم، اور موجود اسکی خبر۔

نمبر ۳: لانفی جنس الا موصوف اور الا بمعنی غیر مضاف اور لفظ اللہ مضاف الیہ یہ دونوں مل کر صفت، موصوف مع صفت اسم لانفی جنس اور موجود خبر۔

نمبر ٤: لا نفی جنس الہ متبوع، الا برائے حصر و لفظ اللہ عطف بیان، یہ سب مل کر اسم اور موجود خبر۔

نمبر ٥: لا الله موجود الا الله، لا نفی جنس الہ اسم، موجود میں ضمیر مبدل منہ اور الا برائے حصر اور لفظ اللہ بدل، یہ سب مل کر نائب فاعل موجود کا، موجود کے ساتھ اپنا نائب فاعل مل کر خبر لا۔

پھلی ترکیب : لا نفی جنس الہ مبنی بر فتح مبدل منہ الا استثنائیہ لفظ اللہ مرفوع لفظا بدل البعض ہے مبدل منہ اپنے بدل کے ساتھ مل کر اسم ہے لا کا جس کی خبر موجود محذوف ہے۔

ترجمہ: نہیں کوئی معبود موجود مگر اللہ تعالی۔

دوسری ترکیب : الہ موصوف الا بمعنی غیر مضاف لفظ اللہ مرفوع لفظا مجرور تقدیرا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ہے لفظ الہ کی۔
موصوف صفت مل کر اسم ہے لا کا جس کی خبر (موجود) محذوف ہے اس کی تقدیر یہ ہوگی لا الہ غیر اللہ موجود۔

ترجمہ: نہیں کوئی معبود جو غیر اللہ ہے موجود۔

تیسری ترکیب : الہ متبوع الا اللہ بمعنی غیر اللہ عطف بیان خبر موجود محذوف ہے۔

ترجمہ: نہیں کوئی معبود یعنی غیر اللہ موجود۔

چوتھی ترکیب : یہی سابقہ ترکیب ہوگی البتہ الا اللہ بمعنی غیر اللہ بدل الکل ہوگا لا

کے اسم کے محل سے۔

پانچویں ترکیب : یہ ترکیب پہلی ترکیب کی طرح ہے البتہ اس کی خبر مستحق للعبادۃ محذوف ہے اب عبارت یہ ہوگی لا الہ مستحق للعبادۃ الا اللّٰہ۔

چھٹی ترکیب : الا اللّٰہ بمعنی غیر اللّٰہ خبر ہے اب عبارت یوں رہے گی لا الہ غیر اللّٰہ۔

ساتویں ترکیب : لا الہ خبر مقدم ہے اور الا اللّٰہ مبتداء مؤخر ہے اور یہ قضیہ معدولۃ الطرفین ہے اب عبارت یوں ہوگی: غیر اللّٰہ لا معبود بمعنی اللّٰہ معبود جیسے: غیر الحی لا عالم بمعنی الحی عالم۔

آٹھویں ترکیب : بنوتمیم کے نزدیک لا بمعنی انتفی کے ہے الہ موصوف الا اللّٰہ غیر اللّٰہ کی صفت ہے پھر یہ موصوف صفت مل کر مرفوع محلا فاعل ہے انتفی کے لئے اب عبارت یہ ہوگی انتفی الہ غیر اللّٰہ۔

ترجمہ: منتفی ہے الہ جو کہ غیر اللہ ہے۔

نویں ترکیب : یہی ترکیب ہوگی البتہ الا اللّٰہ عطف بیان ہے۔

دسویں ترکیب : یہ بھی یہی ترکیب ہوگی البتہ الا اللّٰہ بدل الکل ہوگا۔

گیارھویں ترکیب : لا الہ خبر مقدم ہے الا اللّٰہ مبتداء مؤخر ہے اب عبارت یوں ہوگی اللّٰہ الہ لا الا ای لا غیر۔

ترجمہ: اللّٰہ ہی معبود ہے نہ غیر صاحب الکشاف، خبر کا تقدم اور مبتداء کا اقتران بالا سے حصر مقصود ہے۔

اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ

اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀ اللّٰہ ❀

{ ساٹھ کلمات غریبہ کی ترکیب }

۱ اللھم الا ان یقال

اس کے متعلق تین تحقیقات ضروری ہیں ① صیغوی ② ترکیبی ③ معنوی۔

صیغوی تحقیق: اس کے اصل کے متعلق دو قول ہیں۔

پہلا قول: اللّٰھم اصل میں یا اللہ تھا حرف ندا بسبب کثرت استعمال حذف کر دیا گیا اور اس کے عوض میم مشدد لائی گئی ہے تو اس طرح اللّٰھم ہو گیا لہٰذا اب اس پر یا حرف ندا کا داخل کرنا بغیر ضرورت شعری کے جائز نہیں تاکہ عوض و معوض کا جمع ہونا لازم نہ آئے۔

دوسرا قول: بعض کے نزدیک یا اللہ ام لی بخیر تھا پھر بسبب کثرت استعمال حرف ندا کو حذف کر دیا اور امّ صیغہ امر کا ہے ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا اور میم مشدد بمنزلہ جزء کے بن گیا تو اس طرح اللّٰھم ہو گیا۔

ترکیبی تحقیق: ترکیب میں دو قول ہیں۔

قول اول: مصادر کا بحذف مضاف ظرف واقع ہونا کثیر ہے جیسے: اتیتک طلوع الشمس ای وقت طلوع الشمس اسی طرح یہاں پر بھی :ان یقال مصدر کی تاویل میں ہو کر بحذف مضاف مستثنیٰ مفرغ مفعول فیہ ہے اور اللّٰھم سے پہلے مستثنیٰ منہ مقدر ہے اور عام ہے تقدیر عبارت یہ ہے:ھذا الامر حاصل فی کل وقت اللّٰھم الا وقت قولہ کذا اور اللّٰھم بحذف حرف نداء جملہ ندائیہ معترضہ ہے۔

قول ثانی: یہ اصل میں تھا یا اللہ ام لی بخیر فی کل وقت الا وقت قولہ کذا یا اللہ جملہ ندائیہ ہے اور امّ صیغہ امر کا اپنے فاعل اور تینوں متعلقوں اور مفعول فیہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مقصود بالنداء ہے۔

یاد رکھیں! کہ اگر معنیٰ درست ہو تو کلام موجب میں مستثنیٰ مفرغ آ سکتا ہے جیسے:قرئت الا یوم کذا۔

معنوی تحقیق: اللّٰھم چار معنوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

① دعا کے لئے جیسے: اللھم اغفرلنا۔

② سائل کے جواب میں تاکہ جواب مخاطب کے ذہن میں راسخ ہو جائے جیسے: کوئی شخص پوچھے اقام زید؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے اللّٰھم لا۔

③ امر قلیل الوقوع کی قلت پر تنبیہ کرنے کے لئے خواہ حقیقۃً قلیل ہو یا ماقبل کے اعتبار سے قلیل ہو جیسے: انا ازورك اللّٰھم اذا لم تدعنی اور یہ بات ظاہر ہے زیارت بصورت دعوت کثیر ہے۔ بمقابلہ بن بلائے زیارت کے۔

④ استثناء سے پہلے بشرطیکہ مستثنیٰ نادر الوقوع وامر غریب ہو تو اس مستثنیٰ کو ثابت کرنے کے لئے اللّٰھم کہہ کر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی ہے یا اولا اس امر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جاتا ہے اور بعد میں اس کو بصورت استثناء ثابت کیا جاتا ہے۔

۲ قوله تعالیٰ

اگر کلام عرب میں لفظ قول آجائے تو ترکیب یہ ہوگی قول مضاف ہٗ ضمیر ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معلوم ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل۔ یہ جملہ فعلیہ خبریہ بن کر حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہے قول کے لئے قول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قول ہوگا اور بعد والا جملہ مقولہ ہوگا۔

اور اگر کقوله تعالیٰ آجائے تو اس سے پہلے هو یا مثاله مبتداء محذوف ہوگا۔

اور اگر قال الله تعالیٰ آجائے تو لفظ الله ذوالحال اور تعالیٰ یہ جملہ حال ہوگا۔

۳ سبحان الله۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ یہ مفعول مطلق ہوتا ہے جس کا سبحت یا اسبح فعل محذوف ہے۔

٤ لا سيّما۔

اس میں صیغوی اور معنوی تحقیق یہ ہے کہ لانفی جنس ہے سیّ اصل میں سیو تھا واو کو یاء کر کے ادغام کیا اور یاء کے ماقبل کو کسرہ دے دیا سی ہو گیا۔

اور یہ لازم الاضافت ہے جس کا لغوی معنی ہے مثل جیسے کہا جاتا ہے: ھما سیان ای مثلان اور لا سی بمعنی بے مثل اور جو چیز بے مثل ہو وہ خاص ہوتی ہے اس لئے مجازاً اس کا معنی کیا جاتا ہے خاص طور پر یا خاص کر۔

ترکیبی تحقیق: اس کی ترکیب میں پانچ احتمال ہیں:

پہلا احتمال: لا نفی جنس ہے اور سی مضاف ما زائدہ ہے اور سیما کا مابعد مجرور مضاف الیہ ہے مضاف ومضاف الیہ مل کر منصوب لفظاً اسم ہے لا کا اور موجود خبر محذوف ہے۔

دوسرا احتمال: لا نفی جنس سی مضاف ما موصولہ یا موصوفہ اس کا مابعد مرفوع ہو کر خبر ہوگی محذوف المبتداء کے لئے یا مبتداء ہوگا محذوف الخبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ یا صفت مل کر مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ مل کر اسم ہے لا کا اور موجود خبر محذوف ہے۔

تیسرا احتمال: لا نفی جنس سی مضاف ما موصولہ یا موصوفہ اس کا مابعد منصوب ہو کر مفعول بہ ہے فعل محذوف کا جو اعنی ہے فعل اپنے فاعل ومفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ صلہ یا صفت الخ۔

چوتھا احتمال: لا نفی جنس سی مضاف ما نکرہ غیر موصوفہ ممیز ما اس کی تمیز (بشرطیکہ وہ اسم نکرہ ہو) ممیز وتمیز مل کر مضاف الیہ الخ

پانچواں احتمال: بمعنی خصوصاً کے ہو کر مفعل مطلق ہے فعل محذوف کا جو کہ اخصہٗ خصوصاً اور اس کا مابعد الگ جملہ ہوگا۔

۵ سواء کان

سواء کے بعد ہمیشہ دو چیزیں ہوتی ہیں جن کے درمیان برابری بتانا مقصود ہوتا ہے اور یہ لفظاً اسم مصدر ہے لہذا یہ بھی مصدر کی طرح صفت واقع ہوتا ہے جیسے: تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا۔ اس کی تین ترکیبیں ہوسکتیں ہیں ① سواء بمعنی مستو ہو کر خبر مقدم اور کان اپنے اسم وخبر سے مل کر مبتداء مؤخر۔

② سواء خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ الامران ہے اب عبارت یہ ہوگی الا مران سواء۔

فائدہ: یہ چونکہ اسم مصدر ہے اس میں افراد، تثنیہ وجمع برابر ہیں اس لئے اس کا الامران کی خبر بنا درست ہے پھر یہ جملہ دال بر جزاء کہلاتا ہے اور اس کے بعد والا جملہ بمنزلہ شرط کے ہوتا ہے جسکی جزاء ہمیشہ محذوف ہوتی ہے۔

علامہ رضی کے نزدیک سواء خبر ہے مبتداء محذوف الامران کی اس کے بعد والا جملہ مبتداء محذوف کا بیان ہے۔

③ سواء بمعنی مستو ہو کر خبر مقدم اور کان اپنے اسم وخبر سے ملکر مبتداء مؤخر۔

فائدہ: جب فعل سے فقط مصدری معنی مراد ہو تو اس پر اسم کے احکام جاری ہو سکتے ہیں بعنوان دیگر فعل باعتبار معنی تضمنی کے مبتداء ہو سکتا ہے جیسے: تسمع بالمعیدی۔

۶ الاعراب لغة الاظهار

الاعراب بحذف مضاف مبتداء ہے ای معنی الاعراب اور لغة تمیز ہے نسبت اضافیہ ہے اور الاظهار مبتداء کی خبر ہے یا لغة مفعول لہ ہے فعل محذوف کے لئے ای قلنا ذالك لا جل اللغة اور یہ مبتداء خبر کے درمیان جملہ معللہ معترضہ ہے۔

۷ علی هذا القياس

اگر یہ کلمہ کہیں آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

① علی هذا خبر مقدم ہے القياس مرفوع لفظاً مبتداء مؤخر ہے۔

② القياس منصوب لفظاً مفعول بہ ہے فعل محذوف اجر کے لئے یعنی علی هذا اجر القياس

③ علی جار هذا اسم اشارہ موصوف القياس سے مجرور لفظاً صفت موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر خبر مقدم اور مابعد والا جملہ مبتداء مؤخر۔

۸ بلا سبب

اس کی دو ترکیبیں ہیں ① لا بمعنی غیر مضاف مابعد کی طرف اور سبب مجرور بالاضافت

ہے۔
② سبب اسم لا کا اور خبر موقع اور محل کے مناسب محذوف ہوتی ہے اور یہ جملہ محل خبر میں ہوتا ہے اور اس کے مطابق سبب نکرہ مفردہ متصلہ ہے اس لئے مبنی بر فتح ہوگا لیکن یہ بہت ہی نادر ہے۔

۹ بخلاف

اس کی ترکیب یہ کہ بخلاف جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہے ثابت یا متلبس کے ہوکر خبر ہے مبتداء محذوف کی جو کہ ھذا الحکم ہے اب عبارت یہ ہوگی: ھذا الحکم ثابت بخلاف۔ اور بعض نے یہ ترکیب کی ہے کہ خلاف خبر ہے اور باء زائدہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: و جزاء سیئة بمثلھا میں باء زائدہ ہے اور مثلھا خبر ہے۔

۱۰ خلافاً۔

اس لفظ کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں ① یہ مصدر مفعول مطلق ہے (خالف) فعل محذوف کے لئے۔
② بمعنی مخالفا کے ہوکر قال یا اقول محذوف کے فاعل سے حال ہوگا اور اس کے بعد جار مجرور ہوتا ہے جو کہ ظرف مستقر ثابتا محذوف کے متعلق ہوکر خلافاً کی صفت ہوتا ہے۔

۱۱ کما مرّ۔

اس کی ترکیب یہ ہوگی کاف حرف جار ما موصولہ مرّ فعل فاعل مل کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثابت محذوف کے جو خبر ہے مثالہٗ یا ھو مبتداء محذوف کے لئے عبارت یوں ہوگی: مثالہٗ ثابت کما مرّ یا ھو ثابت کما مرّ۔

۱۲ و من ثم۔

اس میں من تعلیلیہ ہے اور ثمّ اسم اشارہ ہے جو اصل کے اعتبار سے موضوع ہے مکان حسی بعید کے لئے مگر کبھی مجازاً اس سے اشارہ ہوتا ہے مکان بعید غیر حسی کی طرف اس وقت اس کی تفسیر و من ھناك کے ساتھ ہوتی ہے۔
اور کبھی مجازاً اس کے ساتھ اشارہ ہوتا ہے مکان قریب غیر حسی کی طرف اس کی تفسیر و من ھھناً

کے ساتھ کی جاتی ہے اول میں مجاز ایک وجہ سے ہے اور دوسرے میں مجاز دو وجہ سے ہے۔

اور ہمیشہ من ثم جار مجرور مابعد کے متعلق ہوتا ہے اور اسی طرح من ھھنا اور من ھناك کی ترکیب بھی یہی ہوگی کہ جار مجرور مل کر ہمیشہ مابعد والے فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے۔

۱۳ ولھذا۔

اس کی ترکیب اس طرح ہوگی لام جارہ ھذا اسم اشارہ مجرور محلا یہ جار مجرور مل کر ظرف لغو مابعد والے فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوگا۔

۱٤ کذا۔

اس کی دو طرح ترکیبیں ہوسکتیں ہیں ① کذا اسمائے کنایات میں سے ہے اس صورت میں ممیز بنے گا مابعد تمیز بنے گی پھر ممیز تمیز مل کر ماقبل کے لئے مفعول بہ بنے گا۔

② کاف علیحدہ ہو اور ذا علیحدہ ہو اس وقت یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے اور یہ جار مجرور مل کر کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوگا۔

۱۵ فبھا۔

جہاں پر ایک امر کے متعلق دو جملے شرطیہ ہوں ایک مثبت دوسرا منفی تو یہ کلمہ جملہ مثبتہ کی جزاء کے طور پر مذکور یا محذوف ہوتا ہے جیسے: ان جئتنی فبھا و الا اضربك۔

اس کی ترکیب کے متعلق دو قول ہیں ① یہ اصل میں بھی تھا از بھی بھاءً بمعنی حسن فاء جزائیہ داخل ہوئی تو فبھا ہوگیا تو یہ جملہ فعلیہ ہے۔

② فا جزائیہ باء جارہ ھا ضمیر مجرور راجع ہے خصلة حسنة کی طرف اور جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے مقرون یا مقرنة کی۔

اور یہ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی جو کہ ھو یا ھی اب عبارت یوں ہوگی: فھو مقرون بالخصلة الحسنة مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جزاء ہوا۔

۱۶ مطلقاً۔

اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں ① عموماً حال بنتا ہے ماقبل والے فعل سے ② فعل محذوف اطلق سے مفعول مطلق بنتا ہے اس صورت میں یہ مصدر میمی ہوگا۔

۱۷ مثلاً۔

یہ مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف مثلت یا امثل کے لئے۔

۱۸ عموماً، خصوصاً، عامۃً، خاصۃً، صدقاً، حقاً، قطعاً و عداً

یہ الفاظ منصوب ہوں تو فعل محذوف کے لئے مفعول مطلق بنتے ہیں۔

۱۹ بناءً۔

یہ لفظ جہاں بھی آجائے اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

① مفعول مطلق ہو فعل محذوف کے لئے یعنی بنینا بناءً۔

② مفعول لہ فعل محذوف کے لئے یعنی قلنا ذلك بناءً یا فعلنا ذالك بناءً۔

③ یا بانیاً کے معنی میں ہو کر فاعل سے یا مبینا کے معنی میں ہو کر مفعول سے حال ہوگا۔

۲۰ البتۃ۔

یہ کلمہ جہاں بھی آجائے تو ترکیب میں مفعول مطلق بنتا ہے فعل محذوف بتّ کیلئے اور یہ لفظ مصدر ہے بتّ، یبتّ (نصر) بمعنی قطع اس لفظ کو وہاں ذکر کیا جاتا ہے جہاں تردد و شک کو ختم کرنا ہو اور یقین کا معنی پیدا کرنا ہو اور الف لام کے ساتھ اور بغیر الف لام کے دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

یاد رکھیں! البتۃ کے ہمزہ میں اختلاف ہے بعض اسے وصلی کہتے ہیں اور بعض خلاف قیاس قطعی قرار دیتے ہیں۔

۲۱ ایضاً۔

یہ ہمیشہ مفعول مطلق ہوتا ہے آض فعل محذوف کے لئے اصل میں تھا آض ایضاً یہ جملہ فعلیہ

خبر یہ معترضہ ہوتا ہے۔

ضابطہ : اس کے استعمال کے لئے تین شرطیں ہیں۔

① دو چیزیں ہوں لہذا: جاء زید ایضاً کہنا غلط ہے۔

② ان دونوں چیزوں کا حکم ایک ہو لہذا جاء زید و مات عمر ایضا کہنا بھی غلط ہے۔

③ ان دونوں چیزوں کا ایک دوسرے سے استغناء بھی ممکن ہو لہذا اختصم زید و عمرو کہنا بھی غلط ہے۔

۲۲ عادۃ۔

یہ لفظ عموماً ترکیب میں تمیز بنتا ہے جیسے: و الثابت عادۃ کالمتیقن بہ۔

۲۳ لغۃ۔

یہ لفظ بھی عموماً تمیز واقع ہوتا ہے۔

۲۴ غالباً۔

اس لفظ کی چار طرح ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

① اس سے پہلے ماقبل والے فعل کا مصدر محذوف ہوگا وہ موصوف ہوگا غالبا اس کی صفت بنے گا پھر یہ موصوف صفت مل کر ماقبل والے فعل کے لیے مفعول مطلق بنے گا۔

② اس سے پہلے زماناً موصوف محذوف ہوگا پھر موصوف صفت ملکر مفعول فیہ ہوں گے ماقبل والے فعل کے لئے ③ ماقبل والے فعل سے حال ہوگا۔

④ منصوب بنزع الخافض یعنی غالبا اصل میں مجرور تھا فی حرف جار اس سے پہلے محذوف ہے اصل عبارت یوں ہے فی غالب الاستعمال پھر فی کو حذف کر کے غالباً کو منصوب کردیا اور الاستعمال مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف پر تنوین داخل کردی تو غالبا ہوگیا۔

۲۵ آنفاً۔

اس لفظ کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں ① مفعول فیہ بنتا ہے ظرف زمان ہونے کی وجہ سے

② اور موتنفاً کے معنی میں ہو کر حال بننے کا احتمال رکھتا ہے جیسے: قرآن مجید میں ہے: ما ذا قال انفاً۔

۲۶ علی انا نقول۔

یہ علی علاوہ کے معنی میں آتا ہے اور وہاں ذکر کیا جاتا ہے جہاں اس کے بعد والا جواب ماقبل والے جواب سے قوی تر ہو اس جیسی عبارت کو دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

① ظرف لغو ہو اور ماقبل والے فعل کے متعلق ہو ② ظرف مستقر ہو کر خبر ہو جس کے لئے مبتداء محذوف ہو جو کہ التحقیق اب عبارت یوں ہوگی: و التحقیق علی انا نقول۔

۲۷ فصا عدا۔

اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں ① فاء عاطفہ ہے صاعدا منصوب لفظا حال ہوتا ہے جس کا معطوف علیہ اور ذوالحال اور عامل تینوں مقدر ہوتے ہیں اب عبارت یوں ہو گی: اذکر العدد ناز لا فصاعدا ۔

② فاء زائدہ اور صاعدا بمعنی مصدر صعودا کے ہو کر مفعول مطلق ہو افعل محذوف کیلئے یعنی اصعد صا عدا۔

۲۸ دائما۔

اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں ① یہ صفت ہو زماناً یا وقتاً محذوف کے لئے اور موصوف صفت مل کر مفعول فیہ بنے ② یا یہ صفت بنے مصدر محذوف کے لئے پھر موصوف صفت مل کر مفعول مطلق ③ یہ ماقبل سے حال ہو۔

۲۹ ـ ۳۰ اصلا ـ رآسا ـ

یہ ظرف زمان مفعول فیہ ہوتا ہے ماضی منفی کے بعد بمعنی قط اور مضارع منفی کے بعد بمعنی ابدا ہوتا ہے اور یہی ترکیب ہے راساً کی۔

۳۱ فضلاً۔

تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں مثلاً کہا جاتا ہے: فلان لا یملك درهما فضلا عن دینار یعنی فلاں آدمی نہ درہم کا مالک ہے اور نہ دینار کا ① مفعول مطلق فعل محذوف کے لئے یعنی فضل فضلاً پھر یہ جملہ اپنے ماقبل والے اسم نکرہ کے لیے صفت ہوتا ہے۔

② یہ حال ہو نکرہ مخصصہ سے جس میں تخصیص وقوع نکرہ تحت النھی سے ہوتی ہے۔

③ ماقبل والے نکرہ کی صفت ہو بہر صورت نفی قید و مقید دونوں کی ہوتی ہے جیسے: فما تنفعهم شفاعة الشافعين میں نفع و شفاعۃ دونوں کی نفی ہے۔

۳۳ اھلاً و سھلاً۔

یہ دونوں کلمے خوش آمدید کے لئے بولے جاتے ہیں جن کی ترکیب یہ ہے کہ یہ مفعول بہ ہوتے ہیں فعل محذوف کے لئے عبارت یوں ہوگی: اتیت اھلاً و طیت سھلاً آپ اپنے ہی لوگوں کے پاس آئے ہیں اور آپ نے نرم زمین کو روندا ہے یعنی آپ خوش خلق نرم خو اور سخی لوگوں کے پاس آئے ہیں۔

۳٤ مرحبا۔

یہ کلمہ بھی خوش آمدید کے لئے بولا جاتا ہے بمعنی مکانا ذا رحبة یعنی کشادہ جگہ یہ ترکیب میں ظرف مکان ہو کر مفعول فیہ بنتا ہے فعل محذوف کے لئے یعنی رحبت مرحبا آپ اس جگہ کو کشادہ پائیں گے۔

۳٤ تارۃ۔

یہ لفظ ماقبل کے لئے مفعول فیہ بنتا ہے جیسے: ام امنتم ان یعید کم فیه تارة اخری۔

۳۵ ابدا۔

یہ لفظ بھی ظرف زمان مفعول فیہ بنتا ہے جیسے: و لن یتمنوه ابدا۔

۳۶ بین دون

یہ اسمائے ظروف معرب میں سے ہیں اور لازم الاضافت ہیں جب یہ منصوب ہوں گے مفعول فیہ بنیں گے۔

۳۷ الان، اٰلئٰن۔

یہ مبنی بر فتحہ ظرف زمان مفعول فیہ بنتے ہیں جیسے: الئٰن و قد عصیت یہ مفعول فیہ ہے۔ فعل محذوف انؤمن کے لئے۔

۳۸ معاً۔

یہ ظرف لازم النصب ہے جو ظرف زمان ومکان دونوں میں استعمال ہوتا ہے جتنا معا ای فی زمان یعنی ہم ایک ہی وقت میں آئے کنا معا ای فی مکان یعنی ہم ایک جگہ میں تھے اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے ① تنوین کیساتھ معا ② بغیر تنوین کے اضافت کے ساتھ جیسے معہ۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ لفظ مع دو چیزوں کے درمیان آ رہا ہے تو دوسرے کی طرف مضاف ہوگا جیسے: ان اللّٰہ مع الصبرین اس صورت میں یہ مفعول فیہ بنتا ہے۔

اور اگر مع دو چیزوں کے بعد آ رہا ہو تو بغیر اضافت کے تنوین کے ساتھ استعمال ہوگا اور اس صورت میں دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں ① مفعول فیہ ② مجتمعین کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال ہو۔

۳۹ جمیعاً

یہ لفظ منصوب آجائے تو وہ عموماً حال بنتا ہے جیسے: اھبطوا منھا جمیعًا۔

۴۰ لا بد۔

لا نافیہ اور بد بمعنی مفارقت سے مرکب ہے اس اعتبار سے لا بد بمعنی لا مفارقت ہے اور اس کو وجوب اور لزوم والا معنی لازم ہے اس کا معنی ہوگا ضروری اور لازمی۔

ترکیبی حیثیت ① سیبویہ کے نزدیک لا بد شدت اتصال کی وجہ سے حبذا کی طرح مفرد بن

گیا ہے لہذا لا بد مبتداء ہے اور مابعد خبر ہے اور یہی ترکیب بعض نحویوں سے حبذا زید کی منقول ہے۔

② لا نفی جنس بد مبنی برفتحہ اسم ہوتا ہیاور اس کی خبر من کے بعد آتی ہے کبھی مذکور ہوتی ہے اور کبھی منہ یا موجود محذوف ہوتی ہے اور اس کے بعد لام جارہ بھی آتا ہے وہ ہمیشہ بد کے متعلق ہوتا ہے۔

۴۲ لا محالة۔

اسکی ترکیب یہ ہوتی ہے کہ لا نفی جنس محالہ مبنی برفتحہ اسم اور خبر موجود یامنہ اکثر محذوف ہوتی ہے اور یہ محالہ کا مصدر میمی ہے بمعنی پھرنا اس کو تاکید کیلئے لایا جاتا ہے جس کا معنی ضروری اور لابدی ہوتا ہے۔

۴۳ لا بأس۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ لانفی جنس اور بأس اس کا اسم ہے اور خبر اس کی اکثر محذوف ہوتی ہے۔

۴۴ لا غیر۔

اس کی ترکیب میں تین قول ہیں ① لا نفی جنس غیر مبنی علی الضم منصوب محلا لا کا اسم ہوتا ہے۔ جس کے لئے خبر مقول لك محذوف ہوتی ہے ② لا نفی جنس غیر مبنی برفتحہ لا کا اسم۔

③ لا مشبہ بلیس غیر مرفوع منون لا کا اسم جس کے لئے مقول الك خبر محذوف ہے۔

۴۵ اولا و بالذات

لفظ اولاً بنا بر ظرفیت منصوب ہو کر مفعول فیہ ہوتا ہے و بالذات کے اندر واو عاطفہ ہے معطوف علیہ جس کا اولا ہے اور باء بمعنی فی کے ہے۔

ضابطہ : لفظ اول کسی موصوف کی صفت واقع ہو یا من تفضیلیہ کے ساتھ مستعمل ہو تو اس وقت غیر منصرف ہوگا اور بغیر ان دوصورتوں کے منصرف ہو کر ہمیشہ ظرفیت کے بنا پر منصوب بالتنوین ہوتا ہے۔

٤٦ ماذا

اس کی چار ترکیبیں ہوسکتی ہیں ① ما استفہامیہ بمعنی ای شئی موصوف ذا اسم اشارہ پھر موصوف بعد والا فعل صفت موصوف صفت ملکر صفت ہوکر مفعول بہ ہوگا ماقبل والے فعل کا۔

② ما موصوفہ استفہامیہ ذا اسم موصول بعد والا فعل صلہ یہ موصول صلہ مل کر صفت ہے ما کی موصوف صفت ملکر ماقبل والے فعل کے لئے مفعول بہ ہوگا۔

③ ما ذا مرکب استفہامیہ بمعنی ای شئی موصوف بعد والا فعل صفت یہ بھی ماقبل کے لئے مفعول بہ ہوگا۔

④ ما استفہامیہ موصوف ذا زائدہ بعد والا فعل صفت یہ بھی ماقبل کے لئے مفعول بہ ہوگا جیسے: فانظر ما ذا تری اگر ما ذا سے پہلے یا بعد میں فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ موجود نہ ہو تو ما ذا منصوب محلا مفعول بہ بنتا ہے۔

اور اگر اس سے پہلے اور بعد میں فعل قابل عمل نہیں تو یہ ما ذا مبتداء یا خبر بنتا ہے۔

٤٧ ما قبلھا ۔ ما بعدھا

اس کی ترکیب ہمیشہ یہ ہوگی کہ ما موصولہ بعد ھا ظرف مفعول فیہ ہوگا فعل محذوف ثبت وغیرہ کے لئے۔

٤٨ کیف۔

اگر کیف کے بعد اسم ہو تو یہ خبر مقدم ہوگا اور وہ اسم مبتداء مؤخر جیسے: کیف انت۔

اور اگر اس کے بعد فعل ہو تو یہ حال مقدم ہوتا ہے جیسے: کیف تکفرون باللہ۔

اور اگر کیف کے بعد واو ہو تو کیف کے بعد جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے کیف ولو کان

٤٩ فحینئذ فیومئذ

اصل میں حین اذ کان کذا تھا کان کذا کو حذف کرکے اس کے عوض اذ تنوین لائے اس کی ہمیشہ ترکیب یہ ہوگی فا تفریعیہ حین مضاف اذ کی طرف اور اذ مضاف ہے کان کذا کی

طرف کان فعل ناقص ضمیر مستتر اس کا اسم کذا اس کی خبر ہے کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ اور مضاف مضاف الیہ مل کر یہ مضاف الیہ ہے حین کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم۔

اور اگر حینئذ پر فاء داخل ہو تو یہ ہمیشہ مفعول فیہ مقدم ہوتا ہے فعل مؤخر کے لئے۔

اور اگر بغیر فاء کے ہو تو کبھی فعل مقدم کا اور کبھی فعل مؤخر کا مفعول فیہ ہوتا ہے۔

۵۰ فقط

فقط میں فاء جزائیہ ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہر مقام کے مناسب شرط مقدر ہوتی ہے اور فقط ہمیشہ جزاء ہوتی ہے البتہ فقط کے معنی میں تین قول ہیں۔

① علامہ زمخشری کے نزدیک اسم فعل بمعنی امر فانتہِ

② جمہور کے نزدیک اسم فعل بمعنی مضارع یکفی کے ہے۔

③ بعض کے نزدیک بمعنی حسب ہے۔

یاد رکھیں! پہلی دونوں صورتوں میں جملہ فعلیہ ہوگا اور تیسری صورت میں جملہ اسمیہ جزاء ہوگا۔

۵۱ وحدہٗ

یہ لفظ منفردا کی تاویل میں ہو کر ماقبل سے حال ہوتا ہے۔

۵۲ ناھیک بکذا

اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں ① ناھیك بمعنی کافیك ، کافی اسم فاعل صیغہ صفت کا قائم مقام مبتداء اور کاف ضمیر مفعول بہ با زائدہ کذا فاعل ہو کر قائم مقام خبر ہے جملہ اسمیہ خبریہ۔

② ناھیك خبر مقدم با زائدہ اور کذا مبتداء مؤخر۔

③ ناھیك بمعنی یکفیك کاف ضمیر مفعول بہ با زائدہ کذا مرفوع محلاً فاعل۔

۵۳ ویحک

یہ اسم فعل بمعنی مضارع اتاسف علیك سے ہوتا ہے۔

۵٤ لعمری

اصل عبارت یہ تھی اقسم لواھب عمری یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں زندگی عطا کرنے والے کی۔

۵۵ الحقیقۃ ما بہ الشئی ھو ھو

اس کی ترکیب یہ ہے کہ الحقیقۃ مبتداء ہے اور باقی ساری خبر ہے ما موصولہ باء سببیہ ہیا اور ضمیر مجرور کا مرجع ما موصولہ ہے اور بہ الشئی صلہ ہے یہ تمام امور متفق علیہ ہیں۔

لیکن بہ الشئی ھو ھو کی ترکیب میں دو قول ہیں۔

① الشئی مبتداء اور ضمیر اول فصل اور دوسری ضمیر خبر ہے اور بہ جار مجرور اس نسبت کے متعلق ہے جو مبتداء خبر کے درمیان ہے۔

② اصل عبارت یہ ہے: ما یکون بہ الشئی ھو ھو۔ اس میں جار مجرور یکون محذوف کے متعلق ہے پہلی ضمیر برائے فصل اور دوسری ضمیر منصوب محلا کان کی خبر ہے۔

ضابطہ : ضمیر مرفوع منفصل اور منصوب منفصل ایک دوسرے کی جگہ مجازاً استعمال ہوتی ہیں۔

۵٦ الماھیۃ من حیث ھی ھی

اس کی ترکیب یہ کہ الماھیۃ موصوف من زائدہ حیث مضاف اور دونوں ضمیروں میں سے ایک مبتداء اور دوسری خبر ہے پھر مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مضاف الیہ حیث کے لئے مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف مستقر صفت ہے موصوف کی پھر موصوف صفت ملکر مبتداء جس کی خبر کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی مؤخر۔

۵۷ لیس ھذا کما زعمہٗ فلا ن صوابا

اس کی ترکیب یہ کہ ھذا اسم ہے لیس کا اور صوابا خبر ہے اور کما زعمہٗ ظرف مستقر ہوکر متعلق ہوگا کائنا کے جو حال ہے ھذا سے یا پھر ظرف لغو ہوکر صوابا کے متعلق ہے (اور مصدر کا معمول ظرف ہو تو تقدیم جائز ہے) اور اگر لیس کی علیحدہ خبر نہ ہو تو کما زعمہٗ خبر ہوگی۔

۵۸ هلم جرّا

اس کی ترکیب هلم اسم فعل بمعنی ائت ہے مگر اتیان حسی مراد نہیں بلکہ اس سے دوام اور استمرار بیان کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے: امش علی هذا الامر و سر علی هذه الوتيرة میں مشی بالاقدام مراد نہیں بلکہ مجاز ادوام واستمرار مراد ہے لہذا هلم جرا کا جملہ لفظاً انشائیہ اور معنی خبریہ ہوتا ہے هلم لغت حجاز میں غیر متصرف ہیا ور لغت بنوتمیم میں متصرف ہے هلم، هلما، هلموا، هلمتی، هلمن لیکن محققین کے نزدیک یہ لغت غیر فصیحہ ہے۔

جرّا

اس کی چند ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

① جرّا مفعول مطلق ہو جس کا فعل محذوف ہو یعنی جَرَّ جَرًّا ۔

② باعتبار معنی کے هلم کا مفعول مطلق ہو کیونکہ هلم اور جرّا دونوں سے دوام اور استمرار والا معنی مراد ہے لہذا معنی یہ ہوگا: استمر استمرارا

③ یا تمیز ہو یعنی من حیث الاستمرار۔

④ بمعنی جارًّا کے ہو کر حال ہو هلم کی ضمیر سے۔

۵۹ لمّا

لمّا یہ ظرف ہے ماضی پر داخل ہو تو معنی شرط کو متضمن ہوتا ہے اور جواب لمّا کا مفعول فیہ ہوتا ہے امام سیبویہ فرماتے ہیں کہ لمّا عجیب کلمہ ہے ماضی پر داخل ہو تو ظرف اور اگر مضارع پر داخل ہو تو حرف جازم ہوتا ہے اور اگر ان دو کے علاوہ ہو تو حرف استثناء ہوتا ہے بمعنی الا۔

۶۰ هذا

علمائے معقول کسی اہم مضمون کو بیان کرنے کے بعد لفظ هذا ذکر کرتے ہیں تا کہ اس مضمون کی اہمیت اور وقت کی طرف اشارہ ہو جائے لہذا اسکا مشار الیہ الفاظ یا معانی مخصوصہ ہوتے ہیں جو کہ پہلے بیان ہو چکے ہوتے ہیں۔

فائدہ : اسم اشارہ کو کبھی کبھی ترغیب اور تنشیط فی الطلب کے لئے علی سبیل الجاز غیر محسوس میں استعمال کیا جاتا ہے کما فی قولہ تعالی: ذالکم اللہ ربکم اور اس کی ترکیب میں دو احتمال ہیں ① یہ کہ فعل محذوف کے لئے مفعول بہ ہو اور عبارت اس طرح ہوگی: خذ ھذا ② ھذا مرکب ہے ھاء اسم فعل بمعنی خذ کے اور ذا اسم اشارہ منصوب محلا مفعول بہ ہے اب عبارت یہ ہوگی: خذ ذا

{ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم }

تمت بتوفیقہ عز وجل

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ
اللہ ❁ اللہ